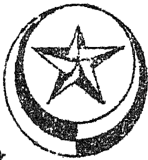
انت ولی فی الدنیا والآخرہ



دیوان ولی



مع دیباچہ

محمد ابراہیم سابائی اسسٹنٹ پرشین لکچرر

دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی آرزو صدیقی

مطبوعہ حیدری پریس بمبئی

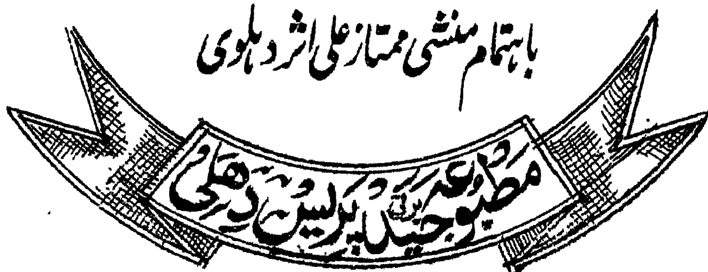


دیوان ولی

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سیانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

عنوان کتاب اس مقدس ذات سے معنون کی جاتی ہے جسکی قدرت کاملہ نے کاف و نون کے دو حرف کی ترکیب سے ایسے دو عالم پیدا کئے جنکے نظام سنکر اور دیکھکر بڑے بڑے حکیم اور عالم متحیر و حیران رہے جاتے ہین ایک عالم جسکو آنکھین مشاہدہ کرتی ہین یقینی ہے دوسرے کی خبر جو کہ اسی عالم کے ساتھ دی گئی ہے بدینوجہ اسکا وجود اسکی ہستی کی دلیل ہے جسکے مشاہدہ سے انسان معذور ہے۔ دوسری مخلوق کی تفصیل بوجہ طوالت کلام نظر انداز کرکے تمام مخلوقات عالم مین خلقت بشری ہی پر نظر کیجائے تو بڑے بڑے عقلا اور بالغ نظرون کو دیوانہ سا بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے جو کمالات انسان کو مرحمت فرمادئے ہین اگر ہر موئے بدن انسان زبان بنجائے تو نہ اسکا شکر نعمت ادا ہو سکتا ہے نہ اسکی تکوینات کی تفصیل پر بحث کرسکتا ہے۔ باوجود حصول کمالات انسان صنعت ربانی کی باریکیون اور خوبیونکے منافع اور مضار کو نہ سمجھ سکتا ہے نہ بیان کرسکتا ہے۔ بندہ عاجز ہے فرض مخلوق یہ ہے کہ خالق کا ذکر اسکا شکر نعمت ورد زبان رہے اور ہر حال مین اس سے نصرت خواہ رہے۔ اس فرض کے بعد دوسرا واجب وہ ہے جس کا ذکر ہم پہلوئے حمد الٰہی ہے یعنی نعت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جنکی ذات پاک وہ ذات ہے جو محب کبریا ہے نصوص قرآنی و آیات فرقانی متواترا اسکی مظہر ہین کہ ہر مسلمان روز و شب میرے محبوب کا ذکر کیا کرے اور صلوٰت و سلام حاشیہ ذکر قرار دے۔ راقم کج مج بیان کو جناب واہب العطایا کاش یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہر وقت ذکر حبیب و محبوب میرے ورد زبان اور نقش دل رہے۔

آمین یا رب العالمین

وجہ انطباع

زبان اردو کو بام ترقی پر پہنچانیکے لئے جو جان توڑ کوششیں میرے پیشرو بزرگون نے کی ہین اور جو بزرگ اسوقت کر رہے ہین انکے ساتھہ میرا شریک ہونا گویا منہ چڑانا ہے لیکن مولانا حالی کا قول مجھے یاد ہے کہ "اردو کا مستقبل اب پنجاب اور دکن سے وابستہ ہے" اسلئے دکنی ہونیکے لحاظ سے مجھے بھی یہ حق حاصل ہے کہ اہل پنجاب کیطرح اردو کی خدمت اپنا فرض سمجھون۔ علاوہ ازین گورنمنٹ بمبئی بھی ترقی اردو کی خواہان ہے اور چاہتی ہے کہ یہ صوبہ بھی اردو دانی مین کسی صوبہ سے کم نرہے۔ کاش یہ گورنمنٹ دہلی سے کسی لٹریری نامور کو دعوت دے اور بمشاہرہ معقول اوسکو اپنے پراونس مین رکہے اور کچھہ تراجم وتالیف کی خدمت اسکے ذمہ کرے۔ جیسا کہ پنجاب مین رہکر محمد حسین آزاد نے اپنی اردو خدمات سے گورنمنٹ کا ہاتھہ بٹایا۔ اگرچہ گورنمنٹ بمبئی نے اردو ٹیکسٹ بک کمیٹی مقرر کی اور اسنے مدارس سرکاری کیلئے اردو درسی کتابین تیار کی ہین اور کتب تواریخ اور جغرافیہ کا اور زبانون سے اردو مین ترجمہ کیا ہے لیکن درسی کتابین شایع کرنا ترقی اردو کیلئے کافی نہین۔ میرا منشا یہ ہے کہ ترجمہ اور تالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور علوم وفنون جدیدہ کی جو کتابین یوروپ مین شایع ہوتی ہین انکا ترجمہ اردو مین ہوتا رہے نیز ہماری جو بے بہا کتابین نایاب ہوتی جاتی ہین از سر نو طبع کیجائین۔ اس مسئلہ کیطرف نہ صرف گورنمنٹ بلکہ دار العلوم بمبئی اور اُن لوگونکو جنکو اردو سے دلچسپی ہے اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ نیز گورنمنٹ کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ جو لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائین انہین کافی مدد دے۔

۱۹۱۹ء سے مین دکن کالج پونہ مین بحیثیت اسسٹنٹ پرشین لکچرار علمی خدمت کر رہا ہون ۱۹۲۱ء مین بی۔ اے کلاس کیلئے اردو کورس مقرر ہوا۔ اور یہ خدمت بھی میرے سپرد ہوئی جسکو مین نے نہایت شوق سے انجام دیا اس سال ایم اے کلاس کیلئے اردو کورس مین منجملہ

و دیگر کتب اردو دکن کے سب سے پہلے اردو صاحب دیوان شاعر وَلی کا دیوان بہی جو زبان قدیم کا نمونہ ہے داخل کیا گیا۔ جسکا ملنا آجکل بہت مشکل تہا۔ اسلئے اس خدمت کو مین نے اپنے ذمہ لیا کہ اسکو طبع کراکے اہل ذوق کی ضروریات کو عموماً اور طلبا کی ضروریات کو خصوصاً پورا کرون۔

چونکہ یہ دیوان آج سے قریباً ۲۰۰ برس پہلے کی زبان مین لکہا گیا ہے اسلئے یہ بہی مناسب معلوم ہوا کہ اسکے مشکل الفاظ کی فرہنگ اور بعض بعض اشعار کی شرح بہی کردی جائے جس سے طلبا اور اہل ذوق کو کافی سہولت ہوجائے۔

جناب ابراہیم حاجی یعقوب صاحب کا شکر گذار ہون جنہون نے مجہے اپنے کتب خانہ سے دیوان وَلی کا ایک پرانا نسخہ عطا فرمایا۔ نیز حضرت قبلہ ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب سائل دہلوی ممبر پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کا منت پذیر ہون کہ آپ نے حالاتِ وَلی کا ایک کافی ذخیرہ عطا فرمایا۔ اور شرح و معانی اشعار وَلی اور بعض علمی نکات سے معلومات عامہ مین اضافہ کیا۔ اسیطرح منشی ممتاز علی صاحب آثر دہلوی کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اسکی طباعت مین میرا ہاتہہ بٹایا۔ نیز اُن ارواح پاک کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہون جنکی تصانیف نے میرے لیے حل اشکلات کا کام کیا۔

بتقاضائے بشریت ممکن ہے کہ اس خدمت مین مجہہ سے کسی جگہ لغزش ہوگئی ہو ناظرین سے چشم پوشی کا ملتجی ہون۔ اور امیدوار ہون کہ ایسی لغزشون سے مجہے مطلع فرمایا جائے تاکہ طبع ثانی مین ان کی اصلاح کی کوشش کرون۔

نیازمند
حیدر ابراہیم سایانی
اسسٹنٹ پرشین لکچرار دکن کالج
پونہ

زبان اردو

عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ ہندوستان کی اصلی زبان سنسکرت ہے اور باقی تمام زبانین اس کی نقل ہین لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہی کوئی قدیم زبان ایسی ہتی جو بدلتے بدلتے سنسکرت یا قریب تلفظ سنسکرت بنگئی اور اسکے اصلی وارث برہمن قرار پائے جنہون نے اس کو زبان الٰہی سمجھکر اپنے ہی طبقے کیلئے مخصوص کرلیا اور اسقدر حفاظت کی کہ غیر برہمن کو اسکا حاصل کرنا مدتون دشوار رہا جواب بہی پایا جاتا ہے ۔ اسی خود غرضی کے باعث بدہسٹ نے ایک نئی زبان ایجاد کی اور اسکو اس قدر بڑہایا کہ اسکا حلقۂ اثر تمام ملک مین پہیل گیا ۔ اور رفتہ رفتہ ہر حصۂ ملک کی زبان علیحدہ ہوتی چلی گئی ۔ انہی مین سے راجہ بہرت کے ایوان شاہی کی زبان برج کہلاتی ہتی ۔ جس کے بولنے اور سمجہنے والے اسکے ہم نشین تہے ۔ جب مسلمانونکا قدم ہندوستان مین آیا تو اس زبان مین بہی تغیر شروع ہوا ۔ اور چونکہ عربی ۔ ترکی اور فارسی تین زبانونکا اس ایک زبان سے اتصال ہوا اس لئے ایک نئی قسم کی زبان پیدا ہوئی جسکا نام ریختہ رکہا گیا ہندوستان مین اپنی نوعیت کی چونکہ ایک ہی پہلی زبان تہی اسلئے بچے بچے کو پسند آئی اور ہر جگہ بولی جانے لگی ۔ یہانتک کہ حضرت امیر خسرو کا زمانہ آیا اور انہون نے بقول آزاد مرحوم ملک سخن مین ایک طلسم خانہ انشا پردازی کا کہولا " خالق باری لکہی جو اس زبان کی تقریباً ڈکشنری ہی ۔ گیت اور دوہے بنائے جو ملک مین ہوا کیطرح پہیلے اور دماغون مین بو بنکر بسے ۔ غرضکہ اس زبان نے ترقی کی جتنے منازل دو ڈہائی سو سال کے عرصے مین طے کئے تہے انہون نے اپنی خدمات سے ایک قلیل عرصے مین اس سے کئی منزلین زیادہ آگے بڑہا دیا ۔ اگر اس زبان کی یہی رفتار رہتی تو آجکل کی زبان عالمگیر کے زمانہ مین بلکہ اس سے بہی پہلے ہوتی ۔ لیکن افسوس کہ امیر خسرو کے بعد صدیون تک ہندوستان مین طوایف الملوکی اور قتل و غارت کا بازار گرم رہا اور کسیکو اپنی جان کے آگے زبان کی حفاظت کا خیال نہ رہا ۔ درحقیقت یہ امیر خسرو ہی کی

کی لیاقت تہی جو باوجود بے چین اور پریشان حالت کے زبان کی یہ خدمت کر گئی۔ خدا خدا کرکے اورنگ زیب عالمگیر کی پر امن اور علم دوست سلطنت کا زمانہ آیا اور اس زبان کیخدمت کیلئے قدرت نے علاقہ دکن مین وؔلی کو پیدا کیا جس نے اس مکان کی چار دیواری کہڑی کرکے چہت ڈالی جکی بنیاد امیر خسرو رکہہ گئے تہے۔ یعنی سعدیؔ حافظؔ خسروؔ اور جامیؔ کیطرح غزل لکہی اور فارسی کی تمام اصناف شاعری کو ریختہ کا جامہ پہنا کر دیوان مرتب کیا اور اس فن مین وہ مرتبہ حاصل کیا جو سعدی وغیرہ کو فارسی مین حاصل تہا۔ ان کے بعد شاہ عالم کا زمانہ آیا اور اس زبان کا نام ریختہ سے اردو رکہا گیا۔ اور بہت سے صاحب دیوان شاعر ہوئے۔ ہر ایک نے اسکی ترقی مین بقدر ہمت کوشش کی۔ مرزا جان جانان مظہر سودا۔ میر۔ مصحفی۔ انشا۔ ناسخ۔ آتش اور مومن وغیرہ نے اسکی لپائی کی۔ ذوق و غالب نے اسکو گہوٹا اور داغ و امیر نے نقش و نگار سے اسکو مزین کیا۔

ولی دکنی

شمس ولی اللہ، ولی محمد، محمد ولی، یا ولی الدین وؔلی کو آج قریباً پونے تین سو سال کا زمانہ گذرا جس مین سینکڑون مورخ اور تذکرہ نویس گذرے لیکن تعجب ہے کہ کسی مورخ نے اس نامور شاعر کا حال نہ لکہا۔ نہ صرف ولی کا بلکہ یون کہئے کہ قریب قریب کسی اردو شاعر کیطرف انکی توجہ مبذول نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم وؔلی کے حال سے بالکل بیخبر ہین۔ یہانتک کہ نام بہی صحیح نہین ملسکتا۔ اس امر مین یوروپ کے مورخ قابل رشک ہین جو ہزارون کوس دور بیٹہے ہوئے ہندوستان کے شعرا کے حالات فراہم کرنے مین لاکہون روپیہ صرف کر رہے ہین۔ میر تقی میرؔ اور حکیم قدرت اللہ خان قاسم چونکہ شاعری

سے نسبت رکھتے تھے اسلئے انہون نے شعراء کے کچھ حالات فراہم کئے جو غنیمت شمار کئے جاتے ہین۔ لیکن ولی کی نسبت اِن تذکرون مین بھی اختلاف ہے۔ حکیم قدرت اللہ خان اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین کہ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے اور شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان مین تھے۔ میر تقی میر اپنے تذکرہ مین اورنگ آبادی لکھتے ہین جس سے انکے مولد و منشا کا صحیح پتہ نہین ملتا۔ ادھر خود جناب ولی نے یہ کہکر ؎

ولی ایران و توران مین ہے مشہور
وطن گو اسکا گجرات و دکن ہے

مسئلہ وطن کو اور بھی پیچیدہ کردیا۔ کلام کو دیکھتے ہوئے میر تقی کا قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیونکہ تمام دیوان مین سوائے دکنی محاورات اور الفاظ کے گجراتی زبان کا کوئی لفظ نہین ملتا مثلاً "منے" اور "سون" گجراتی زبان مین "مجھے" اور "کیا" کے معنی مین مستعمل ہین ولی نے اِن دونون لفظون کو بمعنی "مین" اور "سے" استعمال کیا ہے جو قصبات دکن مین آجتک انہی معنون مین سنے جاتے ہین۔ اسیطرح بیسیون الفاظ ہین جو دکنی کہے جاتے ہین مثلاً

انجھوان	آنسو کی جمع	اپس کا	اپنا	انیندی پن	نیم خوابی
بہیتر	اندر	بھوان	بھوین	پلکان	پلکین
جگ منے	دنیا مین	نمن۔نمط	طرح	سون۔سے۔ستی	سے
بچن	کلام	نین پائین	آنکھہ	موہن۔سریجن۔سجن۔پی۔پیتم۔پیو	معشوق
مکھہ	چہرہ	ہمن کون	ہمکو	سرتا نین	ختم نہین ہوتا
بوجھا	سمجھا	ٹک	ذرا	لٹ پٹی دستار	بانکی پگڑی
نئیں	نہین	برہ	عشق	رسولان	رسول کی جمع
بالے بال	بال بال	بوجھکے	سمجھکے	اسوار	سوار
گگن	آسمان	سنگات	ساتھہ	بسر کر	بھول کر

علاوہ ازین جس قدر شعرا گذرے ہین سبنے ولی کو دکنی مانا ہے۔ چنانچہ قایم کہتا ہے؎
قایم مین غزل طور کیا ریختہ ورنہ٭ اک بات لچر سی بزبان دکنی تھی٭ میر تقی فرماتے ہین
؎ خوگر نہین کچھ یوہی ہم ریختہ گوئی کے٭ معشوق جو تہا اپنا باشندہ دکن کا تہا۔

دہلی کا سفر

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس فن مین کمال حاصل کرتا ہے اسی فن کے جاننے والون سے داد لیتا ہے۔ ولی کو اپنے وطن مین جب کوئی ہمرتبہ اور سخن فہم شاعر نہ ملا تو اپنے ہمراز و دمساز دوست سید ابوالمعالی کے ہمراہ دہلی کا سفر کیا جہان اسوقت صائب کلیم اور ناصر علی سرہندی وغیرہ نامی گرامی شاعر داد سخن دے رہے تہے اور امیر خسرو کے دوہے اور گیت گائے جارہے تہے۔ اس مجمع کمال مین ولی نے اپنی اختراع جدید پیش کی جہان بقول آزاد مرحوم ان کے کلام کو اشتیاق نے ادب کے ہاتھو نپر لیا۔ قدردانی نے غور کی آنکھون سے دیکھا۔ لذت نے زبان سے پڑھا۔ گیت موقوف ہو گئے۔ قوال معرفت کی محفلون مین انہی کی غزلین گانے بجانے لگے٭ باہر کے لوگ انکی غزلین بطور تحفہ لیجانے لگے۔ انہون نے خوش ہو کے کہا؎ ولی تجھ طبع کے گلشن مین جو کوئی سیر کرتے ہین وہ تحفہ لیکے جاتے ہین مری گفتار ہر جانب٭ مشاعرے ہوئے ہر طرح غزلین کہین چلبلی طبیعتون سے نوک جھونک شروع ہوئی اور کہا؎ لگے پھیکی نظر مین اے ولی دو کان حلوائی اگر ہو جلوہ گر بازار مین شیرین سخن میرا۔ پھر کہا؎ تیرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن ولی ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین٭ نئی نئی طرح ایجاد کین اور کہا؎ اس شعر کی یہ طرح نکالی جو اے ولی٭ یہ اختراع سنکے رہے دل مین سب عجب٭ لوگون نے انکے مضامین کی نقل کرنا شروع کی۔ آپ نے بگڑ کر کہا؎ سخن شناس کے نزدیک کب ہے کم ز یزید٭ کسیکی مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید۔ سب سے زیادہ ناصر علی سرہندی

کا طوطی بزم سخن مین بول رہا تھا انکو کہا ع اچھل کر جا پڑے جون مصرع برق ۔ اگر مصرع لکھون ناصر علی کو ۔ ناصر علی جو ولی کی ریختہ گوئی کے قایل نہ تھے ترت کا جواب دیتا ع باعجاز سخن گر اڑ چلے وہ ۔ ولی ہرگز نہ پہنچے گا علی کو ۔ غرضکہ ولی نے نازک خیالی معاملہ بندی معنی آفرینی اور خیالات کی بلند پروازی سے وہ وہ جوہر بازار سخن مین سجائے کہ دنیا آجتک انکو دیکھتی اور ہر منظر مین ایک نئی شان کا مشاہدہ کرتی ہے ۔ اور جو قدر و منزلت انکو اپنے زمانہ مین حاصل تھی وہ ہی آجتک باقی ہے ۔ چنانچہ دہلی کے ایک مشاعرے مین کسی نے کہا کہ ولی گجراتی کی شاعری ہمارے لئے باعث فخر اور زبان کیلئے سند نہین ہوسکتی ۔ جس کا جواب اسی مشاعرہ مین کسی نے دیا ع ولی کا جو نہین قایل اسے شیطان کہتے ہین

اس مصرع کا یہ اثر ہوا کہ زبان چلتے چلتے تلوار چلنے لگی ۔ مرزا سودا کے شاگرد حاتم کہتے ہین

ع حاتم یہ فن شعر مین کچھ تو بھی کم نہین ۔ لیکن ولی ولی ہے جہان مین سخن کے بیچ

آزاد آبحیات مین فرماتے ہین "اس عہد کی حالت اور بھاشا زبان کو خیال کرتا ہون تو سوچتا رہ جاتا ہون کہ یہ صاحب کمال زبان اردو اور انشا ہندی مین کیونکر ایک نئی صنعت کا نمونہ دے گیا ۔ اور اپنے پیچھے آنیوالونکے واسطے ایک نئی سڑک کی داغ بیل ڈالتا گیا"

اسوقت تک ریختہ گو مختلف موضوع پر طبع آزمائی کرتے تھے ۔ ولی نے اپنی ذکاوت اور تیزی طبع سے فارسی کیطرح ردیف وار غزلین مخمس ترجیع بند ۔ مثنوی اور رباعیات کہہ کر اپنا دیوان سب سے جدا رنگ مین تیار کیا جس مین ایسے ایسے چیدہ اور منتخب اشعار ہین کہ پورے دیوان مین ایک شعر بھی نظر انتخاب سے نہین گرتا ۔ باوجود ابتدائی ایجاد اشعار کو نئی نئی صنعتون سے مرصع کیا اور مطالب و مقاصد کو پیاری پیاری اداؤن سے ادا کیا ہے جو آجتک دلونکو لبھا رہی ہین چنانچہ آپ فرماتے ہین ع

دل کی مچھلی پر ہے پھینکا عشق نے جنجال جال ۔ دام مین اس زلف کے ہے مرغ جان بیحال حال

خط نہین آغاز اس رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو یہ آئے ہین استقبال بال

جس گرد او پر پاؤن دھرین تیرے رسولان
اس گرد کو مین کحل کرون دیدۂ جان کا

کیا کام ہے آفات قیامت سیتی اس کو
کھایا ہے جو کوئی تیر تجھہ ابرو کی کمان کا

تجھ کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ سیتی تار رباب کی مانند

آنکھون پہ تری دیکھہ مین آہو کو مبتلا
بوجھا تری نگاہ مین ہے وحشت شعار بند

اے شکر لب قند سے تجھہ لب کی ہین باتان لذیذ
حرف تیز اسکے ہین جیسے حلوۂ سوہان لذیذ

چاہو کہ اسکے زیر قدم تم وطن کرو
اول اپکے عجز مین نقش جبین کرو

مجھہ حال پہ اے بوعلی وقت نظر کر
تجھہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہے

ہر جنس کا معمہ بوجھا گیا ہے آما
تجھہ راز کا معمہ جگ مین رہا ہے اچل

فلاطون ہون زمانے کا صنم جب تجھہ گلی آوے
نپوچھون طفل مکتب سا اگر وان بوعلی آوے

صنم تجھہ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے
بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہین گنتے

یہ تو ان اشعار کا نمونہ ہے جو خاص دکنی اور دکنی کی زبان کہے جاتے ہین چند شعر اور ملاحظہ ہون جو آجکل کی زبان اور مشق سخن کا نتیجہ معلوم ہوتے ہین اور جنکو کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ آج سے ۳۰۰ برس پہلے کی زبان ہے۔

آرزوئے چشمۂ کوثر نہین
تشنہ لب ہون شربت دیدار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھہ رتبہ دیدۂ بیدار کا

یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے
استاد ہے سحر سامری کا

مین تجھہ کو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہون
کہ نخل موم جدا سرو سربلند جدا

ترے فراق مین ہر آہ اے کمان ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کی مانند

شراب شوق سے سرشار ہین ہم
کبھی بیخود کبھی ہشیار ہین ہم

خوشہ چین جمال دلبر ہے
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

صحبت غیر مین جایا نہ کرو — درد مندون کو کڑھایا نہ کرو
حق پرستی کا اگر ہے دعوے — بے گناہون کو ستایا نہ کرو
اپنی خوبی کے اگر ہو طالب — اپنے طالب کو جلایا نہ کرو
ہے اگر خاطر عشاق عزیز — غیر کو شکل دکھایا نہ کرو
ہمکو برداشت نہین غصے کی — بے سبب غصے مین آیا نہ کرو

پاکبازون مین ولی ہے مشہور
اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر — بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
مت تغافل کو راہ دے ای شوخ — جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر
اس سے جو آشنائے درد نہین — آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

ولی سے قریباً ۲۰۰ برس بعد دہلی کی ایک طوایف کہتی ہے ؎

بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر — خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر
بیوفاؤن سے کیا وفا ہوگی — آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
دست نازک کا کچھ خیال تو کر — یون کلائی نہ کر خدا سے ڈر

ہے مغل رات دن ترے قربان
اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر

اس توارد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو زبان ولی نے برتی ہے وہ قریب قریب ڈیڑھ سو برس بعد دوسرونکو نصیب ہوئی ہے۔ درحقیقت ولی نے شاعری کی ہی نہین بلکہ شاعری سکہائی ہے۔ انکی تغزل کی تقلید آج سب کے لئے لازمی ہے۔ جو انکی تغزل کی حدود مین رہکر غزل کہتا ہے وہ غزل کہلاتی ہے ورنہ غزل کی تعریف سے باہر ہے۔ فارسی مین جس قدر اصناف نظم ہین قریب قریب تمام کو ولی نے اردو جامہ پہنا دیا ہے۔ چند

مثالیں بطور نمونہ دی جاتی ہیں جس سے شاعر کی قادر الکلامی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

تشبیہات
نپوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی بابت
برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

〃
لگے جون نخل ماتم سرو گلشن اسکی آنکھوں میں
تماشا جس نے دیکھا ہے صنم کی خوش خرامی کا

〃
مثل میناے شراب بزم حسن
حوض دل کا عکس سے رنگین ہوا

واردات
سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مت کر
جواہر جیب میں ہے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب

تخیل
ترا دل نے پریرو گر نہیں ہے طالب شہرت
تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

〃
دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے اک نظر
وہ نقطہ خال سیاہ سا ہیر و پہ پا ہوا

〃
ماہ نو ان بہوؤں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلا ہے رو بقفا

نازکخیالی
کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب
پر پروانہ او پر لکھہ سخن مجھہ جانفشانی کا

〃
عزیزو بعد مرنے کے نپوچھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہے پردہ دل پر خیال اس یار جانی کا

سہل الممتنع
حرف بیجا بجا ہے گر کہہ دوں
دشمن ہوش ہے بیباکی ادا

〃
نہیں گل اس کے منہ سا عالم میں
قابل اس بات کی ہے باد صبا

ادب
نہ جلوے تاک بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر
زمین بیقراری میں گڑا ہے نال عاشق کا

نعت
فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل و جانکو
کہ مجکو شور قیامت سے بے نیاز کیا

معاملہ
دیکھا ہے تجکو آپ کر روشن جہان میں
زرین نقاب شرم نے منہ پر آفتاب

حق نے تجہہ قد کو دیکہہ مثل الف
خوش خطوں کا تجھے امام کیا

کاف کوئی ہے اس کمر کا پیچ
سب نے اسکو سر کلام کیا

تجہہ دہن نے کہ میم معنی ہے
دل سیماب میں مقام کیا

تا کہیں خلق تجکو ماہ تمام
زلف کو تیرے حق نے لام کیا

نام تیرا ولی لئے اے اکمل
شوق سے ورد صبح شام کیا

سال ورود دہلی

جس طرح انکے وطن کا مسئلہ حل نہیں ہوا اسیطرح یہ عقدہ بھی غیر منفصل ہے کہ ولی کس سال دہلی پہنچے۔ آزاد مرحوم آبحیات میں فرماتے ہیں "انکا ابتدائی عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا۔ اور وہ مع اپنے دیوان کے سنہ محمد شاہی میں دلی پہنچے" حال یہ ہے کہ انکا کلام ناصر علی سرہندی کو اپنا ہمعصر ثابت کر رہا ہے اور ناصر علی نے محمد شاہ کی تخت نشینی سے ۲۲ سال قبل ۱۱۰۹ھ میں انتقال کیا ہے جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ولی سنہ محمد شاہی سے قبل یعنی عالمگیر کی وفات سے ۱۰-۱۲ سال پہلے دہلی پہنچ چکے ہیں اور کم از کم ۳۰-۴۰ سال تک دہلی میں رہے ہیں اور اسی طول قیام سے متاثر ہو کر غالباً یہ شعر کہا ہو گا ؎ دل ولی کا لے لیا دلی نے چھین ؎ جا کہو کوئی محمد شاہ سوں۔ دوسرا یہ شعر بھی اس مدت قیام کیلئے دلیل ہو سکتا ہے ؎ ہرگز ولی کے سامنے باتیں وطن کی مت کرو۔ جو یار کے کوچہ میں ہے اسکو وطن سے کیا غرض۔

تصنیفات

جس طرح ہندوستان کی بدنظمی اور طوائف الملوکی نے اکبر کے علمی خزانہ کو نیست و نابود کیا اسیطرح ۱۸۵۷ء کے غدر نے عالمگیری خزانہ کو تہ و بالا کیا۔ اور جسقدر فارسی اردو تصانیف ہیں قریب قریب ۹۰ فیصدی برباد ہوگئیں جن میں سے کچھ تو خود ہمارے ہاتھوں ہوا اور کچھ یوروپ والوں کے۔ چنانچہ اسوقت یوروپ کے مختلف کتب خانوں میں مشرقی زبان کی ۲ لاکھ کتابیں ہیں جو ہمارے لئے مایہ ناز ہیں اور ایک اعتبار سے اب بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم سرتاج الشعرا ولی کی تصنیفات سے صرف دو کتابیں دیکھ رہے ہیں ایک مختصر رسالہ نور المعرفت تصوف میں دوسرا یہ چھوٹا سا دیوان ریختہ میں۔ رسالہ تو اب بھی نہیں ملتا صرف یہ دیوان ہے جو اس سے پہلے کہیں کہیں بطور تبرک ملتا تھا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی اپنی اصلی حالت میں ہمارے سامنے نہیں ہے۔ آبحیات میں آزاد مرحوم نے چند شعر لکھے ہیں جو موجودہ دیوان میں نہیں ہیں ؎

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سے کہونگا — جادو ہے ترے نین غزالاں سے کہونگا
دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی — یہ کشور ایران میں سلیمان سے کہونگا
زخمی کیا ہے مجکو تری پلکوں کی انی نے — یہ زخم ترا خنجر بھالاں سے کہونگا

بے صبر نہ ہوا ہے ولی اس درد سے ہر گاہ
جلدی سے ترے درد کی درمان سے کہونگا

صفحہ ۴۴ کی پہلی غزل میں یہ شعر نہیں ہے ؎

بوکناری مکھ پہ تیرے اے زلیخا وش نہیں — سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

صفحہ ۱۱۲ کی دوسری غزل میں یہ شعر کم ہے ؎

کھینچیں آپس میں انکھیاں منہ جوں کحل جواہر — عشاق کے گر ہاتھ وہ خاک چرن آوے

ایک پوری غزل نہیں ہے جس کا مطلع ہے ؎

یہ تل تجھ مکھ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا — زنخداں میں ترے مجھ چاہ زمزم کا اثر دستا

علاوہ ازیں مثنوی شہر سورت اور رباعیات بھی نا مکمل معلوم ہوتی ہیں۔ مثنوی کربلا بھی دیوان سے علیحدہ کردی گئی۔ جسکے تلف ہوجانیکا اندیشہ ہے۔ انشاءاللہ سکنڈ ایڈیشن میں تبصرہ کلام کے ساتھ اس کمی کو پورا کرنیکی کوشش کیجائیگی۔

تلمذ

اس مسئلہ کی نسبت زیادہ غور خوض کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ الشعراء تلامیذ الرحمن جنکو قدرت نے فکر رسا عطا فرمائی ہے وہ ہر چیز سے سبق حاصل کرلیتے ہیں لیکن چونکہ ولی کو فن شاعری کے سوا اور کسی فن سے شوق نہیں تھا جیسا کہ انکا شعر ہے ؎ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق ؛ سخن کے آشنا کا آشنا ہوں
ممکن ہے کہ شاہ سعداللہ گلشن سے شعر میں اصلاح لی ہو یا کم از کم مشورہ سے مستفید ہوئے ہوں۔ جنکی نسبت ولی اپنے رسالہ نور المعرفت میں لکھتے ہیں کہ "میں محمد نورالدین صدیقی سہروردی کے مریدوں کا خاک پا ہوں اور شاہ سعداللہ گلشن کا شاگرد"

لیکن تدوین دیوان بقول آزاد مرحوم یقیناً انہی کے اشارہ سے ہوئی ہے۔

عام حالات بقول آزاد مرحوم "ہماری زبان کے مورخ اور ہمارے شعرا کے تذکرہ نویسون نے اسکے (ولی کے) ولی اور خدارسیدہ ثابت کرنے مین تو بڑی عرق ریزی کی لیکن ایسے حال نہ لکھے جس سے اسکے ذاتی خصایل و حالات زندگی مثلاً دنیاداری یا گوشہ گیری۔ اقامت یا سیاحی۔ راہ علم و عمل کے نشیب و فراز مین یا اوسکی صحبتون کی مزہ مزہ کی کیفیتین معلوم ہون" سید ابوالمعالی کا سراپا جو صفحہ ۱۰۱ مین درج ہے۔ متفرق عاشقانہ اشعار اور مثنوی شہر سورت کے مطالعہ سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ آپ زاہد خشک اور نرے صوفی ہی نہ تھے بلکہ اپنے پہلو مین ایک شوخ چلبلا اور ولولہ انگیز دل بھی رکھتے تھے جو دنیا کی ہر کیفیت سے کم از کم متاثر ضرور ہوتا رہا ہے۔

علمی لیاقت آب حیات مین لکھا ہے کہ "انکی علمی تحصیل کا حال ہماری لاعلمی کے اندھیرے مین ہے"۔ ہم چند اشعار ولی کے پیش کرتے ہین۔ ممکن ہے ان سے انکی علمی لیاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔

ص ۱

کیا اک بات مین واقف مجھے راز نہانی کا
رکھون غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

ایک امر مین مجھے راز نہانی کا علم دیا گیا ہے کہ مین غنچہ پر یہ طنز کرون کہ تو کیا نکتہ دان دہن معشوق ہے جب تیرا قاعدہ کھلنا ہی ہے۔ وہ تو نہ محسوس نظر ہے نہ کبھی وا ہوتا ہے۔

ص ۲

نہ پوچھو کیون ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

اپنے لب تصویر پہ رنگ لاجوابی یعنی ہمیشہ خاموشی کا رنگ دیکھکر معشوق نے چاہا کہ میرے لب بھی اس صفت سے موصوف ہو جائین اسوجہ سے بات کرنی کم کردی۔ نزاکت آمین مصنف نے یہ رکھی ہے کہ جبتک

ہیرے لب اس صفت سے متصف ہونگے اسوقت تک میری تصویر کے لب میرے نہیں سمجھے جائینگے۔

کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب
پھر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جان فشانی کا

اے کاتب مجھے شمع بزم دلکو ایک خط بھیجنا ہے جس میں مضمون میری جانفشانی کا قلم بند کرنا چاہئے۔ تو پر پروانہ پر اُسے لکھدے کہ اسکی رسائی شمع تک ممکن ہے۔ اسکا وہان پہنچکر جلنا میرے دعویٰ کی دلیل ہوجائیگی

ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیون لکھی جائے
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

جب خامۂ مانی آئینہ ناصاف کا جوہر ہے تو تیرے رخ کی صفائی کو حیرت افزا کیونکر لکھ سکتا ہے۔ نزاکت خیال اس جا پر یہ ہے کہ تیری تصویر باعتبار صفائی کامل وغایت تنویر کھینچنی غیر ممکن ہے۔

تو سر سے قدم تلک جھلک ہین
گویا ہے قصیدہ انوری کا

تخیل مصنف باعتبار تناسب الفاظ قابل داد ہے۔ یعنی تو سرتاپا انوری کا گویا قصیدہ ہے اصل قصیدہ انوری مین قوت نطق نہیں۔ مگر تو بمنزلہ ناطق قصیدہ انوری کے ہے۔

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل
تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

اے غنچہ تیرا فخر کرنا کس کام کا کہان تو کہان میرا دل اسے تو مین اپنے دلبر کے بکتر مین بجائے گھنڈی کے دیکھتا ہون۔ تجکو یہ منزلت کس دن نصیب ہوئی کہ تو بمقابلہ میرے دلکو نازش و فخر کرتا ہے

ہر ذرہ اسکی چشم مین لبریز نور ہے
دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

جس نے اسکی حسن تجلی بہار کو دیکھ لیا ہے اس کی آنکھ مین ذرہ ذرہ لبریز نور نظر آتا ہے۔ کس قدر خوبصورت مبالغہ کی خوبی دکھائی ہے اور کتنی انوکھی ترکیب حسن تجلی بہار کی بنائی ہے

کہ اسکو دیکھہ لینے کے اثر سے ہر تیرہ شے بھی منور نظر آنے لگی۔

۵۸
جنون عشق ہوا اسقدر زمین کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

تشبیہ حسین اور نزاکت خیال سے کہتے ہیں۔ بوریا بدن مین چبھنے والی چیز ہے اور بدن پر اسکے نشان پڑجاتے ہین جو بشکل زنجیر ہوتے ہین۔ پارسا کو چونکہ درجہ جنون عشق حقیقی حاصل ہوچکا ہے اسلئے وہ اس قید کو گوارا کئے ہوئے ہے اور آزادی بوریا نشینی سے نفور ہے۔

۵۹
مرے دل کی تجلی کیون رہے پوشیدہ محفل مین
ضعیفی سے ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا

مصنف نے نزاکت خیال کی حد کردی۔ کہتا ہے ناتوانی سے میرا تن پردۂ فانوس بنگیا ہے۔ اس پردہ فانوس سے تجلی دل کا نمایان ہونا لازم آیا وہ محفل سے کیون پوشیدہ رہیگا۔ لطیف مفہوم یہ ہے کہ میری ناتوانی نے چغلی کہادی، راز عشق آشکارا ہوگیا۔

۶۰
سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جبکہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

اس سروقد معشوق نے جب سیر گل وشمشاد کی تو فریفتۂ گل یعنی بلبل، شیدای شمشاد و سرو یعنی قمری کے سینہ کو محشر درد یعنی اپنے حسن کا والہ وشیدا بنا لیا۔

۶۱
دل مین جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تقدیر کیا

دل مین جب عشق کی تاثیر ہو جائیگی تو عاشق تمام نعمائے مقدرہ سے بے بہرہ ہو جائیگا۔ اس خیال کی ندرت کو دیکہنا چاہئے کہ مصنف نے پایۂ عشق کو اتنا بلند کر دیا ہے جسکو آگے خط تقدیر بہی بے بود و نمود سی شے ہے۔

شعر ۱۲
آتش نے تجھہ جمال کے جلوہ کو دیکھہ کر
کی نیست خاکساری سے اپنے کفن مین جا

آتش نے تیرے جلوۂ جمال کو دیکھہ کر عوض گرمیِ مزاج خاکساری اختیار کی۔ اور اتنا مبالغہ خاکساری مین کیا کہ خاک مین یعنی اپنے کفن تک مین اپنی جا نیست و نابود کرلی۔

شعر ۱۳
جگ مین جو اعتبار نہ پایا ترے قرین
کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن مین جا

مہر نے (لفظ مہر قابل لحاظ ہے) جب تیرے پاس رہنے کی اپنے مین قابلیت نپائی تو شرمندہ ہوکر آسمان جو ایک کہنہ مقام ہے وہان اپنا ٹہکانا بنالیا۔ لفظ کہن تو اسلئے برتا ہے کہ معشوق کو نوخیز سمجہا ہے اور آفتاب کے ہم معنی اور الفاظ مین سے لفظ مہر سے غرض اسوجہ سے رکہی کہ معشوق کی صفت بے مہر قراردی ہے۔ اسکے پاس مہر کا کیا کام۔

شعر ۱۴
ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تہی
تیرے دہن کو دیکھہ سخن مختصر کیا

معشوق کی زلف کی طوالت و تیرگی طوالت ہر شب معرض بحث مین تہی (لفظ ہر) کو رات کیساتہہ جو مصنف نے برتا ہے کمال دور اندیشی و باریک نظری اس کی ثابت کرتا ہے۔ چار قسم کی راتین مطول سمجہی جاتی ہین عموماً جاڑے کی راتین خصوصاً شب دیجور جو سال بہر مین ایک ہی رات ہوتی ہے۔ اور عاشقونکے واسطے شب ہجر و فرقت اور شب انتظار یعنی کوئی کہتا تہا کہ زلف جاڑونکی راتون سے بڑی ہے یا برابر۔ کوئی کہتا تہا شب دیجور کے برابر ہے عاشق مزاج کہتے تہے شب ہجر سے مثال دو۔ کوئی شب انتظار سے تاویل کرتا تہا۔ یہ بحث ختم ہوتی ہی نہ تہی۔ لیکن جب تیرے دہن کو دیکہا تو مطول کی بحث سے قطع نظر کرکے مختصر بات ہونے لگی۔ کوئی غنچہ کہنے لگا۔ کوئی نقطہ کہنے لگا۔ کوئی کہتا ہے ہے ہی نہین کہان وہ مطول کہان یہ مختصر۔ تناسب الفاظ کا صحیح مصرف ایسا قدما مین کم دیکہا گیا ہے۔

مژہ ہو نکی ہے تجھہ غم مین خواب مخمل سرخ
شعر ۱۵
لگے ہین ترک کے بہانے کو یا مسلسل سرخ

خوبرویوں کی پلکین اس غم مین کہ ہم ایسے حسین کیون نہ ہوئے۔ یا تو ہم سے مانوس کیون نہین آنکھوں کے خون رونے سے ایسی ہو گئیں کہ انپر اشتباہ خواب مخمل سرخ کا ہونے لگا۔ یا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکونکے بہالونپر مسلسل سرخ لگے ہوئے ہین (مسلسل) غلاف سنان کو کہتے ہین جو نمدی ہوتا ہے اور چکنا کہ آسیب زنگ سے محفوظ رہے۔

دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے
شعر ۱۶
وہ نہین وہ دور نگی ہوا دوچار ہنوز

مصنف نے سادہ بیانی کا عجب رنگ دکھایا ہے۔ کہتا ہے میرے شوق نظارہ چار ابرو چہرہ نے اتنی تاثیر تو دکھادی کہ چلتے پھرتے اُسے دیکھہ تو لیا لیکن ہنوز اس سے ہمنشینی و مکالمت کی نوبت نہین آئی۔ اس صاف گوئی مین بھی الفاظ مناسب کی بہتات ہے کہ حد نہین۔
دو چشم چار، چار ابرو، دورنگی، دوچار قابل ملاحظ جملے ہین۔

چمن مین دہر کے ہرگز نہین ہوا معلوم
شعر ۱۷
کہ کب ہے فصل ربیع اور کہان ہے فصل خریف

اس شعر کی بلاغت کی تو حد و غایت ہی نہین۔ ایک معنی ہون تو بیان کیے جائین۔ کہتا ہے چمن دہر کی دلچسپیوں یا مصیبتون نے ہمین ربیع و خریف کی تمیز کی نوبت ہی نہین آنے دی۔ اگر چمن دہر کی بے ثباتی پر نظر ڈالتے ہین تو شعر کی عجیب شان معلوم ہوتی ہے۔

اس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش ہو لے
شعر ۱۸
بوٹے سے قد پہ پستان ہے نخل سحر کا پھل

کہتا ہے اس سرو قد کو دیکھکر نقاش کے حواس گم دو وجہ سے ہو جاتے ہین۔ ایک تو خوشنمائی قامت دوسرے نمود پستان کی دلکشی۔ جو بمنزلہ نخل سحر کے ہے۔ تاثیر نخل سحر یہ ہے کہ

اُسے جو دیکھہ لے دیوانہ ہو جائے۔ اسکی ہوا جسے لگے مدہوش ہو جائے۔ اس کا سایہ جسپر پڑ جائے آپے سے گذر جائے۔

۱۹ صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگِ یاقوت ہے موج تبسم

اللہ رے مصنف کی ہمہ دانی و معلومات۔ اس نزاکت خیال کی کیا تعریف ہوسکتی ہے (رگ یاقوت) جسم جوہر میں ایک جز ایسا ہوتا ہے جسکو رنگ شعاعی قرار پاتا ہے۔ آب و لطافت جسم جواہر جس درجہ کی ہوتی ہے اس درجہ اس نقطۂ رنگ کو جسم جواہر کھینچ لیتا ہے۔ جس جس طرف وہ رنگ دوڑتا ہے کشش لطافت جواہر ہے۔ اس سے مراد رگ یاقوت ہے۔ تمام شعر باعتبار اپنے الفاظ کے جو خوبیاں رکھتا ہے اسکا تو کیا کہنا۔ لیکن مفہوم اسکا ایسا لطیف ہے جسکی حد نہیں۔ مدعا یہ ہے کہ معشوق ایسا ہنس مکھہ ہے کہ جو بات کرتا ہے ہنس کے کرتا ہے۔ اور ہنسی اوسکی بے عیب بے بہا ہے۔

وفات کسی تذکرہ نے ولی کی وفات کی نسبت ذکر نہیں کیا۔ مومن کے شاگرد منشی غلام محمد سمجھو تخلص کا قول ہے کہ ولی محمد ولی کا مزار احمد آباد گجرات مین انکی وصیت کے موافق کچا بنا ہوا ہے۔ اور سرہانے چینی کی پچی کاری ہے۔

نیازمند
حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
ڈکن کالج پونہ
۱۸ جون ۱۹۲۱ء

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ

دیوان ولی

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی



۱ رکھتا ہوں تیرے نام کو میں ورد زبان کا — کرتا ہوں تیرے شکر کو عنوان بیان کا

۲ جس گرد او پہ پانوں دھریں تیرے رسولان — اس گرد کو میں کحل کروں دیدہ بجان کا

۳ اس صاد صداقت کی طرف اہل حیا دیکھ — تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گمان کا

۴ ہر ذرہ عالم میں ہے خورشید حقیقی — یوں بوجھ کے بلبل ہو ہر اک غنچہ دہاں کا

۵ کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کو — کھایا ہے جو کوئی تیر تجھ ابرو کی کمان کا

۶ جاری ہوئے آنسو میرے وہ سبزۂ خط دیکھ — اے خضر قدم سیر کر اس آب روان کا

۷ کہتا ہے ولی دل ستی یہ مصرع رنگین — ہے یاد تری مجھ کو سبب راحتِ جان کا

۸ وہ صنم جب سے بسا دیدۂ حیران میں آ — آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

۹ ناز دیتا نہیں گر رخصتِ گلگشت چمن — اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ

۱۰ عیش ہے عیش کہ اس مہ کا خیال روشن — شمع روشن ہوا مجھ دل کے شبستان میں آ

۱۱ یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا — اشک کرتے ہیں مکان گوشۂ دامان میں آ

۱۲ نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سے — دفتر درد رہا عشق کے دیوان میں آ

۱۳ دیکھ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل — رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد	۱	طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
شیخ یہ بات تری پیش نجاوے گی کبھی	۲	عقل کو چھوڑ کے مت مجلس رندان میں آ
پنجۂ عشق نے بیتاب کیا جب سے مجھے	۳	چاک دل تب سے بسا دل کے گریبان میں آ
دردمندوں کو بجز درد نہیں صید مراد	۴	اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ
حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بدخو	۵	دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ
چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل	۶	یوسف حسن نے اس چاہ زنخداں میں آ
ملکہ مجھ حال سے ہمسر ہے پریشانی میں	۷	درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ
۸	غم سے تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی ظلم کو چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ	
الٰہی رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا	۹	کہ کھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا
کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا	۱۰	لکھوں غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا
کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب	۱۱	پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جانفشانی کا
عزیزو بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں	۱۲	لکھا ہے پردۂ دل پر خیال اس یار جانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع ہے گریاں	۱۳	سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا
پری کی بزم میں تا سرخروی مجکو ہو حاصل	۱۴	نین سے اپنی دے ساغر شراب ارغوانی کا
بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق	۱۵	ہوا ہے شوق موہن کو لباس زعفرانی کا
ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیوں لکھی جاوے	۱۶	قلم ہے جوہر آئینۂ نا صاف مانی کا
رہے وہ مو کمر جوں دیدۂ تصویر حیران ہو	۱۷	لکھے گر خامۂ مو سے بیان مجھ ناتوانی کا
شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاہد	۱۸	یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
۹	ولی جس نے نیا نہ دل کو اپنے نونہالوں سے نپایا پھل جہاں میں اس نے ہرگز زندگانی کا	

۱
ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خرابی اوپر آیا ہے شاید دن خرابی کا

۲
کیا مدہوش مجھ دل کو انیندی پن نے ساقی کے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا

۳
نجاوں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں ہرگز
بغیر از ماہرو مجکو تماشا ماہتابی کا

۴
نہ پوچھو کیوں ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لا جوابی کا

۵
خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوبان سے
کہ جوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا

۶
پری رو فلکو اٹھاتا نیند سے پرجا ہے اے عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا

۷
نجانوں کس پری رخ سے ہوا ہے جا کے ہمزانو
اگر آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

۸
ولی سے بات کرنا بے حسابی بیحجابی ہے
نہیں ہے آشنا وہ یار ہرگز بے حجابی کا

۹
نہیں سنتا کوئی احوال میری دلفگاری کا
کہوں کس سے گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا

۱۰
عجب نین اوڑھ کے بیتابی سے سرہانے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاری کا

۱۱
تیری غم میں نین سے جو نکلتا اشک ہے باہر
بھلا گوہر کہاں ہے جگ میں ایسی آبداری کا

۱۲
تیری وہ انتظاری ہے جسے حد اور نہایت نین
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا

۱۳
ہوئی ہے آرسی جوگن تیرے مکھ کے تصور میں
بھبوتی منہ کیا دم مارنے میں خاکساری کا

۱۴
کھڑا ہے راستی سے دم میں آ اک پیر جوں جوگی
تیرے قد سے لگا ہے دھیان سرو جوئباری کا

۱۵
ولی انکھوں کی کر دوات پتلی کی سیاہی سے
لکھا تیری صفت کو سے قلم معنی نگاری کا

۱۶
طالب نہیں ہے مشتری کا
دیوانا نہ ہوا جو اس پری کا

۱۷
یہ غمزہ شوخ ساحری ہے
اوستاد ہے سحر سامری کا

۱۸
تجھ تل سے اے آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

۱۹
کفار فرنگ کو دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
تیرا خط خضر رنگ اے شوخ	۱	سلطان ہے خشکی و تری کا
تو سر سے قدم تلک جھلک میں	۲	گویا ہے قصیدہ انوری کا
خورشید سے ہمسری کرے ہے	۳	چیرا تیرے سر اوپر زری کا
اے غنچۂ نہ فخر کر کہ یہ دل	۴	تکمہ ہے پیا کی بکتری کا
پایا ہے جو کوئی دولت فقر	۵	مشتاق نہیں سکندری کا
پھیکی لگی اس کو شان دولت	۶	جو پائے مزا قلندری کا
کہتا ہے ولی پکار یہ بات بندہ ہوں میں اس کی دلبری کا	۷	
نظر آیا مجھے اک شہ جوان اسوار تازی کا	۸	کہ جنے حق سے پایا ہے لقب عاشق نوازی کا
میرے پاس آکرم کر کر فصاحت سے بلاغت سے	۹	کہا اس سروقد نے یہ سخن مخلص نوازی کا
محبت یار بے پروا کی ہو سینے میں رات اور دن	۱۰	یہی مطلب ہو رات اور دن نمازی ہو نیازی کا
کہا مجھ سے اگر عشق حقیقی سے نہیں واقف	۱۱	تو بہتر ہے کہ جا دامن پکڑ عشق مجازی کا
سنا ہوں جب سے یہ نکتہ ولی شیریں سخن سے میں لگا ہے تب سے شیوہ مجکو تیری عشق بازی کا	۱۲	
شغل بہتر ہے عشقبازی کا	۱۳	کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زبان پر ہے مثل شانہ مدام	۱۴	ذکر اس زلف کی درازی کا
آج تیری نگہ نے مسجد میں	۱۵	ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں راز فقر سے آگاہ	۱۶	فخر بے جا ہے فخر رازی کا
اے ولی سروقد کو دیکھوں گا وقت آیا ہے سرفرازی کا	۱۷	
حسن میں ہمسر زمین پر کون ہے اس یار کا	۱۸	چاند کو ہے آسماں پر رشک اس رخسار کا

جب سے تیری زلف کو دیکھا ہے زاہد نے صنم ۱ ترک کر تسبیح کو مشتاق ہے زنار کا

دل کو میرے تب سے حاصل ہو گیا ہے پیچ تاب ۲ جب سے دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا

تجھ گلی کی خاک جب سے ہوا ہوں اے مسیح ۳ تب سے تیر النقش پا ہی تکیہ مجھ بیمار کا

بلبلیں گر یک نظر دیکھیں تیرے رخ کا چمن ۴ پھر نہ دیکھیں زندگی میں منہ کبھی گلزار کا

بحر بے پایاں نے میرے اشک سے پایا ہے فیض ۵ ابر نیساں عبد ہے مجھ چشم گوہر بار کا

٦ ٹک اپس کا رخ دکھا اے راحت جان و جگر
ایک مدت سے ولی مشتاق ہے دیدار کا

نئیں شوق اس کے دل میں کبھی لالہ زار کا ۷ مشتاق ہے جو اس کے رخ آبدار کا

آتا نظر ہے پنجۂ خورشید رعشہ دار ۸ دیکھا ہے جب سے دست نگاریں نگار کا

ہر ذرہ اس کی چشم میں لبریز نور ہے ۹ دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

طاقت نہیں کسی کو کہ یک حرف سن سکے ۱۰ احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

۱۱ آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز سے
اس شوخ کو خیال اگر ہو شکار کا

دیکھنا ہر صبح تجھ دیدار کا ۱۲ ہے مطالع مطلع الانوار کا

بلبل و پروانہ کرنا دل کیتیں ۱۳ کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا

صبح تیرا درس پایا تھا صنم ۱۴ شوق دل محتاج ہے تکرار کا

سینۂ مہتاب پر اے شمع رو ۱۵ داغ ہے تجھ حسن کے انوار کا

دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب ۱۶ پیچ تیرے طرۂ طرار کا

جو سنا تیرے دہن سے اک سخن ۱۷ بھید پایا نسخۂ اسرار کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت ۱۸ جا تماشا دیکھ اس رخسار کا

آرسی کے ہاتھ سے اڑتا ہے خط ۱۹ چور کو ہے خوف چوکیدار کا

۱ سرکشی آتش مزاجی ہے سبب — ناصحوں کی گرمی بازار کا

۲ اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
۳ جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

۴ یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا — ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا
۵ آرزوئے چشمۂ کوثر نہیں — تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا
۶ عاقبت ہووے گا کیا معلوم ہے — دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا
۷ کیا کہے تعریف دل ہے بے نظیر — حرف حرف اس مخزن اسرار کا
۸ گر ہوا ہے طالب آزادگی — بند مت ہو سبحہ و زنار کا
۹ مسند گل منزل شبنم ہوئی — دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

۱۰ اے ولی ہونا پری رو پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

۱۱ گر میری طرف ہو گزر اس شوخ سیر کا — سب رہ میں کروں فرش اپس نور نظر کا
۱۲ مقصود کا نثار کروں حلوۂ بے دودہ — ہاتھ آئے تیرے لب سے اگر تنگ شکر کا
۱۳ اے نور نظر جب سے تو آیا ہے نظر میں — پلکوں کو کیا نشانہ تیری موئے کمر کا
۱۴ شرمندہ ہو دیکھے جو تیرے رخ کو سکندر — بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر کا

۱۵ جوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار
مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

۱۶ کیا ہے جب سے موہن نے طریقہ خود نمائی کا — چڑھا ہے آرسی پر تب سے رنگ حیرت فزائی کا
۱۷ تو اپنی زلف کافر کیش کا نکالے سے دکھلا — کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
۱۸ اجازت ہو جو سورج کو تو آوے سر سے وہ چلکے — کہ ہے شوق اسکو تیری آستانے پر جبہ سائی کا
۱۹ مرے ولی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم — کہ جوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا

کرے تا اس شکر لب سے طلب اک بوسۂ شیریں ۔ ۱ ۔ میرے دل نے لیا ہے اس سبب شیوہ گدائی کا

سجن کی انجمن میں طبع روشن تب بنے ہر اک ۔ ۲ ۔ ولی چرچا ہو مجلس میں طبیعت آزمائی کا

ولہ

زخمی ہے جلاد فلک تجھ غمزۂ خونریز کا ۔ ۳ ۔ ہے شور دنیا میں سدا تجھ زلف عنبر بیز کا

تجھ صاحب بیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کو ۔ ۴ ۔ دل جا پڑے حیرت منے نقاش رنگ آمیز کا

ای عیسوی دم جگ منے پایا وہ عمر جاودان ۔ ۵ ۔ عالم میں جو بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

تب سے ہوا ہے دل میرا کان نمک ای بانمک ۔ ۶ ۔ جب سے سنا ہے شور میں نے حسن شور انگیز کا

۷
یوں شعر تیرا اے ولی مشہور ہے آفاق میں
مشہور ہے جیسا سخن اس بلبل تبریز کا

گزر ہے اس طرف ہر بوالہوس کا ۔ ۸ ۔ ہوا وہا وا مٹھائی پہ مگس کا

رقیبوں کو نہ دے گھر جگہ یار ۔ ۹ ۔ چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

نگہ سے تیری ڈرتے ہیں نظر باز ۔ ۱۰ ۔ سدا ہے خوف وزدوں کو عسس کا

بجز رنگیں ادا ہر اک سے مت مل ۔ ۱۱ ۔ اگر مشتاق ہے تو رنگ و رس کا

۱۲
ولی کو ٹک دکھا دے صورت اپنی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

چاروں طرف کھلا ہے گلزار رنگ و رس کا ۔ ۱۳ ۔ اس سیر جانفزا سے سینہ کھلا ہوس کا

رخ دیکھنے سے تیرا اے آفتاب طلعت ۔ ۱۴ ۔ مشتاق دل سے میرے شعلہ اٹھا نفس کا

سب دلبروں میں تجکو حق نے دیا فضیلت ۔ ۱۵ ۔ ہوتا ہے مدرسوں میں چرچا تیرے درس کا

یاں بیم کے بھنور میں اٹکی ہے کشتی عقل ۔ ۱۶ ۔ اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

۱۷
پھر پھر ولی تیرے پاس آیا ہے مثل سائل
میٹھے لبوں کا تیرے پایا ہے جب سے چس کا

١ عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بےحجاب اس کا — بغیر از دیدۂ حیران نہیں جگ میں نقاب اس کا

٢ ہوا ہے مجھ پہ شمع بزم یکرنگی سے یو روشن — کہ ہر ذرہ اوپر تاباں ہے دائم آفتاب اس کا

٣ کرے عشاق کو جوں صورت دیوار حیرت سے — اگر پردے سے وا ہووے جمال بےحجاب اس کا

٤ سجن نے اک نظر دیکھا نگاہ مست سے جسکو — خرابات دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا

٥ میرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سے — ہوا جوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

٦ سناوے مہربانی سے مجھے کوئی سلام اس کا — کہاوں آخری دم تک بجان منت غلام اسکا

٧ اگرچہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن — تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اسکا

٨ محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجکو — لکھا ہے صفحۂ سینہ پہ خون دل سے نام اسکا

٩ برنگ لالہ لیکر جام نکلے اس زمیں سے جم — اگر بخشے تکلم سے می جاں بخش جام اس کا

١٠ کفر کو توڑ دل سے ولیس رکھکر نیت خالص — ہوا ہے رام بن حیرت سے جالکمن سے رام اسکا

١١ ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میری جنوں آگے — کہ جوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف تا بنام اس کا

١٢ کرے آزادگی اپنی گرفتاری اوپر قربان — جو دیکھے اک قدم بھر سرو گلشن میں خرام اسکا

١٣ زباں تیشے کی سمجھے وہ زبان فصحائے دیگر کی — اگر فرہاد دل جا کر سنے شیریں کلام اس کا

١٤ ولی دیکھا جو ساقی کی دو آنکھوں کو دو جام ے — ہوا ہے بیخبر لیکن ہے خواہان دو جام اس کا

✓

١٥ روح بخشی ہے کام اس لب کا — دم عیسیٰ ہے نام اس لب کا

١٦ منطق و حکمت و معانی پر — مشتمل ہے کلام اس لب کا

١٧ حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیوان سے جام اس لب کا

١٨ رنگ یاقوت کے قلم سے لکھو — خط پرستو پیام اس لب کا

١٩ جنت حسن میں کیا حق نے — حوض کوثر مقام اس لب کا

مثل یاقوت خط ہیں ہے شاگرد	۱	ساغرِ مے مدام اس لب کا
سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں	۲	شوق دل میں ودام اس لب کا
غرق شکر ہوئے ہیں کام و زبان	۳	جب لیا میں نے نام اس لب کا
ہے ولی کو زبان کی لذت ذکر ہر صبح و شام اس لب کا	۴	
تری زلفوں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا	۵	ہوا ہے اس کے جلوے سے پریشان حال عاشق کا
نہیں حاجت بیاں کی تا کہے اپنی زبان سے وہ	۶	عیاں ہے اشک کے طومار سے احوال عاشق کا
نجاوے ٹک بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر	۷	زمین بیقراری میں گڑا ہے نال عاشق کا
تیرا دل اے پری ہرگز نہیں ہے طالب شہرت	۸	تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا
طرف دلدار کے جاوے اگر بخت آزمائی کو	۹	کرے اس کا تغافل آ کے استقبال عاشق کا
صنم کی ابروئے کج نے کیا ہے دل کو سرگردان	۱۰	کرو معلوم اس چوگان و گو سے حال عاشق کا
جہاں جاتا ہوں واں آتا ہے سائے کی طرح پیچھے	۱۱	تیری الفت نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا
نہووے چرخ کی گردش سے اس کے حال پر گردش	۱۲	بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا
نہیں دام محبت سے نکلنا اس کو اب ممکن	۱۳	تیری انکھوں کے ڈوروں سے تپہ ہے حال عاشق کا
نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت	۱۴	برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا
ولی یہ مصرع رنگیں ہوا ہے حرز جان و دل فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا	۱۵	
مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا	۱۶	بن وصل کیا علاج برہ کے سقیم کا
دیکھا ہے قد و زلف و دہن جب سے یار کا	۱۷	تب سے کیا ہے ورد الف لام میم کا
جنت میں کب وہ دیتے ہیں رضوان کو مرتبہ	۱۸	جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
نزدیک اس کے قدر نہیں میرے اشک کی	۱۹	عالم میں گرچہ رتبہ ہے درِ یتیم کا

۱	کرتا ہے اس کے زلف کی تعریف اے ولی	جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا
۲	کیا ہے جب سے دعویٰ شاہِ خوباں کی غلامی کا	علم برپا ہوا ہے تب سے میری نیکنامی کا
۳	اسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھندے سیں	کہ دیکھا جس نے زیر میں تیرے جامہ بسن دوامی کا
۴	اگرچہ خواجۂ بستان سرا ریحان تھا لیکن	دیا خط کو تیرے یاقوت لب سیں خط غلامی کا
۵	ہوا جوہر شناسِ تیغ معنیٖ اے ہلال ابرو	کہ جس نے درس پایا ہے اس ابرو کے حسامی کا
۶	پڑے پیر دلوں کے کوچے میں خبرداری سے جا اے دل	کہ اطرافِ حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا
۷	لیے فرہاد کے مانند کوہِ بیستوں میں جا	اگر قصہ سُنے خسرو تری شیریں کلامی کا
۸	لگے جوں نخلِ ماتم سرو گلشن اسکی آنکھوں میں	تماشا جس نے دیکھا ہے صنم کی خوش خرامی کا
۹	سخن سنج آپ کے گر حسن عالمگیر کو دیکھیں	بھلا دیں پھر زباں پہ ذکر وہ خوبان نامی کا
۱۰	حقیقت سے تیری واقف ہوا کہ مدت سوں اے زاہد	عبث آنسوں کو پیکر تو نہ کر اظہار خامی کا
۱۱	ولی لکھتا ہے تیری مست آنکھیں دیکھ ایسا تی	بیاضِ گردنِ مینا پہ اب دیوان جامی کا
۱۲	باغ ہے نام اس کے جوبن کا	دل بنا بلبل اس کے گلشن کا
۱۳	جامہ زیبوں کا قرب ترک ہو کیوں	گھیر رکھتا ہے دور دامن کا
۱۴	اے زبان کر مدد کہ آج صنم	منتظر ہے بیانِ روشن کا
۱۵	حکمتِ عشق بوعلی سے پوچھ	ہے وہ قانون شناس اس فن کا
۱۶	آئینہ تجھ سے ہو کے ہمزانو	حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا
۱۷	یار تیری نگہ سے امن میں ہیں	خوف کیا مفلسوں کو رہزن کا
۱۸	دل صد پارہ باندھ پلکوں سے	خرقہ دوزی سے ہے کام سوزن کا
۱۹	ہے نگہ سے تیری بسانِ عل	دل ہوا گھر ہزار روزن کا

۱	متک ولی کی طرف نگاہ کرو منتظر ہے جمال روشن کا

ہر طرف ہے جگمیں روشن نام شمس الدین کا	۲	چین میں ہے شور جس کی ابروئے پرچین کا
منہ پہ سے رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا	۳	لعل نے سنکر سخن تیرے لب رنگین کا
ہے ترے ہر موئے روشن جلوہ گر رنگ وقار	۴	کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس سب تمکین کا
دیکھ ان پلکوں کو بوسے عاشق جانباز یوں	۵	مرغ دل کے صید کو جنگل ہے یہ شاہین کا

۶	صورت تسکین نہیں رہتی مگر اس حال میں اے ولی جب یار پوچھے حال مجھ مسکین کا

بدخشاں میں پڑا ہے شور تیرے لعل رنگین کا	۷	ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچین کا
عجب کیا ہے اگر ساقی فلک کا اے کمان ابرو	۸	تری مجلس میں لاوے جام روشن ماہ سیمیں کا
لکھا اے ظالم خونخوار صیاد دل عاشق	۹	تری مژگان نے میرے دل پہ اب مضمون شاہین کا
اٹھے شیریں ادب سے ہے یقین تعظیم کو اس کی	۱۰	جو کوئی کوہکن کھولے سخن اس اہل تمکیں کا

۱۱	ولی اس طبع کا گلشن گل معنی سے ہو روشن جو کوئی دل میں کرے مسکن مرے اشعار رنگین کا

اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا	۱۲	سرو کو بند غلامی سے سبھی آزاد کیا
اس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پر لازم	۱۳	بلبل باغ نے ہے مصحف گل یاد کیا
روز ایجاد تری چشم سے اے نور نظر	۱۴	حسن کے فرد پہ دیوان ازل صاد کیا
جس نے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز	۱۵	معنیٔ ناز کو قد سے تیرے ایجاد کیا
سب سے ممتاز ہوا سلسلۂ معنی میں	۱۶	دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا
سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد	۱۷	جب کہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا
یاد نے آج تیری دلبر شیریں حرکات	۱۸	آہ کر دل پہ میرے تیشۂ فرہاد کیا

۱	اے ولی جب سے کیا عشق میں تحصیل جنون روح مجنوں نے اپس کا مجھے استاد کیا

جس وقت اے پری تو بے حجاب ہوگا	۲	ذرہ ہر اک چمک سے جوں آفتاب ہوگا
مت جا چمن میں لالہ بیل پہ مت تم کر	۳	گرمی رخ سے تیری گل گل گلاب ہوگا
نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کرے کر	۴	سینے تو عاشقوں کے اب فتح باب ہوگا
مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن	۵	تو دیکھ تاب رخ کی بس آب آب ہوگا
رکھتا ہے کیوں جفا کو مجھ پر روا اے ظالم	۶	محشر کے روز تجھ سے میسر حساب ہوگا
مجکو ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی	۷	انکھوں کو دیکھ تیری عالم خراب ہوگا

۸	ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت اس کی گلی میں حاصل مقصد شتاب ہوگا

اس قد سے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا	۹	کیا سرو کیا صنوبر ہر اک نہال ہوگا
آویگا جب سخن میں وہ مایۂ لطافت	۱۰	شرمندہ اس کے آگے آب زلال ہوگا
عالم میں جو ہوا ہے طالب تری بھووں کا	۱۱	اس کے نگین دل پہ نقش ہلال ہوگا
ہے اس کے حق میں ہر شب مانند روز محشر	۱۲	جس کو وصال جاناں خواب و خیال ہوگا
معنی کی ہے چمن کا جو بلبل معانی	۱۳	اس گلبدن کا دیکھیں رنگ خیال ہوگا
جوں شمع گر پڑیں گے شرمندگی سے گلرو	۱۴	جس انجمن میں یارو وہ مہ جمال ہوگا

۱۵	البتہ وصف تیرے لاوے گا ہر سخن میں جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہوگا

دل پہ جب عشق نے تاثیر کیا	۱۶	فرد باطل خط تقدیر کیا
بند کرنے کو دل وحشی کے	۱۷	دام وہ زلف گرہگیر کیا
موج رفتار نے تجھ قد کی صنم	۱۸	سرو آزاد کو زنجیر کیا

١ — سبز بختوں میں مجھے لکھتے ہیں ۔ وصف تجھ خط کا جو تحریر کیا

٢ — جز الم ہمکو ہوا کیا حاصل ۔ عشق نے پیر کو جب پیر کیا

٣ — شمع کی طرح جلی اس کی زبان ۔ جس نے مجھ سوز کو تقریر کیا

٤

گریہ و گرد ملامت سے ولی

خانۂ عشق کو تعمیر کیا

---

٥ — کشور دل کو ترے ناز نے تسخیر کیا ۔ فوج مجنوں کو تری زلف نے زنجیر کیا

٦ — تیغ سے نقد دل عاشق بیتاب کو لے ۔ زلف کو کھول پری رو نے گرہگیر کیا

٧ — عاشقی راز سمجھ مجھ سے ہوا ہے بیزار ۔ نقد دل دے کے ہیں دلدار کو دلگیر کیا

٨ — نالۂ شوق نے شعلہ کی زباں سے جوں برق ۔ درس میں شوق کی جا عشق کی تقریر کیا

٩ — کیونکہ ذرات جہاں تجھکو پرستش نہ کریں ۔ حق نے تجھ حسن کو خورشید جہانگیر کیا

١٠ — گرد غم آب نین درد کے معمار نے سے ۔ خانۂ عشق جگر سوز کو تعمیر کیا

١١

اے ولی شوخ کی زلفوں کی سیاہی لیکر

قصۂ حال پریشان کو تحریر کیا

---

١٢ — مستی نے تجھ نگہ کی مجھے بے خبر کیا ۔ دل کو میرے بھوؤں نے تری جوں بھنور کیا

١٣ — تجھ قد نے اہل دید کو عالی نظر کیا ۔ اس رخ نے شوق بدر کا دل سے بدر کیا

١٤ — تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل میں رکھ ۔ سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

١٥ — تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جان سے مشتری ۔ جب سے ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

١٦ — تب سے ہوا ہے محمل لیلی کی شکل دل ۔ جب سے ترے خیال نے دلمیں گذر کیا

١٧ — جوں سرو بیخزان ہے جہاں میں وہ سبز بخت ۔ تیرے قد بلند پہ جس نے نظر کیا

١٨ — ہیرات زلف سے جو مطول کی بحث تھی ۔ تیرے دہن کو دیکھ سخن مختصر کیا

١٩ — تیرا عذار دیکھا اڑا رنگ برگ گل ۔ پیدا لبوں سے تیرے تو شہد و شکر کیا

دیکھا ہے اک نگہ میں حقیقت کے ملک کو	۱	جب بیخودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

۲
تیرا یہ شعر جگ میں موثر ہے اے ولی
دل میں ہر اک کے تیر سے سخن نے اثر کیا

خدا نے رخ پہ تیرے باب حسن باز کیا	۳	قد بلند کو تیرے تمام ناز کیا
یہ منہ تیرا ہی جون مسجد بھنوین ہیں جون محراب	۴	ادا میں انکھوں سے وان عشق کی نماز کیا
گھلا ہون شمع نمط اس نگہ کی پر تو سے	۵	کہ جس کی یاد کی آتش نے تن گداز کیا
فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل و جان کو	۶	کہ مجکو شہ قیامت سے بے نیاز کیا
کمند شوق میں کھینچا ہے خوبرویوں کو	۷	تیری حکایت گیسو کو جب دراز کیا

۸
ولی اس کے قدمبوسی کے شرف ہے مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

صحن گلشن میں جب خرام کیا	۹	سرو آزاد کو غلام کیا
حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ	۱۰	کہ تجھے حافظ کلام کیا
کاملیت کا تجھ کو تھا دعوے	۱۱	حق نے دعوے ترا تمام کیا
گلرخاں خوف سے ہوئے اک سو	۱۲	تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا
وہ بھنویں کیوں نہ ہم سے ہون بانکی	۱۳	ماہ نو نے جسے سلام کیا
غمزۂ شوخ نے یہ نیم نگاہ	۱۴	کام عشاق کا تمام کیا
حق نے تجھ قد کو دیکھ مثل الف	۱۵	خوش خطوں کا تجھے امام کیا
کاف کوفی ہے اس کمر کا پیچ	۱۶	سب نے اس کو سر کلام کیا
تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے	۱۷	دل سیماب میں مقام کیا
تا کہیں خلق تجکو ماہ تمام	۱۸	زلف کو تیرے حق نے لام کیا
نام تیرا ولی نے اے اکمل	۱۹	شوق سے ورد صبح و شام کیا

تجھ زلف کے مشتاق کو عنبر عطر سے کام کیا	۱	طالب جو تیرے لب کے ہیں ان کو شکر سے کام کیا
بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر	۲	اس عاشق جانباز کو نفع و ضرر سے کام کیا
جو بھید سے واقف نہیں اور طعن عاشق پر کہیں	۳	اس عاشق جانباز کو اس بے خبر سے کام کیا
غافل قیامت میں ولا اپنے کیے کو پائیں گے	۴	جو کام میں ہیں یاں درست ان کو خطر سے کام کیا

۵
یہ شعر سن اور دل سے تو حرص و ہوا کو دور کر
میرا سخن جس پاس ہو اس کو گہر سے کام کیا

اس مہر عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ہوا	۶	ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سے بے پروا ہوا
دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے ایک نظر	۷	وہ نقطۂ خال سیہ سا بے سر و بے پا ہوا
جس وقت تیرے قد کی تیں تولا ہے شاعر فکر میں	۸	اس وقت سے عالم میں بس نرخ سخن بالا ہوا
ہیں صلح کل سے گوہر اب میرے سخن سے جلوہ گر	۹	از بسکہ وسعت دل میں ہے سو دل میرا دریا ہوا

۱۰
پایا ہے جگ میں اے ولی وہ لیلی مقصود کو
جو عشق کے بازار میں مجنوں صفت رسوا ہوا

آتش الفت میں اب دل جل کے انگارا ہوا	۱۱	اس کے اوپر جلنے کو دل جان عنبر سارا ہوا
دیکھی جو آیت کی تہہ جب مصحف روئیں تیرے	۱۲	ہیبت سے جی زیر و زبر ہم شکل سیپارا ہوا
فرہاد کے تیشے سے بھی مجکو سوا ہے غم ترا		پر آہ دل کے چیرنے کو سینے پر آرا ہوا
گلشن میں ہے اس خلق کی وہ رخ ترا اے شمع گل	۱۳	شبنم عرق کا جب اوڑا افلاک کا تارا ہوا
تجھ چشم کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی	۱۴	یوسف کے دیکھے پر جوان پھر آنکھ نظارا ہوا
مارا ہے جس کو اے صنم وہ رات دن تجھ پاس ہے	۱۵	دامن کو لپٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ہوا

۱۶
غافل نہ رہ اے سنگدل ہرگز ولی کے حال سے
جس آہ کی آتش کو سن خارہ کا دل پارا ہوا

رخ پر ترے تل دیکھ یہ لالہ کا دل کالا ہوا	۱۷	تجھ دور خط سے طوق جوں مہتاب پر ہالا ہوا

گلزار مجلس میں صبا تھی راستی کی گفتگو	۱	شمشاد پر اوس سرو کا آکر سخن بالا ہوا
آنکھوں کا سرمہ دیکھ کر کہتے ہیں سب جادوگراں	۲	عشاق کی تسخیر کو یہ سحر بنگالا ہوا
مستی میں روز حشر تک کونین کو بھولا ہے وہ	۳	جو جام چشم یار سے مے پی کے متوالا ہوا
کرتے ہیں زخمی خلق کو مردم تری آنکھوں کے اب	۴	ہر موئے مژگاں ہاتھ میں ہر ایک کے بھالا ہوا
جلتی ہے دوزخ رات دن تیرے گلی کے رشک سے	۵	مشتاق اُسکی دید کا جنت سے بھی بالا ہوا
لے چشم کی شمشیر کو اور چھیڑ ولی کے دل پہ آپ تیرے شکارستان کا یہ نخچیر ہے پالا ہوا	۶	
جب صنم کو خیال باغ ہوا	۷	طالب نشۂ فراغ ہوا
فوج عشاق دیکھ ہر جانب	۸	نازنیں صاحب دماغ ہوا
سرخی لب کے رشک سے گل رو	۹	جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہو روشن	۱۰	جب خیال صنم چراغ ہوا
اے ولی گلبدن کو باغ میں دیکھ دل صد چاک باغ باغ ہوا	۱۱	
جلوہ گر اس کا جب جمال ہوا	۱۲	نور خورشید پائمال ہوا -
فیض تشبیہ قد دلبر سے	۱۳	سرو گلزار میں نہال ہوا
نشۂ سبز خط خوباں سے	۱۴	والیٔ عالم خیال ہوا -
یاد کر ابروؤں کی بیت بلند	۱۵	ماہ نو صاحب کمال ہوا -
دیکھ تیری نگاہ کی شوخی	۱۶	ہوش عاشق رم غزال ہوا
حسن اُس دلربا کا مدت سے	۱۷	عکس آئینۂ خیال ہوا
جنے دیکھی تیرے بھوؤں کی تیغ	۱۸	پھر کے جینا اسے محال ہوا
وصف میں تجھ بھوؤں کے یک مصرع	۱۹	مصرع ثانی ہلال ہوا

١ غزل مجنوں کے بعد مجھکو ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا

٢ جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اسکا نام جواہر رقم ہوا

٣ نقطے پہ تیرے خال کے باندہا ہے جنے دل
وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا

٤ تجھ قطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قلم
مشہور خلق میں وہ عطارد رقم ہوا

٥ طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ دادخواہ
جس بیگنہ پہ تیری نگہ سے ستم ہوا

٦ بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تیرا خیال چشم مجھے جام جم ہوا

٧ جسنے بیان لکھا ہے میرے رنگ زرد کا
اسکو خطاب غیب سی زریں رقم ہوا

٨ شہرت ہوئی ہے جبسے تیرے شعر کی ولی
شایق تیرے سخن کا عرب تا عجم ہوا

٩ تصویر تیری دیکھکر سارا جہاں حیراں ہوا
کوچے میں جاکر زلف کے دل اپنا سرگرداں ہوا

١٠ ابرو کی کشتی مت چہپا اسوقت ای بیدادگر
گردش سی تیری چشم کے عالم میں سب طوفاں ہوا

١١ یہ تل نہیں رخ پر تیرے یہ دل ہے اوسکا اے صنم
زلفوں کو تیری دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا

١٢ سنبل چھپا ہے دام میں زلفوں کی تیری گلبدن
تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قرباں نافرماں ہوا

١٣ وہ عاشقی کے کیش میں ثابت قدم ہے اے ولی
تجھ سے کماں ابرو پہ جو دل جان سی قرباں ہوا

١٤ وہ میرا مقصود جان و تن ہوا
ذکر جس کا گردش سمرن ہوا

١٥ مثل مینائے شراب بزم حسن
حوض دل کا عکس سے روشن ہوا

١٦ نور کا ہے گنج یہ تیرا جمال
حسن کے گوہر کا دل معدن ہوا

١٧ بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
دل میرا صافی میں جوں درپن ہوا

١٨ یہہ ولی ہے مرجع ہر جزو کل
وہ میرا مقصود جان و تن ہوا

۱	تیری غم میں اشک ای رنگیں ادا گلگوں ہوا	غیرت گلزار جنت دامن پر خوں ہوا
۲	ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند	جب سے گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
۳	رات دن اشکوں سے اپنا شاستر کرتا ہے تر	اے برہمن دیکھ تجھ کو بید خواں مجنوں ہوا
۴	گر نہیں ہے خنجر مژگان خوباں کا شہید	دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
۵	ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار	اس نگاہ با ادا سے جب ولی ممنوں ہوا
۶	میٹھے بوں سے پھیکا تیرے انگبیں ہوا	چین جبین کو دیکھ خجل نقش چیں ہوا
۷	اب دلکے دایرہ میں سویدا ہے بوجھ تو	تیرا خیال خال مجھے دلنشیں ہوا
۸	رہتا ہے تو جہاں تجھے واں دیکھتا ہوں میں	دل یاد میں تیری یہ ہمیرا دوربیں ہوا
۹	اس یار کی گلی کو سمجھ کر عجب مکاں	اُس اشتر لامکاں میں یہ دل جا مکیں ہوا
۱۰	تیرا خیال زلف کہ وہ رشک مشک ہے	عنبر سے موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا
۱۱	بیشک ہے آج مجکو ولی دستگاہ جسم	اس کا خیال دل میں ہے نقش ونگیں ہوا
۱۲	تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا	فرق پر اوسکے بگولا تاج سلطانی ہوا
۱۳	کیوں نہ صافی اسکو حاصل ہووے مثل آئینہ	اپنے جوہر کی حیا سے سر بسر پانی ہوا
۱۴	زندگی ہے جسکو دایم عالم باقی میں یار	جلوہ گر جب اوسکے آگے عالم فانی ہوا
۱۵	بیکسی کے حال میں اک آن میں تنہا نہیں	غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا
۱۶	اے ولی غیرت سے سورج کیوں جلے ہے رات دن	خلق میں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا
۱۷	دیکھا ہے جسنے تیرے رخسار کا تماشا	دیکھے نہ مہر کے وہ انوار کا تماشا
۱۸	ای رشک باغ جنت جب سے جدا ہوا ہوں	دوزخ ہے مجکو تب سے گلزار کا تماشا

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
بے قصد اب پہ اپنے آتا ہے لفظ تمکین	١	دیکھا ہے جب سے تیری رفتار کا تماشا
بس رشتۂ بلا کو ڈالا گلے میں اپنے	٢	دیکھا جو اس صنم کے زنار کا تماشا
تب سے ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑا ہے	٣	دیکھا ہے جب سے تیری دستار کا تماشا
موسے اگر چہ دیکھے تجھ نور کا تماشا	٤	اسکو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
اے رشک باغ جنت تجھ پر نظر کرے تو	٥	رضواں کو ہوئے دوزخ پھر حور کا تماشا
روز سیاہ اُسکے مو مو سے جلوہ گر ہے	٦	زلفوں میں جب کہ دیکھا دیجور کا تماشا
کثرت کے بھولنے میں خالی نہیں ہے عارف	٧	بس ہے موحدوں کو منصور کا تماشا
ہے جس سے یادگاری وہ جلوہ کر رہا ہے	٨	چینی میں دیکھ آ کر فغفور کا تماشا
وہ سربلند عالم ازبسکہ ہے نظر میں	٩	ہے آسمان سے ظاہر جوں دور کا تماشا
اب عشق میں ولی کے آنسو امنڈ چلے ہیں	١٠	اے بحر حسن آ دیکھ اس پور کا تماشا
ہے فیض سے جہاں کے دل بافراغ میرا	١١	مرہم کا اب نہیں ہے محتاج داغ میرا
اسباب سے جہاں کے ہوں بے غرض سدا میں	١٢	بن تیل اور بتی روشن چراغ میرا
اُس مے نے جلوہ گر ہو دلکو کیا منور	١٣	ہے آج آسماں کے اوپر دماغ میرا
اب دل کے آ چمن میں کر اک نظر تماشا	١٤	داغوں کے ہیں گلوں سے روشن یہ باغ میرا
ازبسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں	١٥	مشکل ہوا اجل کو ملنا سراغ میرا
ہوا ہے سیر کا مشتاق بیتابی سے من میرا	١٦	چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
میرے دلکی تجلی کیوں رہے ہے پوشیدہ مجلس میں	١٧	ضعیفی سیں ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ہے شوق مجکو باغ کی گلگشت کا ہرگز	١٨	ہوا ہے جلوہ گر داغوں سیں سینے کا چمن میرا

۱ — ہوا تیری جدائی کے سبب اے نورِ عینِ دل / برنگ مردمک آنکھوں کا پردہ ہے کفن میرا

۲ — لگی پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوائی / اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں سخن میرا

۳ — اس نازنیں ادا میں اعجاز ہے سراپا / خوبی میں گلرخوں سے ممتاز ہے سراپا

۴ — تیغ نگہ کو تیری دیکھا نگاہ کر کر / عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا

۵ — جو ہیں ادا شناس و رجنکی ہے عالی فکر / اُس قد کو دیکھ بولے یہ ناز ہے سراپا

۶ — اکبار لطف تو کر عیسےٰ نفس کہاں ہے / جاں بخش مجکو تیری آواز ہے سراپا

۷ — کب ہو سکیں جہاں کے دلبر ترے برابر / تو حسن اور ادا میں اعجاز ہے سراپا

۸ — مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے / ہر چند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

۹ — اے گلعذار غنچہ دہن اب چمن میں آ / گل سر پہ رکھکے شمع سا اس انجمن میں آ

۱۰ — جوں طفل اشک بھاگ شہ میری نظر سے تو / اے نور چشم نور سا میری نین بیچ آ

۱۱ — کب تک رکھوگے غنچہ لب کو تم اپنے بند / اے نوبہار باغ محبت سخن میں آ

۱۲ — رخسار گل سے رنگ اوڑے اون کی نمط / اے آفتاب حسن ذرا تو چمن میں آ

۱۳ — تجھ عشق سے کیا ہے ولی دل کو مست غم / سرعت سے اے معنی بیگانہ من میں آ

۱۴ — تن پیس سرمہ کر کے بسا اُس نین میں جا / ہو بوئے گل بسا ہوں تیری پیرہن میں جا

۱۵ — ہر تار زلف میں تیرے اب سیر جا کروں / باد صبا کا سات لیا ہوں چمن میں جا

۱۶ — آتش نے تجھ جمال کے جلوہ کو دیکھ کر / کی نیت خاکساری سے اپنے کفن میں جا

۱۷ — جگ میں جو اعتبار نہ پایا تیرے قریں / کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن میں جا

۱۸ — مانند خوں عقیق ولی گالگے بہہ چلیں / شہرت پڑی جو اشک کی میرے یمن میں جا

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا	۱	سحر ہے سرو گل جبیں کی ادا
گر ہے مطلوب تجکو نقش مراد	۲	دیکھ رے اس لبوں کی چین کی ادا
موج دریا کو دیکھنے مت جا	۳	دیکھ اس زلف عنبریں کی ادا
۴	لے ولی دل کو آب کرتی ہے نگہ چشم سرمگیں کی ادا	
ترے فراق میں دلکو کیا ہوں بندہ جدا	۵	کیا ہوں خال پہ اب مجھے دل سپند جدا
ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیبوں نے	۶	ہوا ہے دل میرا اب مجھی دل پسند جدا
نہ دو سروں کیطرح دلیں بوجھ تو مجکو	۷	کہ اہل عیش جدے ہیں یہ دردمند جدا
میں تجکو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہوں	۸	کہ نخل موم جدا سرو سربلند جدا
تری یہ رخ کو اور ابرو کو دیکھ اے ظالم	۹	جلا ہے مہر جدا اور گلا ہے چند جدا
تری جھلک جو ذرہ آئینے میں دیکھی ہے	۱۰	ہے تپ سے مہر بھی بیتاب اور سپند جدا
ترے لبوں کی حلاوت سے یوسف مصری	۱۱	شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا
ترے جو قد سے رکھی دلمیں نیشکر نے گرہ	۱۲	تو کھینچ پوست کیا اوسکا بند بند جدا
۱۳	ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا	
اوسکے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا	۱۴	معتبر کب ہے حسن دو ورنما
باعث نشۂ دوبالا ہے	۱۵	حسن صورت کے ساتھ حسن ادا
لے گل باغ حسن منہہ سے ترے	۱۶	جلوہ پیرا ہے رنگ و بوئے صبا
ماہ نو اون بھوؤں پہ کرکے نظر	۱۷	سوئے مغرب چلا ہے رو بقفا
سرخرویوں میں لیں سر آمد ہے	۱۸	اوس قدم کے اثر سے رنگ حنا
نہیں گل اوسکے منہہ سا عالم میں	۱۹	قایل اوس بات کی ہے باد صبا

۱	مت آتش غفلت سے میرے دلکو جلا جا	مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھا جا
۲	پیرحمی نکر غصہ نکر بات میری سُن	ڈرتا نہیں اک بات کی سو بات سنا جانا
۳	جلتا ہوں میں مدت ہوئی ای حسن کے دریا	ٹک منہہ کو دکھا آگ مرے دل کی بجھا جا
۴	خواہش ہے مجھے ورد کے پڑہنے کی ہمیشہ	اکبار کسی طرز سے اِک اسم بتا جا
۵	جب اُسکی طرف جاتا ہوں کر قصد تماشا	کہتا ہے مجھے خوف رقیبان سے کہ جا جا
۶	بوسے جو طلب لب کے کئے بولا پریرو	جا یاں سے چلا جا رے چلا جا رے چلا جا
۷	مدت سے ولی چھا تجھ میں ہے ہاتھ سے دل کے تو بھی تو جگر آہ کی نوبت کو بجا جا	
۸	غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا	بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
۹	لکھا ہے صفحۂ ایجاد پہ مصور صُنع	قلم سے موئے کمر کی نگار ناز و ادا
۱۰	چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سے	سہی قدوں کا مکاں جو بہار ناز و ادا
۱۱	سنا ہے خضر سے ولے یہ حرف تازہ تر	بہار جلوۂ خط سے بہار ناز و ادا
۱۲	ولی پڑا ہے نظر جب سے وہ کمال ابرو	ہزار دل سے ہوا ہوں شکار ناز و ادا

ولہ

۱۳	دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا	جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
۱۴	گرچہ سب خوبرو ہیں خوب ولے	قتل کرتی ہے میرزا کی ادا
۱۵	نقش دیوار کیوں نہ ہوں عاشق	حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا
۱۶	گل ہوئے غرق آب شبنم میں	دیکھ اُس صاحب حیا کی ادا
۱۷	اشک رنگین میں غرق ہے ہردم	جنے دیکھی ہے اوس حنا کی ادا
۱۸	حرف بیجا بجا ہے گر کہدوں	دشمن ہوش ہے پیا کی ادا
۱۹	اے ولی درد سر کی دارو ہے	مجھ کو اوس صندلی قبا کی ادا

۱

اے ولی وہ سخن میرا بوجھے
حق نے بخشی ہے جسکو فکر رسا

۲ — زر و سیم ہے جسنے کی ہے فکر تسخیر طلا
مست ہو تو وحشی صفت نہار نخچیر طلا

۳ — کیوں کر رہے آسودہ زر خلق میں صید مراد
ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا

۴ — گر صفائی کی غرض ہے باز رکھہ دنیا سوں دل
جز سیاہی نین ہے اے نادان تاثیر طلا

۵ — نین ہے حاصل غیر گردش اسکو جگمیں یا تدن
جس کسی کے دلمیں جوں سورج ہے تدبیر طلا

۶ — پرتو رخسار تیرا دیکھ کر اے آفتاب
موج کے پانی نے ڈالی پامیں زنجیر طلا

۷ — شکل تیرے تن کی مجھ دلمیں ہوئی ہے منتقش
ہے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

۸ — جب سنا کرتے ہیں دعوی حسن پر اختر ترے
گرم ہو کر مہر نکالے کے شمشیر طلا

۹ — شمع تیری بزم میں جس وقت ہو وے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپسکو کر کے گلگیر طلا

۱۰ — بوالہوس رکھتے ہیں دایم فکر رنگ عاشقاں
ہے مہوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا

۱۱ — زندگی زریں لباسوں کی ہے یاری میں گئی
ہے یہ جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

۱۲ — یوں زمین عشق میں دایم ہے عاشق نامراد
جسطرح ہوتا ہے نامِ شہر گلوگیر طلا

۱۳ — آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل
سمجھے ہے صورت سے جوں صراف تقریر طلا

۱۴

اے ولی یہہ شعر ہیں ہر یک معنی سر بسر
ہے بجا اطراف اوسکے گر ہو تحریر طلا

۱۵ — ہے قد ترا سراپا معنیٔ ناز گویا
پوشیدہ دلمیں میرے آتا ہے راز گویا

۱۶ — معنی طرف چلا ہے صورت سوں اب مرا دل
سورت سے پھر چلا ہے کعبے جہاز گویا

۱۷ — ہر اک نگہ میں بیشک ہے نغمۂ محبت
تار نظر تمہارا ہے تار ساز گویا

۱۸ — اے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بھووں کی
پڑتی ہیں تیری پلکیں ملکر نماز گویا

۱۹ — زلفوں کا جو کہا ہے ہمدوش مصرع قد
رکھتا ہے وہ بھی مجھ سی فکر دراز گویا

۱	وہ قاتل ستمگر آتا ہے یوں وکی پر	جلدی سے صید اوپر آتا ہے باز گویا
۲	پھر میری خبر لینے کو صیاد نہ آیا	شاید کہ میرا حال اوسے یاد نہ آیا
۳	موزوں جو کیا غم میں ترے آہ کا مصرع	وہ مصرعِ دلچسپ مجھے یاد نہ آیا
۴	مدت ہوئی مشتاق ہیں عشاق لقا کے	بیداد کہ وہ ظالمِ بیداد نہ آیا
۵	جاری ہوئی ہے جوئے رواں اشک واں سے	افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا
۶	پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد وکی کی	لیکن وہ صنم سُننے کو فریاد نہ آیا
۷	صد حیف کہ وہ یار میرے پاس نہ آیا	میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا
۸	بیگانہ کرے طرز یگانہ کی عجب ہے	آخر کو اوسے غیر سے وسواس نہ آیا
۹	میں آنبہ نمط تن کو گلایا ہوں اپکے	وہ باغ محبت کا اناناس نہ آیا
۱۰	بلبل کی طرح نالہ وزاری میں ہوں ہر چند	یکبار وہ گلدستۂ خوش پاس نہ آیا
۱۱	انکھوں کی سیاہی سے ولی نے یہ لکھا ہے	وہ نور نظر حیف میرے پاس نہ آیا
۱۲	افسوس العزیز وہ سیمبر نہ آیا	مجھ درد کی خبر سُن وہ بخبر نہ آیا
۱۳	بیمار عشق پر تو کوئی نہ مہربان ہو	دکھ پوچھنے کو میرے جز درد سر نہ آیا
۱۴	صحرا میں مدتوں تک دیوانہ میں پھرا ہوں	آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا
۱۵	آزاد سے سنا ہے یہ مصرع مناسب	جس فن سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا
۱۶	کیوں عاشقوں کی صف میں پاوے وہ سرخروئی	مژگاں پہ جسکی یارو خون جگر نہ آیا
۱۷	میں غم سے گھل سراپا جوں مو ہوا ہوں لیکن	مجھ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا
۱۸	عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سے	ہرگز زمیں کے اوپر ویسا بشر نہ آیا

۱	کچھ نقد دل کا کھونا تخصیص نین ولی کا دل کون اوس گلی میں ہے بھول کر نہ آیا	
فریاد ہے فریاد کہ وہ یار نہ آیا	۲	بیداد ہے بیداد کہ غمخوار نہ آیا
صد حیف ہے صد حیف ہے انداز و ادا سے	۳	یکبار مرے بر میں وہ دلدار نہ آیا
اعجاز کیا چھپتا رہا مجکو نہ پوچھا	۴	کیا تجکو میرے حال پہ کچھہ پیار نہ آیا
میں جی کو رکھا عشق کے بازار میں لیکن	۵	ہیہات مرے جی کا خریدار نہ آیا
۶	ہے کیا سبب اوسوقت ولی جان کو لینے لے ہاتھہ میں وہ خنجر خونخوار نہ آیا	
دلربا آیا نظر میں آج میرے خوش ادا	۷	خوش ادا دیکھا نہیں ایسا جہاں میں دلربا
بیوفا تجھہ کو کہوں گر ہے بجا اے نازنیں	۸	نازنیں ہوتے ہیں اکثر عاشقوں سے بیوفا
کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہِ نو	۹	ماہ نو ہوتا ہے اکثر العزیز و کم نما
مدعائے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار	۱۰	یار کے دیدار بن دیگر عبث ہے مدعا
ردیف ۱۱	کیمیا ہے عاشقوں کی بس نگاہِ گلرخاں گلرخوں سے خلق میں پایا ولی یہہ کیمیا	با
تیرے جلوے سوں اے ماہِ جہاں تاب	۱۲	ہوا دل سربسر دریائے سیماب
تیرے خورشید رخ کو دیکھ جوں برف	۱۳	ہوئے ہیں عاشقاں سر تا قدم آب
رکھوں جس خواب میں لب پر تیرے لب	۱۴	مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب
تیری آنکھیں وہ قاتل ہیں کہ جس پاس	۱۵	دو ابرو کے ہیں دو تیغے سیہ تاب
۱۶	ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو سراپا ہے برنگ شعلہ بیتاب	
ترے رخ پہ اے نازنیں یہہ نقاب	۱۷	چمکتا ہے جوں مطلع آفتاب

ادا فہم کی دل کے تسخیر کو	۱	تیرا قد ہے جوں مصرع انتخاب
بجا ہے تیرے حسن کی تاب سے	۲	تیری زلف کھایا کرے پیچ و تاب
تیرے منہہ کی صافی پہ کر کے نظر	۳	ہوئی شرم سے آرسی غرقِ آب
ترے عکس پڑنے سے اے گلبدن	۴	عجب نیں اگر آب ہووے گلاب
ترے وصل میں اسقدر ہے نشاط	۵	کہ مخمل کو آوے ہے راحت سے خواب

۶	کریں بحث میرے اگر ٹک عدو ولی اس سجن سے ملوں بیحجاب

کیوں ہو سکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب	۷	ہے نارِ حسن کا ترے اک اخگر آفتاب
دیکھا ہے تجکو آپ سے روشن جہاں میں	۸	زریں نقابِ شرم نے لے منہہ پر آفتاب
روئے کتابی کی ترے آیا ہے نقل کو	۹	تار خطوط سا ہے بنا مسطر آفتاب
گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول	۱۰	تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
سورج کو ہندو دوڑ کے نت پوجتے ولے	۱۱	ہندوئے زلف کے ہو بغل میں گر آفتاب
جنّے ترے جمال مبارک پہ کی نظر	۱۲	دیکھا کبھی نہ اسنے نظر بھر کر آفتاب
خورشید روئے یار پہ ذرّہ نظر جو کی	۱۳	پنہاں نظر سے ہو گیا جوں اخگر آفتاب
پوجا کو تجھ درس کے ہو جوگی فلک پہ آ	۱۴	نکلا ہے کر کے جامۂ خاکستر آفتاب

۱۵	جگ میں ولی یہہ کس کو برابر کہے ترے نزدیک تیرے ذرہ سے ہے کمتر آفتاب

ہوا ہے غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب	۱۶	ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
تماشا دیکھ اے لیلی کہ تیرے غم کی گردش میں	۱۷	بگولے کی نمط پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
برہ میں دیکھ کر فرہاد کی شیریں کو سنگیں دل	۱۸	اسی فریاد میں ہے رات دن کہسار ہر جانب
زبان حال سے مجکو کہا نرگس نے سمجھا کر	۱۹	کہ ان انکھوں سے ہر گلشن میں ہے بیمار ہر جانب

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
ہوا ہے مست اوسکے جام لب سے ہر گل لالہ	۱	کہ جسکے منہہ کی رنگت سی کھلا گلزار ہر جانب
تمسک مہر سے اسکی رکھا ہی مُہر کر دلمیں	۲	کہ جسکے خال و خط کی جگمیں ہے گفتار ہر جانب
محبت کے اثر سے تیری ہی لبریز ہر اک خُم	۳	ہر اک ساغر تری انکھوں سے ہے سرشار ہر جانب
تفحص کرکے دیکھا ہی ہر اک کے مدرسے میں جا	۴	اسیکے حسن کے مطلب کی ہی تکرار ہر جانب
ولی تجھ طبع کے گلشن میں جو کوئی سیر کرتے ہیں	۵	وہ تحفہ لیکے جاتے ہیں تری گفتار ہر جانب
ملا وہ گلبدن جسکو اُسے گلشن سے کیا مطلب	۶	جو پایا وصل یوسف اوسکو پیراہن سے کیا مطلب
مجھے اسباب خودبینی سے دایم عکس ہے دلمیں	۷	کیا جو ترک زینت کو اوسے درپن سے کیا مطلب
سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مت کر	۸	جواہر جب ہوے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب
عزیزو باغ میں جانا نپٹ دشوار ہے مجکو	۹	گلی گلرو کی پائی ہی مجھے گلشن سی کیا مطلب
ولی جنت سے کچھہ رہتی نہیں درکار عاشق کو	۱۰	جو طالب لامکاں کا ہی اُسے مسکن سے کیا مطلب
اوس نازنیں کی دیکھی ہے جبسے کہ چھب عجب	۱۱	دلمیں مرے خیال ہے تب سے عجب عجب
جاتا ہے دن تمام ترے رخ کے یاد میں	۱۲	ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب
بیتاب ہوکے شکل گدایان قرین گیا	۱۳	بیباک ہوکے تب یہ کیا میں طلب عجب
بولا مری نگاہ یہ ہے قیمت جہاں	۱۴	جس دیکھنے سے دلمیں پڑی ہی طرب عجب
اس دولت عظیم کو ہے مفت مانگنا	۱۵	لگتی ہے بات تیری مجھے بے ادب عجب
اس شعر کی یہہ طرح نکالی جو اے ولی	۱۶	یہہ اختراع سنکے رہے دلمیں سب عجب
مدت کے بعد آج کہی جو ادا سے بات	۱۷	کھلتے ہی اون لبوں کے ہوا حل مشکلات
میٹھی تیری یہ بات سدا ہے نبات ریز	۱۸	گویا رکھے ہے لب میں ترے مایہ نبات

۱
ظلمات سے نکلکے جہاں میں عیاں ہو وہ
گر حکم پائے لب سے ترے چشمۂ حیات

۲
تب سے اٹھا ہے دل سے میرے غیر کا خیال
تیرا خیال جب سے ہوا ہے مرے سنگات

۳
نازوادا سے تیرے مجھے ہے سدا غرض
یا عین التفات ہو یا کم ہو التفات

۴
اس وقت مجھکو عیش دو عالم ملے ولی
جسوقت بیحجاب کروں اوسکے ساتھ بات

۵
گمرہ ہیں تیری زلف میں کیا اہل ہدایت
یہہ بات ہے ظلمت کی نہیں جسکو نہایت

۶
غمزے نے کیا ظلم میرے دل پہ ہی تسپر
کرتی ہے تری چشم وہ ظالم کی حمایت

۷
عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں
اس چشم کے مفتی سے سنی ہے یہ روایت

۸
یہ رخ ہے ترا مورد انوار الٰہی
نازل ہے ترے حسن پہ سب حقکی عنایت

۹
ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
لازم نہیں عاشق کو کرے شکوہ شکایت

۱۰
خوبوں کی ہر ادا ہے نازک ادا انپٹ
معنی سے وہ بنا ہی نقاب حیا انپٹ

۱۱
مت شعر پر تو چشم حقارت سے کر نظر
مانند ابروانکے ہے آنکھوں پہ جا انپٹ

۱۲
معنی کی صورت اس میں ہی ہوتی ہے جلوہ گر
روشن ہے آرسی سی رخ باصفا انپٹ

۱۳
وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہربان
لیتا ہے چین بھوؤں میں جو ظاہر پڑا انپٹ

۱۴
اسکی سواد زلف سے عالم میں اے ولی
کعبہ نمط سیہ ہے سراپا ردا انپٹ

۱۵
کیا اس بات نے اب دلکو مبہوت
کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت

۱۶
بجا ہے گر شہید سرو قامت
بناوے چوب سے طوبیٰ کے تابوت

۱۷
روایت خضر سے پہنچی ہے مجکو
کہ اوسکا خط ہے موج آب یاقوت

۱۸
نظر آتی ہے ان آنکھوں کی یوں دھج
کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ہے رجپوت

١ — ولی اوس خوش ادا کی بات سن تو / کہ اوس کی بات ہی عشاق کا قوت

٢ — لب پہ تیرے کہ روح کا ہی قوت / کاتبِ ناز نے لکھا ہے سکوت

٣ — لاکھ درجے ہی مے کے نشہ سی خوب / تیرے لب کی مفرح یاقوت

٤ — اوسکو دیکھے سے کیوں ہی طاقت / جسکی باتوں سے دل ہوا مبہوت

٥ — جو موا اور د داغ سے اوس کو / تختۂ لالہ سے کرو تابوت

٦ — اے ولی سبزۂ لب دلبر / خوشنمائی میں ہے خط یاقوت

٧ — صنم ہی بسکہ تیری حسن عالمگیر کی شہرت / سکندر کو ہوئی حاصل مثالِ آئینہ حیرت

٨ — چلا دہشت سے ڈرتا کانپتا مشرق سی مغرب کو / فلک پر مہر نے جب سے سنی اُس حسن کی شہرت

٩ — نہ ہووے مرگ کی تلخی سے ہرگز آشنا جگمیں / تری شیرین بانی کا ملے عاشق کو گر شربت

١٠ — جہاں کے دلربایوں کو ہوا تجھ میں ظہور اکثر / کہ زلفیں کیں و رخ خیدری و لب مصری [illegible]

١١ — تیرے انکھوں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں / ترے زلفوں کے حلقے نے دیا گرداب کو چکرت

١٢ — ڈھونڈ ہو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم / کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھی تربت

١٣ — ولی کو اے صنم کرنا عنایت بھیک درسن کی / کہو ی ہے لطف سی تجکو خدا نے حسن کی دولت

١٤ — زبان حال سے کہتا ہی یوں شمشاد ہر ساعت / پڑے تیکے قید میں اس قد کو دیکھ آزاد ہر ساعت

١٥ — نہیں اک عاشق و معشوق اوسکے درد سے خالی / گل و بلبل سے سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت

١٦ — بچے گا کب تلک اے طایر دل فر وحشت سے / نگہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

١٧ — ہوا ہے جب سے پروانہ یہ دل اے شمع رو تیرا / ہے روشن نور کے چہرے پہ جب سے صاد ہر ساعت

١٨ — اپکی چشم میگوں کا دکھا کر ساغر گردش / صنم کرتا ہی میرے ہوش کو برباد ہر ساعت

ترا خط خوف سیں ہی ہاتھ سو مقراض کے دائم	۱	کہ جوں کہتا ہی کو وکی ہشت اُستاد ہر ساعت
۲	ولی مجھ دلمیں بستا ہے خیال اوس سرو قامت کا کہ جسکے شوق سے جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت	
سبز چہرے نے تیری اے سبز بخت	۳	زہر قاتل کو کیا ہے لخت لخت
اس دل مجروح کے حق میں صنم	۴	مت ہو جوں الماس ہرگز سینہ سخت
حسن کے کشور کا ہے تو بادشاہ	۵	ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
منہہ پہ تیرے اسطرح کا ہی جلال	۶	دیکھ جسکو ہوش نے باندھا ہی رخت
۷	کر ولی پر ٹک عنایت کی نظر سن میرا یہ حرف اے فرخندہ بخت	
سینے میں ہے اُس ابرو کے پیوست کی نشست	۸	جو تیرے دلمیں ہے نگہ مست کی نشست
مجھ زلف کج کا دلمنے بیٹھا ہی یوں خیال	۹	ماہی کے جوں گلے منے ہی شست کی نشست
تیری دو وا آنکھیں دلمیں میری فتنہ خیز ہیں	۱۰	مشکل ہے ایک جائے دو بدمست کی نشست
تیری نگہ کے باز سی ہے مرغ دل کا حال	۱۱	جوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست
ردیف ثا ۱۲	تا سرخ رنگ زرد کرے اس سبب یہ غم دلمیں ولی کے مس میں ہو جوں جست کی نشست	ردیف ثا
ملتا نہیں ہے مجھ سے وہ دلدار الغیاث	۱۳	اس بیوفا کے جور سے سو بار الغیاث
اس دل کا دیکھ حال پریشان آپ سے	۱۴	کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث
دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کو اے صنم	۱۵	آنکھوں کا تیری آج طلبگار الغیاث
آنکھوں کا تیری دیکھ کے گلشن میں گلبدن	۱۶	نرگس ہوا ہے شوق سے بیمار الغیاث
۱۷	بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث	

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج	۱	لیتا ہوں اسکے ناز و ادا کا حساب آج
عالم کا ہوش کیونکہ رہیگا عجب ہو نیں	۲	ٹپکے ہے اُسکی چشم سے رنگ شراب آج
کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نو بہار میں	۳	دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج
کیوں مثل مو ضعیف نہوں غم سے ای صنم	۴	تیری کمر نے مجھکو دیا پیچ و تاب آج
آگے ترے لبوں کے جو ہے چشمۂ حیات	۵	لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج
اوسکی نگاہ مست سے معلوم یوں ہوا	۶	آکر کرے گی خانۂ عاشق خراب آج
اعجاز حسن دیکھ کہ وہ روئے با عرق	۷	پیدا کرے ہے چشمۂ آتش سے آب آج
کیا بیخبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ	۸	مکتب میں اسنے بھول گیا ہے کتاب آج
معلوم کیا کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم	۹	آتا ہے کسکے قتل کو ایسا شتاب آج

۱۰
کیوں آرزوئے وصل کروں اس سے اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سے سیدھا جواب آج

ہے ملک حسن کا تجھے اے جان راج آج	۱۱	سب دلبروں نے تجکو دیا تخت و تاج آج
اوس ناز اور ادا کے تجمل کو دیکھکر	۱۲	سب دلبروں نے تجکو دیا آکے باج آج
پروانہ ہوکے کیوں نہ گرے چاند چرخ سے	۱۳	فانوس میں شوق ترا ہے سراج آج
مقصود دو جہاں میں میرا ہی سو تو ہی ہے	۱۴	تجھ بن نہیں کسی سے مجھے کام کاج آج
لب میں ترے مفرح یاقوت ہے صنم	۱۵	بیمار دل کو میرے وہی ہے علاج آج

۱۶
وہ شوخ مجھ سے آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اسکی صرف کیا میں نے راج آج

جولانگری میں گرم ہے وہ شہسوار آج	۱۷	سینے میں عاشقوں کے اوٹھا ہے غبار آج
تجھ اسپ ترک تاز کے جولانی دیکھکر	۱۸	مانند برق کے ہیں ہوا بیقرار آج
بیشک کریگا خاطر عشاق باغ باغ	۱۹	آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

۱	گلزار تجھ جمال کے گلشن میں دیکھ کر	قربان ہے عندلیب ہزاران ہزار آج
۲	سینے سے رکھ طبق طبق دل چاک چاک سے	کرتا ہوں میں نثار بجائے انار آج
۳	اے آتشین بہار ترے رخ کی آب دیکھ	پیدا کیا ہے میں نے دل خاکسار آج
۴	ہے بیشمار دل میں میرے خار خار شوق	چھرے کر دیکھ سر پہ تیرے لڑکدار آج
۵	گردش تمہاری انکھوں کی جوں دور جام ہے	دیکھنے سے اس کے دل کا گیا ہے خمار آج
۶	اطراف آسمان کے ہجوم شفق نہیں	اس رنگ نے ہر اک کیا لالہ زار آج
۷	انکھوں سے تیری اک نگہ التفات سے	عالم کے وحشیوں کو کیا ہے شکار آج
۸	برجا ہے آسمان سے تواضع کرے طلب	پایا تیرے کرم سے ولی اقتدار آج
۹	تیرے لبوں پہ دیکھ صنم رنگ پان آج	چرنا ہوئی ہے لالہ غداروں کی جان آج
۱۰	نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف	ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
۱۱	انکھوں کی تیغ سے تری ظاہر ہے رنگ خون	کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پٹھان آج
۱۲	آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے	تیری گلی میں جا کے کیا ہے مکان آج
۱۳	اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ ناتوان پر	اس سخت دل کے دل کو کیا مہربان آج
۱۴	گل خود زبان حال سے آکر کرے گا عذر	عاشق سے کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج
۱۵	البتہ گل پیادہ ہو دوڑے رکاب میں	اس نو بہار حسن کی دیکھے جو شان آج
۱۶	تیری بھوؤں کو دیکھ کے کہتے ہیں عاشقان	ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج
۱۷	اے عقل مو شگاف تامل سے کر نگاہ	آتا ہے کس ادا سے وہ نازک میان آج
۱۸	کیا وائرے سے زہرہ جبیں کے نکل سکون	یکتان میں لیا ہے مرے دل کو تان آج
۱۹	میرے سخن کو گلشن معنی کا بوجھ گل	عاشق ہوئی ہے بلبل رنگین بیان آج
۲۰	کیوں کر رکھوں میں دل کو رکی اپنے کھینچ کر	

تے دست اختیار میں ہے اب عنان آج

۱ تیری جبین سے ہے یہ سراسر ظہور صبح
عالم میں دیکھنے کو ترے ہے عبور صبح

۲ بیتاب آفتاب ہے تب سے جہا ئیں
دیکھا ہے جب سے رُخ تیرا اے رشک نور صبح

۳ اس رخ کی آرسی میں ہے نور خدا عیان
روشن ہے اس جمال سے ہی کوہ طور صبح

۴ ظاہر تیری بہار میں اسباب عیش ہیں
ہے جلوہ گر ترے سے یہ دار السرور صبح

۵ جب سے ولی نے دیکھا ہے تیرا رخ صبح
آنکھوں میں اس کی ذرہ ہے مہر حضور صبح

ولہ

بر نگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح
کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح

۷ ہر اک طرف کو ہوئی بزم عیش میں بنیاد
صنم کے لعل سے یاقوت کی بہائے قدح

۸ کیا ہے ساقی عشرت نے پیار الفت سے
حنائے پنجہ رنگین نگار پائے قدح

۹ اگر اشارتِ ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال عید نے چرخ زن بجائے قدح

۱۰ خمار حشر سے کیا غم ہے مے پرستوں کو
لکھی ہے قبر کے تعویذ پہ دعائے قدح

۱۱ صدا یہ آتی ہے بے کیف و کم سدا خم سے
کہ نقد ہوش فلاطون ہے رونمائے قدح

۱۲ ہوا ہے قلقل مینا سے مجھ پہ یہ ظاہر
کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثنائے قدح

۱۳ ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ہے جس کے اوپر جلوہ ضیائے قدح

۱۴ ولی کے دل سے تو اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخان ہے جائے قدح

۱۵ صنم زمانۂ اول میں یوں نہ تھا گستاخ
انہیں دنوں میں ہوا ہے یہ کیا بلا گستاخ

۱۶ تیرے یہ لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھا ہی
نگار او پر ہے یہ طوطی خوش ادا گستاخ

۱۷ یہ رنگ زرد اوڑا مجھ ضعیف کر لے کر
ہوا ہے کاہ لجانے کو کہربا گستاخ

۱۸ ولی کے دل میں ہے شوخی تیری ہو اکی یہی
کہ تیری زلف پہ ہو جس قدر ہوا گستاخ

۱	مژہ بتوں کی ہے تجھ غم میں خواب مخمل سرخ	لگے ہیں ترک کے بھالیکو یا مسلسل سرخ
۲	پری کی دیکھ کے میں چشم سرخ خواب آلود	ان انکھڑیوں کو کیا خواب گاہ مخمل سرخ
۳	کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونی سے	نگہ کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ
۴	کیا ہے دفع میرے درد سر کو رونے نے	ہوا ہے حق میں میرے خون دیدہ صندل سرخ
۵	شفق نہیں ہے میری آہ آتشیں سے ولی	فلک کو جا کے کیا ہے برنگ منقل سرخ
۶	ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد	سنجا دے دولت حسن خداداد
۷	تیرا رخسار دایم بے خزاں ہے	ہوا ہے زیب در گلزار ایجاد
۸	ہوا مانند مجنوں کے پریشان	تیرا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد
۹	کیا ہے سہو راہ کوچہ غم	ہوا ہے بسکہ تیرے لطف سے شاد
۱۰	خلاصی کیونکہ پاوے بلبل دل	نگاہ گلرخاں ہے دام صیاد
۱۱	وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل	محبت ہے وفا بن سست بنیاد
۱۲	نہیں ہے بے قراری اس کی بے جا	ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

ولہ

۱۳	جب سے ہوا تیرا یہ قد دلربا بلند	سنتا ہوں ہر طرف سے صدائے بلا بلند
۱۴	مت پست فطرتوں سے مل اے سرو باغ ناز	تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند
۱۵	بیمار گر نہیں یہ تیری چشم غمزہ زن	کیوں ہاتھ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند
۱۶	ان ابروؤں کو دیکھ کے اپنے کئے شتاب	حق میں تیرے ہلال نے دست دعا بلند
۱۷	گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد	عشاق کو نہیں ہے دگر مدعا بلند
۱۸	اس بات کو لکھا ہوں سفینہ میں عقل کے	ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند
۱۸	تیری بھووں میں ناز کو رتبہ ہے اس قدر	کشتی میں جو ہے مرتبہ ناخدا بلند

۱
میں عاشقوں کی فوج میں سردار ہوں ولی
ہے آہ کا علم مری اب تا سما بلند

ہوا ہے گرم جو تو آفتاب کے مانند	۲	کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیوں نہ گریں اہل بزم جرعہ نمط	۳	تری نگہ میں ہے مستی شراب کے مانند
نگاہ گرم کرے گر فلک کے گلشن میں	۴	گل ستارہ گریں گل گلاب کے مانند
برنگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گلرو	۵	غبار سینہ ہو پانی گلاب کے مانند
لکھی ہے بسکہ پریرو کے زلف کی تعریف	۶	سیاہ نامہ ہوا ہے کتاب کے مانند
ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر	۷	ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند
ترے فراق میں ہر آہ اے کمان ابرو	۸	گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند
کیا ہے طرز تغافل نے شوخ کی جگ میں	۹	ہر ایک چشم کو تسخیر خواب کے مانند
سجن کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب	۱۰	ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند
نہ بھول گرم نگاہے پہ شوخ چشموں کی	۱۱	محبت ان کی ہے دہر کا سراب کے مانند
توقع قدم شہسوار رکھ دل میں	۱۲	ہوا ہوں خالی اپس سے رکاب کے مانند
نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا	۱۳	کہ ہے زباں پہ حاضر جواب کے مانند
گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر	۱۴	نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند
نہ ہو تو فکر سے دنیا کے مثل ہو باریک	۱۵	سیاہ دل کو کرے گی خضاب کے مانند

۱۶
نگاہ گرم سے اس شعلہ قد کے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

تیری نگہ کی سختی ہے دلبری کے مانند	۱۷	تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند
ظاہر نہیں حقیقت اس لعل کی کسی پر	۱۸	واقف ہوا ہوں اس سے میں جوہری کے مانند
ہر چند زرد رنگت حاصل ہے عاشقوں کو	۱۹	لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند

طاقت نہیں کسی کو تا اس صنم کو دیکھے	۱	عالم کی ہے نظر سے پنہاں پری کے مانند
یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سنا دو رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند	۲	
تجھ گلبدن کی بو سے ہوئے گلعذار بند	۳	گلشن میں تجھ بہار کے ہیں نو بہار بند
گلزار میں لٹک سے چلے گر تو اک قدم	۴	مانند آب آئینہ ہو جوئبار بند
مالی نے تجھ جمال کے گلشن کو دیکھ کر	۵	بیچا ہے جا کے شہر میں پھولوں کے ہار بند
انکھو نیں تیری دیکھ ہیں آہو کو مبتلا	۶	بوجھا تیری نگہ میں ہے وحشت شعار بند
اس قد کو دیکھ سرو ہی گلشن میں پا بگل	۷	آزاد یہاں ہوا ہے جو بے اختیار بند
امید مجکو یوں ہے ولی کیا عجب اگر اس ریختہ کو سن کے ہو معنی نگار بند	۸	
سخن شناس کے نزدیک کب ہے کم ز یزید	۹	کسی کے مطلب رنگیں کو جو کرے ہے شہید
ہوا ہے مشتری اس رشک مشتری کا دل	۱۰	کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کو شہید
یہ زلف و خال سیں نے دیا ہے جگ کو فریب	۱۱	دغا کے دینے میں یکرنگ ہیں یہ پیر و مرید
کھلا ہے عقدۂ دل اس نگہ کی سوزن سے	۱۲	تیری نین کا اشارہ ہی قفل دل کی کلید
ہوا ہے حق کی توجہ سے اے ہلال ابرو تیرا جمال منور ولی کے دل کی عید	۱۳	
اے شکر لب قند سے تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ	۱۴	حرف تیرا اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ
دل کو فرحت بخش ہے دایم تیرے غم کا ہجوم	۱۵	صاحب ہمت کو ہے نت کثرت مہمان لذیذ
مت ہر اک نا اہل سے ملنے کو راضی ہو صنم	۱۶	ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ
لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر سے کم	۱۷	حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ
اے ولی ترک علایق دل کو لذت بخش ہے	۱۸	

چون ہے دنیا دار کو فکر سر و سامان لذیذ

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر	۱	اگر مقدمۂ عشق کو کرون تحریر
جنون عشق ہوا اس قدر زمین پہ محیط	۲	کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر
زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن	۳	زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر
ورق پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق	۴	جگر کے خون سے لکھ طفل اشک کی تصویر

۵
گلی سے یار کے کیون جا سکے ولی باہر
ہوئی ہے خاک پہ پیرو کی رہ کی دامنگیر

گر چمن میں چلے وہ رشک بہار	۶	گل کرین نقد آب و رنگ نثار
یاد تجھ خط سبز کی اے شوخ	۷	زخم دل پر ہے مرہم زنگار
حق نے آنکھوں کو تیری بخشا ہے	۸	مے وحشت سے ساغر سرشار
اس پری رو کو جس نے دیکھا ہے	۹	صورت ہوش سے ہوا بیزار
دھیان میں تیری دید کے دایم	۱۰	مثل مینا ہے چشم گوہر بار
پیش لبہائے مشتری طلعت	۱۱	آب حیوان کا سرد ہے بازار
بسکہ پایا تیری جفا سے شکست	۱۲	خانۂ دل ہے اپنا آئینہ وار
بلبلین ہر طرف سے اٹھ دوڑیں	۱۳	دیکھنے کر اسے ہزار ہزار

۱۴
اے ولی اس کو حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر	۱۵	بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
مت تغافل کو راہ دے اے شوخ	۱۶	جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر
ہے جدائی میں زندگی مشکل	۱۷	تو جدائی نہ کر خدا سے ڈر
عاشقوں کو شہید کر کے صنم	۱۸	کف حنائی نہ کر خدا سے ڈر

آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور ١ خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر

راست کیشوں سے اے کمان ابرو ٢ کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر

اس سے جو آشنا ہے درد نہیں ٣ آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

٤ اے ولی غیر آستانۂ یار
جبہ سائی نہ کر خدا سے ڈر

دل میرا ہے وہ آتشیں پیکر ٥ راکھ ہو جاتے جس کو دیکھ شرر

کیا کہوں نبض دل کی بے تابی ٦ قوت جس کا ہے آتشیں نشتر

عشق بازوں میں اس کو ہے راحت ٧ جس کو الماس کا ملا بستر

اس نے پایا ہے منزل مقصود ٨ عشق جس کا ہے ہادی و رہبر

ترک لذت کی جس کو ہے لذت ٩ شکر اس کو ہے زہر ہر شکر

آشناؤں کو موج آب وفا ١٠ ہے محبت کی تیغ کا جوہر

١١ بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوخ کا آج ہاتھ سے ساغر

آیا تو کمر باندھ کے جب جور و جفا پر ١٢ جی صدقے کیا میں نے تری بانکی ادا پر

اس دیدۂ خونبار میں یکبار قدم رکھ ١٣ اے شوخ ترا جی ہے اگر رنگ حنا پر

آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں ١٤ بوٹے نہیں نرگس کے صنم تری قبا پر

تشبیہ ترے خط کو جو دی مشک ختن سے ١٥ عالم کو وہ آگاہ کرے اپنی خطا پر

١٦ دشوار ہے حیرت سے ولی اس کا نکلنا
باندھا ہے جو دل اس رخ آئینہ نما پر

سنائی جب خبر شادی کی اُن نے صبحدم آکر ١٧ ہوا رخصت طلب نزدیک میرے جب غم آکر

ترے ملنے سے تا روشن کرے دل کی مجالس کو ١٨ ہوئی ہے شانہ زن سینہ میں خواہش دمبدم آکر

۱ — بجز تجھ جام لب کے ای پری پیکر نہ لوں ہرگز — اگر دیوے مجھے ہاتھوں سے لینے جام جم آکر

۲ — نظارہ جب کیا میں نے مبارک حسن دلبر کا — اگر امجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر

۳ — ولی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ کہوے
سنے تب اس کو جان و دل سے حسان عجم آکر

۴ — اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو ناز نین آکر — کرے نظارہ اس کا حور فردوس بریں آکر

۵ — اگر ہووے صنم خانہ پہ اس بت کا گذر یکبارگ — تصدق اس پہ ہوویں سب نگارستان چین آکر

۶ — کرے شیرازہ بندی دل کی خواہش منہ کے دیکھنے — پریشان گر وہ دیکھے تیری زلف عنبریں آکر

۷ — عجب اس شوخ چنچل کی ہیں انکھیں شوخ اور چنچل — ہوئے قربان جس پر آہوئے صحرا نشیں آکر

۸ — عجب کیا دام میں اس کے اگر آوے ولی کا دل
کہ اس کی جال میں کتنے پھنسے ہیں اہل دین آکر

۹ — پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل ناشاد سے جاکر — دعا کہدو میری جانب سے اب فرہاد سے جاکر

۱۰ — کیا ہے خون سودا نے ہمارے تن میں اب غلبہ — نگہ کے نیشتر کو لا کہو فصاد سے جاکر

۱۱ — گرفتاروں کی غمخواری یہی لازم ہوئی تجھپر — حقیقت مرغ دل کی یوں کہی صیاد سے جاکر

۱۲ — بہوکے ہاتھ سے گرداب غم میں جا پڑا ہی دل — کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سے جاکر

۱۳ — ولی اس قد کا طالب ہے مبارکباد تو کہدو
کہو سمجھائے گلشن میں ہر اک شمشاد سے جاکر

۱۴ — اے باد صبا باغ میں اس گل کے گذر کر — مجھ داغ کی اس لالۂ خوبی کو خبر کر

۱۵ — کیا درد کبھی کو کہ ہے درد میرا جا — اے آہ میرے درد کی تو جا کے خبر کر

۱۶ — کون اس سے کہے تیرے سوا دل کی حقیقت — اے درد تو ہی دل میں کچھ اب اس کے اثر کر

۱۷ — کیا غم ہے اسے تیر حوادث سے جہاں میں — سمجھا جو کوئی گردش ساغر کو سپر کر

۱۸ — اس گل کو کئی نامے لکھے ہم نے کئی بار — اشکوں نے کیا محو ہر اک نامے کو تر کر

۱ مت طرز تغافل کو میرے حق میں روا رکھ — اے شوخ میری آہ بری ہے تو حذر کر

۲ ہر وقت رنگا آنکھ میں مت کحل تغافل — ٹک پھیرے اس رخ بھی تو بے مہر نظر کر

۳ اس صاحب دانش سے ولی ہے یہ عجب تعجب
یکبارگی کیون مجکو گیا دل سے بسر کر

۴ ہشیار زمانے کے تیرے منہ پہ نظر کر — کوچے میں پڑے ہیں ترے سب ہوش بسر کر

۵ عالم میں وہ ہے تیر ملامت کا نشانہ — جس دل میں گیا تیر تیرے غم کا گزر کر

۶ تیرے رخ پرنور سے کیا بدر کو نسبت — جو کوئی کہے بدر تجھے اس کو بدر کر

۷ اس ظالم خونخوار کے جی پیش کیا ہے — جس عشق نے عالم کو دیا زیر و زبر کر

۸ فارغ ہو ولی رونے سے دلدار کو دیکھا
کعبہ کی زیارت کیا دریا سے اتر کر

۹ ہوا ہوں بے خبر ان مست آنکھوں کی خبر سنکر — ہوا ہوں ناتوان جون مو تری نازک کمر سنکر

۱۰ نہیں ہے لعل شیریں پر خط سبز اے گلستان رو — یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سنکر

۱۱ سراپا ہو کے سودائی پڑا ہے غم کے حلقے میں — تیرے زلفوں کے سنبل نے حکایت سر بسر سنکر

۱۲ نہ سرکا راہ الفت سے قدم زنہار ایدل تو — ہٹاتا ہے قدم نامرد اس رہ کا خطر سنکر

۱۳ ہوے کی منط آتا ہے مجنون بے سر و بے پا — مری دیوانۂ دل کر السپ کا رہبر سنکر

۱۴ صبا کے ہاتھ سے جون ہو ہر اک غنچہ پریشان دل — یونہی ہر دل پریشان ہے مری آہ سحر سنکر

۱۵ ولی تیری گلی کو سنکے یون مشتاق ہے ہر دم
کہ جون مشتاق عاشق ہووے وصف سیمبر سنکر

۱۶ مجکو پہونچی اس شکر لب کی خبر — حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر

۱۷ بوعلی سینا وہ سینہ دیکھکر — قاعدے حکمت کے سب جاوے بسر

۱۸ سات پردوں میں رکھوں اب اس کو چھپا — آوے گر آنکھوں میں وہ نور نظر

مجکوں سب عالم کہیں باریک بین ۱ ہاتھ لگ جاوے جو وہ نازک کمر

۲
ان لبوں کا اے ولی طالب ہے دل
جس کے غم سے لعل ہے خونی جگر

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر ۳ ناز کے شبدیز کو مہمیز کر
یک بیک آیا ادا سے مجھ طرف ۴ ہر پلک کو دشنۂ خون ریز کر
میں نے کی یہ عرض از روئے نیاز ۵ مہربانی اس کی دست آویز کر
کہہ اپس کے نرگس بیمار کو ۶ عاشقوں کے خون سے پرہیز کر

۷
اے ولی آتا ہے وہ مقصودِ دل
خانۂ خود خون سے رنگ آمیز کر

اے سرو خراماں تو نہ جا باغ میں چلکر ۸ مت قمری و شمشاد کے سر دیں خلل کر
کر چاک گریبان کو گل اب صحن چمن میں ۹ آئے ہیں ترے شوق میں پردیسے نکل کر
صنعت کے مصور نے صباحت کے ورق پر ۱۰ تصویر بنائی ہے تری نور سے حل کر
اے نور نظر شمع کو دیکھا ہے سراپا ۱۱ تجھ عشق کی آتش سے وہ کاجل ہوئی جلکر
بے آب لگے آب حیات اس کی نظر میں ۱۲ پانی ہوا اس گال کے جو عشق میں گل کر
اس ابروئے خمدار سے ہرگز نہ پھرے دل ۱۳ کیوں جائے سپاہی دم شمشیر سے ٹل کر

۱۴
اے جان ولی لطف سے آبر میں مرے آج
مجھ عاشق بے کل سے نہ تو وعدۂ کل کر

عاجزوں پر تو اب ستم مت کر ۱۵ اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ ۱۶ مہربانی اپس کی کم مت کر
رحم بے جا ستم برابر ہے ۱۷ تو رقیبوں پہ یوں کرم مت کر
اس نصیحت کو گوش جان سے سن ۱۸ دل کو اپنے مکان غم مت کر

۱
رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی
گر ہے انصاف اس کو رام مت کر

۲ جو آیا مست ساقی جام لے کر | گیا یکبارگی آرام لے کر

۳ نگہ تیری صدا آتی ہے جوں تیر | دل زخمی طرف پیغام لے کر

۴ نکالوں خط ترا کس سبب خطا پر | چلا ہے آج فوج شام لے کر

۵ بنایا ہے جہاں میں لیلۃ القدر | سیاہی زلف سے وہ دام لے کر

۶ اور آئے ہوئے دل سے رنگ وحشت | جو آوے زلف تیری دام لے کر

۷ تیری زلفوں سے باندھا جس نے دل کو | گنوایا کفر میں اسلام لے کر

۸ ترے لب اور تیری آنکھوں کا ہے پیچ | چلا ہوں پستہ و بادام لے کر

۹ تری ساقی گری کر لالہ باغ | کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

۱۰ میں اس کو جوں نگیں کرتا ہوں سجدہ | جو کوئی آتا ہے تیرا نام لے کر

۱۱
ولی تیرے لبوں سے اے تنک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

۱۲ میں تجھے آیا ہوں ایمان جان کر | باعث جمعیت جان جان کر

۱۳ بلبل شیراز کو کرتا ہوں یاد | حسن کو تیرے گلستان جان کر

۱۴ ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق | خط کو تیرے خط ریحان جان کر

۱۵ زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب | حال دل میرا پریشان جان کر

۱۶ اے صنم آیا ہوں ہو بے اختیار | تجکو اپنا راحت جان جان کر

۱۷
رحم کر اس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کو درمان جان کر

۱۸ چمن میں جب چلے اس حسن عالمتاب سے اٹھکر | کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سے اٹھکر

تیرے پاؤں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں	۱	ابھی آوے قدم بوسی کو مخمل خواب سے اٹھکر
کرے گر آرسی گھر میں رخ روشن کی مہمانی	۲	وہلاوے ہاتھ کو تیرے اپس کے آپ سے اٹھکر
ترے ابرو کی پہونچے گر خبر مسجد میں زاہد کو	۳	تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اٹھکر

۴
ولی اس زلف کی جو سحر سازی کا بیان کہوے
چلے پتال سے پانی یہ پیچ و تاب سے اٹھکر

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز	۵	تجکو ہے خوبوں میں سلطانی ہنوز
شرم سے رخ کی تیری دریائے حسن	۶	چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز
ہر جھلک دیتی ہے اس رخسار کی	۷	آرسی کو درس حیرانی ہنوز
حلقہ زن ہے اس دہن کی یاد میں	۸	خاتم دست سلیمانی ہنوز
رات کو دیکھا تھا تیری زلف کو	۹	دل میں باقی ہے پریشانی ہنوز
روز اول سے چمن میں حسن کے	۱۰	نیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

۱۱
جان جاتی ہے ولی آتا نہیں
کیا سبب نہ دلبر جانی ہنوز

داغ سے دل قرص زر اندوز رہتا ہے ہنوز	۱۲	مثل خورشید آتش بے دود رہتا ہے ہنوز
بسکہ گاتا ہوں سرود عشق تیری یاد میں	۱۳	دل میرا یہ لہجۂ داؤد رہتا ہے ہنوز
اس دہان کا عدم سے ہے عجب مجکو کہ حق	۱۴	طالبوں کو اس کے کیوں موجود رہتا ہے ہنوز
باغ میں دیکھا ہے اسے یاقوت لب یکانکو جب	۱۵	شوق لب تیرا اغیار آلود رہتا ہے ہنوز
شوق اس رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر	۱۶	مجمر دل آتش نمرود رہتا ہے ہنوز
گرچہ عنبر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں	۱۷	لیک دل لب سے ترے مقصود رہتا ہے ہنوز

۱۸
یہ ولی تجھ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو
ہاتھ میں دل کو بجائے عود رہتا ہے ہنوز

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز	۱	میں درد اپنا تجکو سنایا نہیں ہنوز
اس چشم اشکبار سے میری عجب نہ کر	۲	سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہیں ہنوز
تجھ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات	۳	سینے کا آب میرے بجھایا نہیں ہنوز
ہوں گرچہ خاکسار و لے از رہِ ادب	۴	دامن کو تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز

۵
آزاد اپنے عشق سے مت کر ولی کو اب
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز	۶	ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سے کھڑا ہے وہ پری رو	۷	ہے سر پر چیرہ بر میں پیرہن سبز
اگر اس وضع سے آوے انجمن میں	۸	تو ہووے بخت اہل انجمن سبز
فصاحت کیا کہوں اس خوش زباں کی	۹	کسی کا واں نہیں ہوتا سخن سبز

۱۰
ولی نے جی دیا اس خط کو کر یاد
بجا ہے گر کریں اس کا کفن سبز

ہوا ہے چشم سے بستان غم سبز	۱۱	ہوا تجھ جور سے بخت الم سبز
ہوا قد سرو کے مانند اس کا	۱۲	لباس سبز میں سر تا قدم سبز
کہیں جوہر شناسِ حسن تجھ کو	۱۳	زمرد کا تراشا ہے صنم سبز
ثنا لکھی ہے اس آہو نین کی	۱۴	ہوا جوں شاخ نرگس اب قلم سبز

۱۵
ولی نے جب لکھی اس خط کی تعریف
ہوا جوں برگ ریحاں ہر رقم سبز

ہوا نہیں ہے صنم صاحب اختیار ہنوز	۱۶	بجائے خود ہے رقیبوں کا اعتبار ہنوز
پری رخوں کے جو دندان کا آگیا ہے خیال	۱۷	برنگ برق میرا دل ہے بیقرار ہنوز
دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے	۱۸	و لے نہیں وہ دو رنگی ہوا دو چار ہنوز

ہزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی	۱	مقیم ہے چمن سبز میں بہار ہنوز
تو اپنی چشم کی گردش سے دے پیالہ مجھے	۲	گیا نہیں ہے میری چشم سے خمار ہنوز
ولی جہان کے گلستان میں ہر طرف ہی خزان	۳	دسے بہار پہ ہے سرو گلعذار ہنوز
میں کیا کروں جہان کو دلربا ہے بس	۴	دونوں جہان میں اس کا مجھے آسرا ہی بس
جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا	۵	دونوں جہاں میں اس کو وہ گلگوں قبا ہی بس
سرو چمن کی دید کو ہرگز نہ جائے گا	۶	جس کی بغل میں دلبر رنگین ادا ہی بس
آب بقا پسند نہ آئے اسے کبھی	۷	جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہی بس
پھندے سے عشق کے وہ ولی کب نکل سکے	۸	دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس
عشق کے ہاتھ سے ہوے دلریش	۹	کیا شہنشاہ اور کیا درویش
جی میرا ہو گیا ہے زیر و زبر	۱۰	جب سے تیرا فراق آیا پیش
تجھ پہ قربان ہوا اے کمان ابرو	۱۱	لے لیا جب سے عاشقی کا کیش
جس کو قربت ہے عشق سے تیرے	۱۲	اس کے نزدیک کیا عزیز ہے خویش
اے ولی اس کا زہر کیوں اترے	۱۳	جس نے کھایا ہے عاشقی کا نیش
اس حسن کے چمن میں یہ خط ہے بہار محض	۱۴	جنت ہے جس کے لطف سے لب سبزہ زار محض
وہ رخ ترا ہے اے گل گلزار عاشقاں	۱۵	ہے لالہ زار جس کے سبب داغدار محض
بن مرہم وصال نہ ہووے اسے شفا	۱۶	جو اس نگہ کے تیر سے ہے دلفگار محض
شکر خدا کے جس کے کرم سے جہان میں	۱۷	تجھ حسن کا خیال ہے مجھ شرمسار محض
اے دل تو اس کی چشم کی مستی سے ذوق کر	۱۸	بن اس کے خاک شغل ہے تجھ کو خمار محض

۱ — اس کو قرار کیونکہ ہو لیل و نہار میں
ہے زلف کی جو یاد میں دل بیقرار محض

۲ — گاہے ولی کے حال پہ چشم کرم سے دیکھ
مدت سے تجھ گلی میں ہے امیدوار محض

۳ — آزاد کو جہان میں تعلق ہے حال محض
دل باندھنا کسی سوں ہے دل پر وبال محض

۴ — غنچہ کو پھر سے دیکھ بیابان میں عندلیب
بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض

۵ — باد خزاں سے رمز یہ سمجھا کہ خلق میں
آئی ہے باغ عیش سے لے کر ملال محض

۶ — یہ عارفوں کی رمز سنو دل سے جان کر
دنیا کی زندگی ہے یہ وہم و خیال محض

۷ — بن خاموشی ولی نہ ملے گوہر مراد
جرأت کی تانح اور ہے سب قیل قال محض

۸ — تجھ زلف کے بیتاب کو مشک ختن سے کیا غرض
اس لعل کے مشتاق کو کان یمن سے کیا غرض

۹ — مدت سے میں نے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کو
مشتاق ہوں دیدار کا مجکو چمن سے کیا غرض

۱۰ — پروا کفن کی کیا مجھے اے شمع بزم عاشقاں
الفت میں تیری سر دیا اس کو کفن سے کیا غرض

۱۱ — پرجا ہے گر اہل ہوس طالب نہیں مجھ شعر کے
جس کو نہیں قدر سخن اس کو سخن سے کیا غرض

۱۲ — ہرگز ولی کے سامنے باتیں وطن کی مت کرو
جو یار کے کوچہ میں ہے اس کو وطن سے کیا غرض

۱۳ — گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط
لازم ہے بلبلوں کو جو دیکھیں بہار خط

۱۴ — روشن سواد دیدہ دل کا ہوئی صنم
ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

۱۵ — یاقوت خط کو دیکھ لب لعل سونج کر
کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

۱۶ — عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

۱۷ — دفتر میں خط کے چہرۂ ولی کا بحال کر
امیدوار مجھ کو کیا روزگار خط

مصرع	نمبر	مصرع
یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھ سے یا حافظ	۱	مجھے اپنا گدا کر اور رہ میرا سدا حافظ
نہ ہوئے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل میری آساں	۲	زبان صدق سے کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ
ولی بس اعتقاد صاف سے کہتا ہے یہ ہر دم کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکو یا حافظ	۳	
دل اس نگاہ گرم سے سوزاں ہے جوں چراغ	۴	اس نور شعلہ سوز سے خنداں ہے جوں چراغ
وہ آب تاب حسن میں تیرے ہے اے صنم	۵	خورشید جس کو دیکھ کے لرزاں ہو جوں چراغ
نزدیک تیرے یوں ہے فلک ہر جمال کا	۶	انوار مہر دیکھ پشیماں ہے جوں چراغ
منسوب عاقبت سے وہ ہے بادشاہ وقت	۷	جس دل کی انجمن میں کہ ایماں ہے جوں چراغ
عالم کی دوستی سے ہے نفرت ولی کو نت ہر آشنا کے دم سے گریزاں ہے جوں چراغ	۸	
پڑی جو نظر چشم دلبر طرف	۹	ہوا ہوش یکبارگی بر طرف
اگر ابرو تجکو درکار ہے	۱۰	نجا خوبرویوں کے کنتو سطرف
نکلے دیکھ کر لب کا آب حیات	۱۱	کرے یک نظر گر وہ نگر طرف
زبس میں ملاحت کا مشتاق ہوں	۱۲	پڑا شور مجھ عشق کا ہر طرف
ولی کو نہیں مال کی آرزو خدا دوست دیکھے ہیں کب زر طرف	۱۳	
ترے فراق میں گل کے ہوا ہوں ایسا ضعیف	۱۴	بجا ہے تن کو اگر بال سے کروں میں ردیف
چمن میں دہر کے ہرگز نہیں ہوا معلوم	۱۵	کہ کب ہے فصل ربیع اور کہاں ہے فصل خریف
کرم سے اپنے طرف میری ٹک نگاہ کرے	۱۶	وہ شاہ حسن ہے بس ہے مجھے یہی تشریف
تیرے رقیب سے عاشق کو دیوے کیوں نسبت	۱۷	کہ ہے فراق میں جوں فرق در کثیف و لطیف
عجب نہیں جو مصنف یہ آفرین سے کہئے	۱۸	

ولی جو کوئی کہ اس وضع کی سنے تصنیف

نہ کرسکوں ترے اک تار زلف کی تعریف	۱	کروں ہزار کتابیں ثنا میں گر تصنیف
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ	۲	ورق پہ مہر کے لکھیں اگر تری تعریف
لطیف وقت پہ ہی زیب بخش محفل ہے	۳	سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف
عجب نہیں جو سخن کہہ رہا ہو کھینچے مجھے	۴	کہ مجھکو عشق نے اب کاہ سا کیا ہے ضعیف

۵
کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عبرانی
ولی برہ نے مجھے یہ قبا دیا تشریف

ترے بن نہیں اور میرا رفیق	۶	تو روز ازل سے ہے میرا شفیق
بجا بزم اغیار میں شمع رو	۷	کہ اہل وفا کا نہیں یہہ طریق
ترے لب کی الفت سے اے نازنیں	۸	ہوا ہے میرا دل دکان عقیق
گواہی یہہ دی راست بازوں نے آج	۹	ہے شمشاد تیرا اغلام عقیق

۱۰
ولی منزلِ عاقبت میں تیرا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

اے صنم تیرے رخ کی وہ ہے چمک	۱۱	منفعل ہے مدام شمس فلک
دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور	۱۲	ہیں دعاگو فلک پہ سارے ملک
دیکھکر اس دہن کی تنگی کو	۱۳	عالموں کو پڑا ہے دل میں شک
ترے لب کا حقوق ہے مجھ پر	۱۴	کیوں بھلاؤں میں دل سے حقِ نمک

۱۵
اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہو گئے حک

اس زلف اور دہن میں ہے مختصر مطول	۱۶	تو صاحب درس ہی پوچھا ہوں روز اول
گلزار میں ٹہل کر گلگشت اگر کرے تو	۱۷	تجھ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑینگے گلگل

سب خلق کے مصوّر تصویر دیکھ تیری	۱	حیرت میں جا پڑے ہیں لکھنا رہا معطل
اوس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش بھولے	۲	بوٹے سے قد پہ پستاں ہیں نخل سحر کا پھل
ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اتا	۳	تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے اچل
خوشبو میں ہے معرّق گل پیرہن ہمارا	۴	ہے عطر میں بسا یا اب مقنع جھلا جھل
دلسوز احمدی کی کر خاک پا کو سرمہ	۵	شمع حرم کا گرچہ منظور ہووے کاجل
۶	اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سے تجھ بیوفا کے غم سے دایم ولی ہے بیکل	
چمن میں گیا جب سے وہ نونہال	۷	ہوا سرو اس سرو قد سے نہال
ہوا تب سے خاطر نشان جب سے جان	۸	تیرے تیر کی دل کو بھائی ہے بھال
نہیں چین تجھ بن مجھے اک گھڑی	۹	میرے حق میں ہر ماہ گویا ہے سال
لیا سرو نے گرچہ قمری کا دل	۱۰	ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال
تیرے عشق نے خم کیا ہے مجھے	۱۱	میرے حال پر زلف تیری ہے دال
میرے دلکو جوں گوے گردان کیا	۱۲	کہوں کیا اوس ابرو کے چوگان کا حال
جہاں میں پھرا لیکن اے باحیا	۱۳	پنا یا ہے آئینہ تیرا مثال
نہ ڈر روز محشر سے سید کو ہے	۱۴	کہ آل نبیؐ کو نہ آوے گی آلؑ
طمع مال کی سر بسر عیب ہے	۱۵	خیالات گنج جہاں سر سے تال
بھروسا نہیں دولت تیز کا	۱۶	عجب کیا کہ تا ظہر آوے زوال
جو غصہ میں آیا وہ آتش مزاج	۱۷	کیا آب عاشق کے دلکو گال
تجھے زلف صیاد دیتی ہے سج	۱۸	نہ اس دام کے ہاتھ سے دلکو ٹال
۱۹	ولی شعر میرا سراپا ہے درد خط و خال بات ہے خال خال	

۱
مدت ہوئی صنم نے دکھایا نہیں جمال
دکھلاکے قد کو بھی نہیں مجکو کیا نہال

۲
اے عید عاشقاں میری جانب کبھی تو دیکھ
ہوں ابروؤں کی یاد سے لاغر میں جوں ہلال

۳
برجا ہے گرچہ ہم پہ تصدق ہو مشتری
بولا ترے جمال کو خورشید بے زوال

۴
ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصان سے آشنا
لاوے اگر خیال میں اس حسن کا جمال

۵
وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش جمال
ہے سوز عشق زلف سی آتش سیہ بال

۶
گر مضطرب ہے عاشق بیدل عجب نہیں
آنکھوں کو تیری دیکھکے وحشی ہوئے غزال

۷
کھویا ہے گلرخوں نے رعونت سے آب و رنگ
گردن کشی ہے شمع کی پروانہ پر وبال

۸
فیض نسیم مہر و وفا سے جہاں میں
گلزار تجھ بہار کا ہے اب تلک بحال

۹
ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے ولی
یکبار اس غزل کو سنے گر سر برلال

۱۰
دل کی مچھلی پہ ہے پھینکا عشق نے جنجال جال
دام میں اس زلف کے ہے مرغ دل بیجاں حال

۱۱
اے ستمگر عاشقوں پر تو نکر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ہے یکمثقال قال

۱۲
خط نہیں آغاز اوس رخسار کے یہہ آس پاس
حسن کے لینے کو یہ آئے ہیں استقبال بال

۱۳
مفلسوں کو عافیت کے ہی نہیں درکار زر
حق کی بخشش سوں اسی یہہ بس ہے نیک اعمال مال

۱۴
اے ولی حق کی طلب یہہ دولت عظمیٰ ہے بس
عشق سینے کے خزینے سے ہے مالامال مال

۱۵
لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے یہہ خال
حوض کوثر پہ یا کھڑا ہے بلال

۱۶
یوں ہے عاشق ایسکی صورت کا
جیسے قربان اوسپہ ہے تمثال

۱۷
اسکے رخ کی شعاع کا کرتا ہے
ہر سحر آفتاب استقبال

۱۸
کچھ نہیں مال و زر کی مجکو طمع
شوق سے اوسکے دل ہے مالا مال

۱۹
اے ولی پی مئے محبت کو

گر ہے رمضان یا مہ شوال

دیکھ کر تیرے یہ چھنڈولے بال ۱ رشک سے جلگئے ہیں کالے کال

جب کہ ابرو کی تو کماں کھینچے ۲ تیر مژگاں کی لیوے بھال سنبھال

زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل ۳ پیچ اور تاب میں ہے ڈالے ڈال

صید بازوں نے اس نگاہ کا دام ۴ دیکھے آتش میں غم کے جائے جال

۵ اس ولی پر نظر رحم کی کر
ہے یہ تقصیر وار بارے بال

عبارت زلف سے تیری ہو سنبل ۶ ہوا تیری کمر میں گم تامل

تیرے رخ کے چمن کو یاد کر کر ۷ دیا لالہ نے اپنے دل پہ اب گل

وہ ہووے موج بحر حسن بیشک ۸ اگر رخسار پر چھوڑے وہ کاکل

ترے رخسار و لب کو دیکھ اے شمع ۹ ہوئے پروانہ سب طوطی و بلبل

میں دیکھا ہوں نگاہ دل سے اے شوخ ۱۰ تری آنکھوں سے پہنچا ہے تغافل

گیا اس دور میں اے جلوہ مست ۱۱ تیری آنکھوں نے کار نشۂ گل

ہوا زنجیر بند دام عاشق ۱۲ تیری زلفوں کے ہر حلقہ میں سنبل

۱۳ ولی تیری گلی کو دیکھ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

میری نگہ کی رہ پہ اے فرخندہ فال چل ۱۴ ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

اے نور ہر نظر تیری آنکھوں کی یاد کو ۱۵ شہر ختن سوں شک نہیں آ وو غزال چل

ممکن نہیں ہے تن کیطرف اسکی بازگشت ۱۶ جو دل گیا سوئے صنم مہ جمال چل

زلفوں میں اسکے دیکھا ہی میں نے سواد ہند ۱۷ اس راہ پا پیچ میں اے دل سنبھال چل

اے بیخبر اگر ہے بزرگی کی آرزو ۱۸ دنیا کے رہگذر میں بزرگوں کی چال چل

مصرع اول		مصرع دوم
گر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت	۱	خوش خصلتی کی ملک میں یعنی خوشخصال چل
مرشد کی منزلت میں اگر عزم جزم ہے	۲	سایہ کی طرح پیر کے دنبال چال چل
	۳	آیا تیری طرف جو ولی تو عجب نہیں آتے ہیں تیرے کوچے میں صاحب کمال چل
کہوں کس سے عزیزو جا کے درد بے نشان دل	۴	نہیں یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل
غبار خاطر غمناک سے مجھ پر ہوا ظاہر	۵	نہیں ہے اور غیر از درد بار کاروان دل
بلا تب سے ہوئی ہے راہ اظہار شکایت کی	۶	خیال خال خوباں تب سے ہے مُہر دہان دل
پڑی اوس الف کافر کیش پہ جب سے نظر میری	۷	صنم تب سے گئی ہے ہاتھ سوں میرے عنان دل
	۸	بیان سینہ چاکان ولی کیونکر سنے ہر اک کہ بوئے گل سے نازک تر ہے آہنگ زبان دل
اس بیوفا کے سنگ سے ہے پارہ پارہ دل	۹	ریزش میں اب جفا سوں ہے مثل ستارہ دل
لرزاں ہے تب سے رعشۂ سیماب کی نمط	۱۰	جب سے تیری پلک کا کرے ہے نظارہ دل
اس رخ کے آفتاب کی گرمی کو دیکھ کر	۱۱	جل شوق کی جلن سے ہوا جوں شرارہ دل
بیشک شفائے خاطر بیمار تب ہو خوب	۱۲	تجھ لب کی حُبِّ طب سے اگر پائے چارہ دل
	۱۳	اترے اگرچہ صدر ولی کے محل میں تو دیکھے ترے جمال کو پھر پھر دو بارہ دل
رخ پر ہے تیرے رنگ شراب ایاغ گل	۱۴	ہے زلف تیری حلقۂ دود چراغ گل
معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے	۱۵	بجھتا نہیں ہے باد صبا سے چراغ گل
رہتا ہے دل صنم کے تفحص میں آندن	۱۶	ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل
عاشق مدام حال پریشاں سیں شاد ہے	۱۷	آشفتگی کے بیچ ہے دایم چراغ گل
داغوں سے ہو گیا ہے چمن زار دل مرا	۱۸	اے شوخ آ کے دیکھ تماشائے باغ گل

	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	جلتے ہیں اُسکے شوق میں عشاق رات دن	ہے بلبلوں کے دلمیں شب و روز داغ گل
۲	یوں ہے سخن میں نشۂ معنے تیرے ولی	جوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایاغ گل
۳	اس شمع نے روشن کیا جب انجمن گل	اپنے گل مقصود کو پایا چمن گل
۴	اے غنچہ وہاں نام ترا جب سے لیا ہے	اُس آن سے خوش باس ہوا ہے دہن گل
۵	بازار میں شاید کہ کرے سیر سمن رو	اسواسطے بازار ہوا ہے وطن گل
۶	زخمی کیا جب سے کہ تیری تیغ ادا نے	آلودۂ خوں تب سے ہوا پیرہن گل
۷	اس دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت	مخفی نہیں بلبل کے اُوپر جوں سخن گل
۸	صنم کے لعل پر وقت تکلم	رگ یاقوت ہے موج تبسم
۹	صنم مکتب میں جب آیا تو ہر اک	ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم
۱۰	سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح	نصیحت عاشقوں کی ہے تحکم
۱۱	بجا آنکھوں میں آو دلمیں میرے شوخ	کہ ہے خلوت یہاں وسکے خوف مردم
۱۲	ہوئے اشک ولی از بسکہ جاری	اُٹھا امواج دریا میں تلاطم
۱۳	غم تیرا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم	نے غم دنیا ہے تیرے غم کے راحت کی قسم
۱۴	اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے	تجھ سا کم دیکھا ہے میں تیرے نزاکت کی قسم
۱۵	آئینہ رو جب سے دیکھی ہے تری تصویر کو	گلرخاں جب سے ہوئے تصویر حیرت کی قسم
۱۶	عاشقاں اے رشک لیلی دیکھ تجھ کو ہم ہوئے	مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم
۱۷	اے ولی اوس دلربا کو کہہ کہ میرے حال پر	لطف سے کر یک نظر تجھ کو مروت کی قسم

زلف اسکی دو خم ہے خم کی قسم	۱	چشم معشوق جسم ہے جم کی قسم
اے صنم مجھ سے کیوں نہیں ملتا	۲	لعل تیرے دو قم ہے قم کی قسم
دل پہ ہے نوبت پریشانی	۳	نین میرے دُو یَم ہیں یَم کی قسم
کیا وفادار ہے سخن صاحب	۴	جسکو دیکھو سو دم ہے دم کی قسم
۵	ہے ولی کی زبان میں شیرینی اثر شعر سم ہے سم کی قسم	
جوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم	۶	جوں شمع سربلند ہیں ہر انجمن میں ہم
ہم پاس آکے بات نظارے کی مت کرو	۷	رکھتے نہیں نظیر اپنے سخن میں ہم
ہیں یاد داستان محبت ہزارہا	۸	استاد بلبلاں کے ہیں ہر اک چمن میں ہم
خوباں دہر جانسے ملتے ہیں اپنے ساتھ	۹	کامل ہوئے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اس شوخ شعلہ رنگ سے جب سے لگن لگی	۱۰	جلتے ہیں تب سے شمع نمط اس لگن میں ہم
اکبار ہنس کے بول صنم ورنہ حشر تک	۱۱	جوں برق بیقرار رہینگے کفن میں ہم
ہر چند جگ کے بخت سیاہ ہو نہیں ہیں وے	۱۲	کاجل ہو جا بسے ہیں صنم کے نین میں ہم
سر نیچے تب سے تیشہ سا فرہاد نے کیا	۱۳	باندھے ہیں جی کو جب سے کہ شیریں سخن سیں ہم
۱۴	دونوں جہاں ہوئے ہیں فراموش ای ولی رکھتے ہیں جب سے یاد تری اپنے من میں ہم	
شراب شوق سے سرشار ہیں ہم	۱۵	کہیں بیخود کہیں ہشیار ہیں ہم
دو رنگی سے تری اے سرو رعنا	۱۶	کہیں راضی کہیں بیزار ہیں ہم
تیری تسخیر کرنے کو سمن بر	۱۷	کہیں ناداں کہیں عیار ہیں ہم
صنم تیری نین کی آرزو میں	۱۸	کہیں سالم کہیں بیمار ہیں ہم
۱۹	ولی وصل و جدائی سے صنم کی	

کہیں صحرا کہیں گلزار ہیں ہم

جلوں اب عشق کی آتش میں میں تا چند اے ظالم	۱	شتابی آکے جی تجھ پر کروں اسپند اے ظالم
خوش ابرو جوں نگہ رکھتے ہیں انکھوں میں مجھے تجھ بے	۲	تری انکھوں کے ڈور یکا ہوا ہوں بند اے ظالم
پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کیوں ہووے	۳	تری زلفوں سے جسکے دلکو ہے پیوند اے ظالم
تیرے رخسار کے جلوے سے آئینہ ہے حیرت میں	۴	مجھے اب حسن کے حیرت کی ہے سوگند اے ظالم

ولی کے شورش دل کا مداوا کر سکیں حکما
ترے رخسار و لب سے گر ملے گلقند اے ظالم

دل کو ہے تجھ کو دلبری کی قسم	۵	کھول انکھوں کو ساحری کی قسم
بیت برجستہ معنی رنگین	۶	ہے تیری چشم عنبری کی قسم
ہے بہت جھلجھلاہٹ اوس رخ پر	۷	مجکو اوس چہرہ زری کی قسم
ہے تصور ترا مرے دل میں	۸	رات دن شیشہ و پری کی قسم

۹
ٹک ولی کو صنم گلے تو لگا
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

ہیں سورہ اخلاص ترے رو سے لکھا ہوں	۱۰	بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سے لکھا ہوں
اس چشم کی تعریف کو انکھوں پہ ہرن کی	۱۱	اکثر قلم نرگس جادو سے لکھا ہوں
اے موئے میاں وصف تیری مو میاں کے	۱۲	چیتے کی کمر پر قلم مو سے لکھا ہوں
تجھ طرہ طرار کی تعریف کو اے شوخ	۱۳	سنبل کے چمن میں گل شبو سے لکھا ہوں

۱۴
اس مردمک چشم پہ احوال ولی کا
پلکوں کا قلم کر کے میں آنسو سے لکھا ہوں

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں	۱۵	یہہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں
تجھ عاشق یکرنگ سے دورنگ ہوا تو	۱۶	تیری یہہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

۱. یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب سے — یہہ صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

۲. ہر گز نہ کیا نرم صنم دلکو اپس کے — یہہ سنگدلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

۳. اے مردمک چشم ترے انکھونکی لالی — نرگس کے قلم سے گل لالہ پہ لکھا ہوں

۴. اعجاز تیرے اس خط روشن کا سترجن — جوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

۵. اس نرگس مخمور کی کیفیت مستی — اکثر سطر کاغذ صہبا پہ لکھا ہوں

۶. اس سنبل پرپیچ کی خوبی میں کئی سطر — موجوں کی طرح صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

۷. اے آہ بلندی تجھے اس قد کا سبب ہے — تنخواہ تیری عالم بالا پہ لکھا ہوں

۸. تم نے جو قدم رنجہ کیا میری طرف آج — یہہ نقش قدم صفحۂ سیما لکھا ہوں

۹. تجھ عشق میں دیکھا ہے یہہ دل وسعت منزل — یہہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

۱۰. اسکے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ — صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

۱۱. قد پر تیرے جب سے پڑی دلبر نگاہ عاشقاں — تب سے گئی طوبی تلک جوں تیر آہ عاشقاں

۱۲. جب سے ترا منہہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے — تب سے تو ملک حسن میں ہے بادشاہ عاشقاں

۱۳. ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سے — یکیک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقاں

۱۴. منزل پہ جا لگ پہنچے ہیں اس حسن کے پرتو سے اب — رخسار روشن ہی ترا کیا شمع راہ عاشقاں

۱۵. وہ یوسف کنعان دل کی کاروان میں ہے ولی — جسکے زنخداں کو جہاں کہتا ہے چاہ عاشقاں

۱۶. شیریں سخن کہوے اگر وہ دلبر شیریں بیاں — ہووے مصری جوں شکر آب خجالت میں نہاں

۱۷. زہرہ جبیناں جہاں آویں برنگ مشتری — گر ناز سے بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں

۱۸. پڑہنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر — تیری زباں سوں جب سنا علم معانی کا بیاں

۱۹. اے نور چشم عاشقاں تیری صفت کب کہہ سکیں — گر مردم بینا کوں ہو مانند مژگاں صد زباں

دیکھا ہوں دریائے جنوں تجھ آشنائی میں نیا	۱	ہے چشم کے پردے میں ہر کشتی کو تیرے بادباں
دل بند ہے غنچہ نمط تیری دہن کی فکر میں	۲	ہے تیری لب کی یاد سیں ہر اشک شاہ ارغواں
تیری نگہ کی تیغ سے زخمی ہے جلاد فلک	۳	تیری بھووں کے سہم سیں خم ہے کماں آسماں
اشکوں کی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونیں جگر	۴	اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سیں رنگ عاشقاں
اے نوبہار خوش لقا جب سیں ہوا ہے تو جدا	۵	تجھ بن ہے دل کے باغ میں اول سیں آخر تک خزاں
ہر روز تیرے ہجر میں بہتے ہیں باب چشم وا	۶	تا دیدِ خواب آوے نہیں تیلی ہے اسمیں پاسباں

۷
یوں دوستوں کے ہجر سیں ہیں داغ سینہ پر ولی
صحرا کے دامن کے اوپر جوں نقش پائے رہرواں

کیوں نہووے عشق سے آباد سب ہندوستاں	۸	حسن کے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں
پیچ و تاب بیدلاں اس وقت میں بیجا نہیں	۹	لٹ پٹی دستار سے آتا ہے وہ نازک میاں
دل ہوئے بیتاب مانند سپند آتش قدم	۱۰	جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں
کیوں نہو بیتابی عشاق کا بازار گرم	۱۱	ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں
جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بینظیر	۱۲	صبح کے مانند ہووے رنگ روئے گلرخاں
کب نظر آویگا یارب وہ جواں سرو قد	۱۳	جسکے ابرو کے تصور نے کیا مثل کماں

۱۴
اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آرائے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں

یہ خط اس رخ کے گلشن میں ہے سبزۂ ریحاں	۱۵	ورق پر حسن کے دیکھو لکھی ہے یہ خط ریحاں
جو اس خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرمانکو	۱۶	تو اسکا باغ عالم میں ہوا ہے نام نافرماں
جو اس یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں	۱۷	رہا یاقوت خط لیکر آپس کا جگ میں ہو حیراں
ترا خط دائرہ ہے جیم کا اور خال تہہ ٹیکا	۱۸	بلا شک جیم کا نقطہ ہے سلونا اے سخنداناں

۱۹
ولی یہ دائرہ خط کا ہے بیشک حسن کا قلعہ

اوراس قافیہ کے اندر ہے تحمل کا شہ شاہاں

قسمت تری ہے حق پہ نہو ناامیدیاں	١	اس قفل کو نہ غیر توکل کلیدیاں
سختی کے بعد عیش کا امیدوار رہ	٢	آخر ہے روزہ دار کو اک روز عیدیاں
ظلمات غم میں تجکو ملے گا خوشی کا خضر	٣	دامن تلے ہے رات کے روز سفیدیاں
سب کام اپنے سونپ کے بیفکر ہو میاں	٤	یہہ ہے تمام مقصد گفت و شنیدیاں

٥
حاجت اپس کی کہنہ و نو اس سے کہہ ولی
محتاج جسکے سب ہیں قدیم و جدیدیاں

قرار کیوں ہو میرے دل کو اے سجن تجھ بن	٦	ہوئی ہے آہ میرے دلمیں شعلہ زن تجھ بن
شتاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو	٧	کہ بلبلوں کو جہنم ہوا چمن تجھ بن
چمن کی سیر سے نفرت ہے اس سبب کہ مجھے	٨	سفید داغ سے مکروہ ہے سمن تجھ بن
اے رشک چشمۂ خضر اپنی شمع رخ دکھلا	٩	کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن
نکر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف	١٠	مثال دیدۂ یعقوب ہے نین تجھ بن
قران ہووےگا کب مجھسے تیرا زہرہ جبیں	١١	ہے حق میں میرے ہر اک آن سو قرن تجھ بن

١٢
ولی کے دل کی حقیقت بیان کیونکہ کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر میری بچن تجھ بن

فرش گر عاشق کرے رہ میں تیری اپنے نین	١٣	تو نزاکت سے قدم اسپر نہ رکھے گلبدن
شمع لے انگشت حیرت منہہ میں سرتاپا جلی	١٤	تونے شمع رخ سے روشن جبکہ کی انجمن
ان لبوں کی رنگ کی خوبی کا کیا ہووے بیاں	١٥	چشم عاشق جس سے ہے کان بدخشان و یمن
خط کتیں رحل زمرد منہہ کتیں ہے اہل فضل	١٦	مصحف گل کھلکے اب کرسی پہ بٹھلا دی سخن
پھول کی پھکڑی پہ جوں مارا ہے جنگل رنگ نے	١٧	دل نے یوں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن
منہہ پہ شیریں کے دلیں سنگیں جال معشوق کا دیکھ	١٨	کیوں نہ مارے غم سے تیشہ سر پہ اپنے کوہکن

۱	اے ولی اسکی گلی دل یاد کرتا ہے مدام کیوں نہ آوے یاد ہے ایمان الحب الوطن	
صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں	۲	پاکبازی ہے شمع راہ یقیں
خوشہ چیں جمالِ دلبری ہے	۳	خرمن ماہ و خوشۂ پر دیں
ہے ترے لب سے اے شکر گفتار	۴	بات کہنی نبات سے شیریں
قد سے تیرے عیاں ہے ایجاناں	۵	صورت ناز و معنی تمکیں
بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے	۶	چشم میری ہے دامن گلچیں
زلف تیری ہے اے وفا دشمن	۷	دشمن دین و دشمن آئیں
۸	اے ولی تب نہاں ہو لیلِ فراق جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں	
دل ہوا ہے میرا خراب سخن	۹	دیکھ کر حسن بیحجاب سخن
بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے	۱۰	جسکو ہے نشۂ شراب سخن
راہ مضمونِ تازہ بند نہیں	۱۱	تا قیامت کھلا ہے باب سخن
جلوہ پیرا ہو شاھدِ معنی	۱۲	جب زباں سے اٹھے نقاب سخن
گوہر اوسکی نظر میں ہے پتھر	۱۳	جنے دیکھا ہے آب و تاب سخن
ہرزہ گویوں کی بات کیوں وہ سنے	۱۴	جو سنے نغمۂ رباب سخن
ہے تیری بات اے نزاکت فہم	۱۵	لوحِ دیباچۂ کتاب سخن
ہے سخن خلق میں عدیم المثل	۱۶	جز سخن کیا ہو پھر جواب سخن
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں	۱۷	نور معنی ہے آفتاب سخن
شعر فہموں کی دیکھ کر گرمی	۱۸	دل میرا ہو گیا کباب سخن
عرفی و انوری و خاقانی	۱۹	مجکو دیتے ہیں سب حساب سخن

۱	اے ولی درد سر کا تب ہو علاج جب ملے صندل و گلاب سخن

مصرع اول		مصرع ثانی
سحر پرداز ہے پیا کی نین	۲	ہوش دشمن ہیں خوش ادا کی نین
اے دل اوسکی انی سنبھال کے جا	۳	تیغ برکف ہے میرزا کی نین
دل ہوا آج مجھ سے بیگانہ	۴	دیکھ اوس رمز آشنا کی نین
جگمیں اپنا نظیر رکھتے نہیں	۵	دلبری میں وہ دلربا کی نین
نرگستاں کو دیکھنے مت جا	۶	دیکھ اوس نرگسی قبا کی نین
وہ ہے گلزار آبرو کا گل	۷	حق نے جسکو دیا حیا کی نین

۸	اے ولی کس سے اب کروں فریاد ظلم کرتی ہے بیوفا کی نین

مصرع اول		مصرع ثانی
گریۂ عشاق سی خنداں ہے باغ بزم حسن	۹	سوز پروانے سے روشن ہے چراغ بزم حسن
بیخبر میرا اس گلی سے اس سبب ایگلبدن	۱۰	بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں چراغ بزم حسن
عاشقاں اس آتش رخسار کے چہرے پہ آب	۱۱	پیچ و تاب حسن ہے دود چراغ بزم حسن
جنکی مجلس کو جب روشن کیا اے شمع رو	۱۲	خوبرویاں سب ہوئے جوں لالہ داغ بزم حسن
آتش فرقت سی گل پانی ہوا ہے مغز شمع	۱۳	وہ صنم جب سے ہوا عالی دماغ بزم حسن

۱۴	حرف کہتا ہے ولی عالم میں اب نقاش طبع عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

مصرع اول		مصرع ثانی
ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن	۱۵	سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن
ہنوز حسن کی گرمی بجا ہے ایگلرو	۱۶	خط سیاہ ہے تیرا حصار آتش حسن
یہہ خط کو دود نمط دیکھ کر ہوا معلوم	۱۷	کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن
او شمع بزم ادا بر میں کر لباس ری	۱۸	ہے آفتاب نمط شعلہ زار آتش حسن

۱ نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قامت پہ — یہہ ہر طرف سے اوٹھے ہیں شرار آتش حسن

۲ صنم کو دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا — نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

۳ ولی کیا ہوں نظر بسکہ اوس پری رو پر
ہوا کباب نمط دل شکار آتش حسن

۴ خوبی اعجاز حسن یار گر انشا کروں — بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

۵ پہنچے جا کر کعبۂ مقصود کو کشتی چشم — فیض سوں اشکوں کے دریا کو اگر پیدا کروں

۶ کیا کہوں اس قد کی خوبی شعر عریاں کے حضور — خود بخود رسوا ہے اسکو پھر میں کیا رسوا کروں

۷ ہند کے زلف پری رو ہے پریشانی فروش — پیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

۸ سنگدل کے دل پہ ہوئے نقش جوں نقش نگیں — آہ کا لیکر قلم گر درد دل انشا کروں

۹ جب کروں توصیف تیرے جامۂ گلرنگ کی — جامہ زیبوں کو برنگ صورت دیبا کروں

۱۰ رات کو آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب — زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کروں

۱۱ آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے ولی
سرو قد کو دیکھ سیر عالم بالا کروں

۱۲ صنم کی انتظاری میں ہیں ہر دم کھلی انکھیں — مثال شمع تیرے غم سوں رو رو بہہ چلی انکھیں

۱۳ تیری بن رات دن پھرتے ہیں بن بن کشن کے مانند — اپس کے منہہ کے اوپر رکھہ کر نکی بانسلی انکھیں

۱۴ تحیر ہے تیرے خد کے تصور میں ان اشکوں کو — تماشے میں تیری جوں آرسی ہیں صیقلی انکھیں

۱۵ تیری انکھوں پہ گر آہو تصدق ہو تو حیرت کیا — کہ اوسکو دیکھہ کر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیں

۱۶ اوسے سوجھے ہیں مضمون حسن خوبی اور لطافت کے
کہ گویا دل میں رکھتی ہے سدا فکر ولی انکھیں

۱۷ فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں — شہید شاہد گلگوں قبا ہوں

۱۸ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق — سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

کیا ہے ترک نرگس کا تماشا	۱	طلبگار نگاہ باحیا ہوں
سدا رکہتا ہوں شوق اسکے سخن کا	۲	ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجہہ پاس	۳	کہ میں اوس سرو قد کا مبتلا ہوں
یہہ کی ہے عرض اوس خورشید رو سے	۴	تو شاہ حسن ہے تیرا گدا ہوں

۵
قدم پر اسکے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں۔

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں	۶	تیری نگہ کا جب سے دیوانہ ہو رہا ہوں
گرمی کی بات مت کر اے شمع بزم خوبی	۷	مدت سے تیرے رخ کا پروانہ ہو رہا ہوں
شاید وہ گنج خوبی آوے کسی طرف سے	۸	اسواسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں
ہرگز نہیں سنوں میں ناصح تیری نصیحت	۹	میں جام عشق پیکر مستانہ ہو رہا ہوں

۱۰
کس سے ولی اپس کا احوال جا کے بولوں
سرتا قدم میں غم سے غمخانہ ہو رہا ہوں

باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکہوں	۱۱	اپنے سخن کا اسکو خریدار کر رکھوں
اوسکی ادا و ناز کی خوبی کا کربیاں	۱۲	ہر خوبرو کو صورت دیوار کر رکھوں
لایق ہے گر وہ شوخ کہے آج فخر سے	۱۳	آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں
تسبیح تیری زلف کو کہتے ہیں عاشقاں	۱۴	اِک تار دے تو رشتۂ زنار کر رکھوں
تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر	۱۵	سینے کو داغ عشق سے گلزار کر رکھوں

۱۶
ایسے نصیب میرے کہاں اے ولی کہ آج
وہ گلبدن کہے کہ گلے ہار کر رکھوں

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں	۱۷	طاقت جواب کی نہ رہے آفتاب میں
دونوں جہاں کو مست کرے ایکجام میں	۱۸	آنکھوں کا تیری عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دلربا کی صفائی ہو کیا بیاں	۱	محمل نے اوس صفا کو نہ دیکھا ہی خواب میں
اس حسن شعلہ بار کی تعریف کیا کہوں	۲	سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں
طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں کرے	۳	ہے گرچہ بے نظیر عطارد حساب میں
اُس زلف حلقہ دار میں مانند عاشقاں	۴	گرداب و موج ملکے پڑی پیچ و تاب میں
اُس حسن آبدار کی تعریف کیا کہوں	۵	موتی ہوا ہے غرق اُسے دیکھ آب میں
تیری نگاہ مست کہ ہے جام بیخودی	۶	رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وہ شراب میں
تیری بھوؤں کے رتبۂ عالی کو دیکھکر	۷	برجا ہے گر ہلال چلے تجھ رکاب میں
رکھتے ہیں اس سے گلبدنیں رغبت تمام	۸	شاید ترے عرق کا اثر ہے گلاب میں
ایدل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے	۹	بیٹھا ہے آفتاب نکل ماہتاب میں
ملنا بجا نہیں ہے مخالف سے ایک آن	۱۰	اس تان کو بجائے ربابی رباب میں
میری دل برشتہ میں محشر کا شور ہے	۱۱	ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں
آوے وہ نوبہار اگر بر سر سخن	۱۲	طوطی کو لاجواب کرے اک جواب میں
ہرگز نہیں ہے خشت سے فرق اسکو ای ولی خوش طلعتوں کی بات نہیں جس کتاب میں	۱۳	
ہے بسکہ آب و رنگ و حیا خوش لباس میں	۱۴	آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں
ایسا ہے اس گروہ میں وہ سرو نازنیں	۱۵	گویا گل خوش آب کا جلوہ ہو گھاس میں
اُن ابروؤں کو جان کے شمشیر آبدار	۱۶	اہل ہوس کی عقل ہی دایم ہراس میں
آوے فلک سے زہرہ اُتر کر وہ مہ جبیں	۱۷	اِک تان گاوے رام کلی یا ببھاس میں
جاتا ہوں باغ یاد میں اوس چشم کے ولی شاید کہ بو اسی کی ہو نرگس کی باس میں	۱۸	
اوس گل کو جنے دیکھا ہی اکرم کے باغ میں	۱۹	پہنچی ہے خوشبو عشق کی اسکے دماغ میں

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
کھویا تری نگاہ نے عالم کے ہوش کو	۱	گردش عجب ہے تیری نین کے ایاغ مین
اوس لب کا آب و رنگ جو کچھ ہے خط مین ہے عیان	۲	ہرگز وہ آب و رنگ نہین شب چراغ مین
جو آتش فراق سے سینہ ہی جل گیا	۳	نئین بجھا اس کا رنگ ہے لالہ کے داغ مین
تیرے خیال وصل سے غافل نہین ولی رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ مین	۴	
رکھتا ہون شمع آہ صنم کے فراق مین	۵	حاجت نہین چراغ کی میرے رواق مین
آب حیات وصل سے سینے کو سرد کر	۶	جلتا ہون رات دن مین تمہارے فراق مین
سنکر خبر صبا سے گریبان کو چاک کر	۷	نکلے ہے گل چمن سے ترے اشتیاق مین
اے دل عقیق لب کے یہ آئے نہین مشتری	۸	موتی نہ بوجھہ زہرہ جبین کی بلاق مین
میرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن ولی ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین	۹	
جب تک نہ دیکھا تھا تجھے دلبند کر اوراق تھے	۱۰	تیری بھوؤن کو دیکھکر جزدان چھوڑا طاق مین
تیرے دہن کو دیکھکر اے نوبہار عاشقان	۱۱	جیون غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہون استغراق مین
مشرق سون مغرب تک سدا پھرتا ہون ہر گھر و گلی	۱۲	دیکھا نہ اب تک تجھ سے ثانی ترا آفاق مین
اے صبح مجکو نین خبر اس مطلع انوار کی	۱۳	ہرچند عالمگیر ہے تو حکمت اشراق مین
آیا ہے تب سون دید مین وہ نور چشم عاشقان	۱۴	جون نور بستا ہے سدا تجھ دید مشتاق مین
تیری تواضع دیکھکر ہر جا ہے اسے جان ولی گر بو علی سینا ہے وقر ترے اخلاق مین	۱۵	
ہوا تو خسرو ملک سخن شیرین مقالی مین	۱۶	عیان ہے بدر کو معنے تری صاحب کمالی مین
جو کیفیت ہے مستی کی تری آنکھون مین او ظالم	۱۷	نہین وہ رنگ وہ مستی شراب پرتگالی مین
تری زلفون کے حلقے مین ہے یون شمع رخ روشن	۱۸	کہ جیسا گھر مین ہندو کے دیا ہو دوالی مین

اگرچہ ہر سخن میرا ہے آب خضر سے شیرین ۱ ولے لذت زلالی ہے صنم کے لب کی بیانی مین

کہو اس نور چشم وابستہ لب کو آشتابی سے ۲ کہ جون بادام کے دو مغز ہو وین ایک تہالی مین

نظر مین کب ہے مردونکی جلالت اہل زینت کی ۳ نہین دیکھا کبھی رنگ شجاعت شیر قالی مین

۴ ولی کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے مو بمو خواہان
جو کوئی پایا ہر لذت اُن ہوؤنکے شعر حالی مین

چھپا ہون مین صدائے بانسلی مین ۵ کہ جاتا ہون پریرو کی گلی مین

عیان ہے رنگ کی شوخی سے اس شوخ ۶ بدن تیرا قبائے صندلی مین

نہین طاقت مجھے آنے کی باہر ۷ بزور آہ پہنچا اس گلی مین

جو ہے تیرے گلے مین رنگ و خوبی ۸ کہان یہ رنگ یہ خوبی کلی مین

کیا جون لفظ معنی مین سمن رو ۹ مقام اپنا دل و جان ولی مین

ولہ

دل نے تسخیر کیا شوخ کو حیرانی مین ۱۰ آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی مین

خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کو ۱۱ نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی مین

جوہر آئینہ اس خط کی سیاحت کی خبر ۱۲ موج گوہر کی طرح غرق ہوا پانی مین

خط کا آخر کو ہوا رخ پہ پریرو کے گذر ۱۳ مور کو راہ ملی ملک سلیمانی مین

دل بیتاب کہ اک آن نہین اسکو قرار ۱۴ زلف دلدار سوا تیری پریشانی مین

گلرخان بات مجھ دل کی کہا کرتے ہین ۱۵ بسکہ ہون شہرۂ آفاق سخندانی مین

۱۶ جز ولی بات نہ کہہ دل کی کسی سے ہرگز
راہ ہر دل کو نہین مطلب پنہانی مین

نام ہی پہ جو کوئی دل سے فدا نہین ۱۷ راضی قسم خدا کی ہے اسیر خدا نہین

اے نور جان و دیدہ ترے انتظار مین ۱۸ مدت ہوئی پلک سے پلک آشنا نہین

ترک لباس جب سے کیا ہون جہان مین	١	جز خاک کوئے یار ہماری قبا نہین
عشاق مستحق کرامت ہین اے عزیز	٢	انکے غریب حال پہ سختی روا نہین
ہردم ہمین رلاتے ہو ہنس ہنس کے غیر سے	٣	عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہین
اے نو بہار حسن گل باغ جان و دل	٤	افسوس ہے کہ تجھ منے بوئے وفا نہین
ڈالے اُکھاڑ کوہ کو جون کاہ اے ولی عاشق کی آہ سرد کہ جس مین صدا نہین	٥	
مجھے گلشن طرف جانا روا نین	٦	اگر گلشن مین وہ رنگین قبا نین
بغیر از نقد جان یا کب زان	٧	متاع حسن کی دیگر بہا نین
کیا ہے عاشقون کے خون سے رنگین	٨	کف خونریز پر رنگ حنا نین
سنا تیری نگاہ باحیا سے	٩	کہ ہرگز چشم نرگس مین حیا نین
تری زلفون کی سنبل کی محرک	١٠	ہوئی ہے عشق بازون مین صبا نین
ترا قد دیکھکر کہتی ہے قمری	١١	کہ ہرگز سرو مین ایسی ادا نین
ترا منہ دیکھنا ہے واجب العین	١٢	ادائے فرض مین خوف و رجا نین
عجب ہے اے دُر دریائے خوبی	١٣	کہ دل تیرا مروت آشنا نین
ولی گلرو کی دانش پر نظر کر بہار حسن کو چندان بقا نین	١٤	
مرا غم دفع کرنیکو وہ عالیجاہ قاصد نین	١٥	تو آوے کیون مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نین
ہوا ہے مجکو یون معلوم اس بیدستگاہی مین	١٦	کہ احوال اپنا پہنچانیکو غیر از آہ قاصد نین
خبردار اور کو کرنا نہین غیرت روا رکھتی	١٧	ہمین سے بیسر و سامان کو اس راہ قاصد نین
جو میری جان و دل کا حال ہے فرقت مین یکجائی	١٨	تجھے وہ حال پہنچانے کرون کیا آہ قاصد نین
بجز وجدان دلبر کو نپاوے حال عاشق کا	١٩	تو میرے راز کے نامہ سے بس آگاہ قاصد نین

نپاوے شاہد معنی الپس کو جو کیا خالی ۔ ۱ ۔ خبر یوسف کی پہنچانے کو غیر از آہ قاصد نین

۲ ۔ ولی کیونکر لکھوں اس بےخبر کو درد دل اپنا
لیجانے درد نامے کو کوئی دلخواہ قاصد نین

سجن کی طرح عالم مین دگر نین ۔ ۳ ۔ وہ ہم مین ہے و لے ہم کو خبر نین

عجب ہمت ہے اسکو جس کی جگ مین ۔ ۴ ۔ بغیر از یار دیگر پر نظر نین

نپاوے صندلِ راز آگہی ۔ ۵ ۔ جسے گرمی سے دل کی درد سر نین

ہوا نین جب تلک خالی الپس سے ۔ ۶ ۔ گرفتاروں مین ہرگز معتبر نین

نہ دیوین راہ تجھ کو ملک دل مین ۔ ۷ ۔ وفا کا جب تلک تجھ مین اثر نین

ولپس کے مدعی کے آشنا کو ۔ ۸ ۔ نہ پہنچے جب تلک ہمت اگر نین

نہ پوچھو درد کی سب لے ورد سے بات ۔ ۹ ۔ کہے کیا بےخبر جس کو خبر نین

ہوا ہوں جون کمان خم زور غم سے ۔ ۱۰ ۔ ہے اس سینے مین اب آہ جگر نین

۱۱ ۔ ولی اسکی حقیقت کیونکہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نین

جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نین ۔ ۱۲ ۔ وہ الپس کی خودی لبسرتا نین

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے ۔ ۱۳ ۔ دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نین

پیو کے لب سے پیا جو آب حیات ۔ ۱۴ ۔ دور آخر تلک وہ مرتا نین

غیر تیرے خیال کے ای شوخ ۔ ۱۵ ۔ دل مین میرے دگر گذرتا نین

۱۶ ۔ لئے ولی اس کے نقش عالی کو
غیر مانی کوئی چیترتا نہیں

خوش قدان دل کو بند کرتے ہین ۔ ۱۷ ۔ نام اپنا بلند کرتے ہین

اپنے شیرین سخن کو دیکھ رواج ۔ ۱۸ ۔ سرد بازار قند کرتے ہین

جسکو بیتاب دیکھتے ہین اے ۔ ۱ ۔ اپنے اوپر پسند کرتے ہین
بند کرنے کو عاشقون کے سدا ۔ ۲ ۔ زلف اپنی کمند کرتے ہین

۳
اے ولی جو کہ ہین بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہین

خوب رو خوب کام کرتے ہین ۔ ۴ ۔ اک نگہ مین غلام کرتے ہین
دیکھ خوبون کو وقت ملنے کے ۔ ۵ ۔ کس ادا سے سلام کرتے ہین
کم نگاہی سے دیکھتے ہین وے ۔ ۶ ۔ کام اپنا تمام کرتے ہین
کیا وفادار ہین کہ ملنے مین ۔ ۷ ۔ دل سے سب رام رام کرتے ہین
کھولتے ہین جب اپنی زلفون کو ۔ ۸ ۔ صبح عاشق کو شام کرتے ہین
صاحب لفظ اس کو سنتے ہین ۔ ۹ ۔ جس سے خوبان کلام کرتے ہین

۱۰
دل لجاتے ہین اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہین

گل مقصد کے ہار ڈالے ہین ۔ ۱۱ ۔ نقد ہستی جو ہار ڈالے ہین
کیون نہ ہو راہ عشق نشتر راز ۔ ۱۲ ۔ تیری پلکون نے خار ڈالے ہین
دیکھ اوسکی پلک کے خنجر کو ۔ ۱۳ ۔ چشم آہو کو وار ڈالے ہین
کسطرح نکلے کوئے الفت سے ۔ ۱۴ ۔ زلف تیری نے مار ڈالے ہین

۱۵
اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط نے اوسکے حصار ڈالے ہین

دیکھا ہے جس نے باغ مین اس سرو قد کتین ۔ ۱۶ ۔ طوبی کی خوش قدی پہ رکھا دست رد کتین
دل جا پڑا ہے چاہ زنخدان مین یک بیک ۔ ۱۷ ۔ اے زلف کی رسن پہنچ اب تو مدد کتین
اے سرو قد ترے ہی سے ہے عید عاشقان ۔ ۱۸ ۔ قربان کر دیا ہون مین عمر ابد کتین

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
ہین دنگ آسمان پہ ملک جب کیا شکار	۱	آہو نے اس نین کے فلک کے اسد کتین
یاجوج جب رقیب ہو آیا صنم کے پاس	۲	پیدا کیا حجاب سکندر نے سد کتین
درکار کب ہے صافی دل کو لباس زر	۳	جون آرسی پسند کیا ہون نمد کتین
اس کی طرح نظر مجھے آیا نہین ولی	۴	دیکھا ہون آفتاب نمط چار حد کتین
اس حسن نے دیا ہے بہار آرسی کتین	۵	بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کتین
کس خط کے پیچ و تاب کی دل مین رہی ہوا	۶	جون آب حیوان نین ہے قرار آرسی کتین
حیرت سے آنکھ بند نہ محشر تلک کرے	۷	اک پل ہوا وسکے پاس گذار آرسی کتین
خوبی مین پہلے سے وہ ہوا ہے دو چند تر	۸	جب سی کیا صنم نے دو چار آرسی کتین
گر اوس کے دیکھنے کی تمنا ہی اے ولی	۹	جلدی اپکے دل کی سنوار آرسی کتین
اے سامری تو دیکھ مرے سامری کتین	۱۰	شیشے مین دل کے بند رکھا ہون پری کتین
جب سی طلسم زلف کو دیکھا ہے یار کے	۱۱	پایا ہے تب سی رشتۂ جادوگری کتین
خورشید لیکے منہ پہ شفق شرم سے چھپا	۱۲	نکلا ہے جب وہ پہن لباس زری کتین
انچل پری نے چہرۂ روشن پہ جب لیا	۱۳	قربان کیا اپس پہ شہ خاوری کتین
پیدا ہوا ہے جگ مین ولی صاحب سخن	۱۴	میری طرف سی جاکے کہو انوری کتین
ہر رات اپنے لطف و کرم سے ملا کرو	۱۵	ہر دن کو عید جان گلے سی لگا کرو
حق اوسکو ہمکلام رکھے مجھسے رات دن	۱۶	اس بات سے مدام رقیبو جلا کرو
وعدہ کیا تہا رات کو آؤنگا صبح مین	۱۷	اے مہربان وعدہ کو اپنے وفا کرو
کب تک رکھوگے طرز تغافل کو دل مین تم	۱۸	ٹک کان دہر کے حال کسیکا سنا کرو

۱	آیا ہون احتیاج سے تم پاس اے صنم — اپنے لبون کے خضر کو حاجت روا کرو
۲	اک بات ہے ولی کی سنو کان رکھ صنم — میرے رواق چشم مین دایم رہا کرو
۳	وحشی ملک عدم کو تمہین تسخیر کرو — خون عنقا کے اگر رنگ سے تصویر کرو
۴	دل دیوانہ کو اب اسکے سوا قید نہین — زلف کی موج سے تم اب اسے زنجیر کرو
۵	گرد خجلت کو ملا اشک ندامت کے ساتھ — مورد رحمت حق اس سے ہی تعمیر کرو
۶	صفحہ چشم پہ پتلی کی سیاہی لیکر — نقطۂ خال کی تعریف کو تحریر کرو
۷	عشق کہتا ہے ولی آکے باواز بلند — اے جوانو تمہین سب درد کو اب پیر کرو
۸	چاہو کہ ہوش سر سے اپس کے بدر کرو — اکبار گی تم اوسکی بہون پر نظر کرو
۹	ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو — اس زلف تا بدار کی تعریف سر کرو
۱۰	بوجھو ہلال چرخ کو ابروئے پیر زال — اسکے بہون کے خم پہ اگر اک نظر کرو
۱۱	اس گل کے گر وصال کی ہے تم کو آرزو — اس زلف تا بدار کی تعریف سر کرو
۱۲	اے دوستو تپنگ ہوا ہون مین ہوش سے — اس گل کا نام لیکے مجھے بیخبر کرو
۱۳	پہنچا ہے جسکے ہجر کی سختی سے دل بنزع — اس بیخبر کو حال سے میرے خبر کرو
۱۴	ہر شعر سے ولی کے عزیزو بیاض مین — مسطر کے خط کو رشتۂ سلک گہر کرو
۱۵	چاہو کہ اوسکے زیر قدم تم وطن کرو — اول اپس کے عجز مین نقش چرن کرو
۱۶	ہے گلرخونکو ذوق تماشائے عاشقان — داغون سے اب دلونکو تم اپنے چمن کرو
۱۷	ثابت ہے عاشقی مین جلا جو پتنگ وار — تار نگاہ شمع سے اوس کا کفن کرو
۱۸	گر آرزو ہے دل مین ہم آغوش ہونیکی — اشکون سے اپنی سیج پہ فرش سمن کرو

۱	چاہو کہ ہو ولی کی طرح جگ مین دور بین دن رات عین سعی سے مشق سخن کرو	

مت تم اب انتظار ماہ کرو	۲	ماہرو کو چراغ راہ کرو	
منہ دکہاوے گا یوسف معنی	۳	دل سے گر دیکہنے کی چاہ کرو	
سفر عشق کا اگر ہے خیال	۴	ہمت دل کو زاد راہ کرو	
عاشقو عاشقی کے دعوے پر	۵	آہ و زاری کیا کو دو گواہ کرو	
گل و بلبل کا گرم ہے بازار	۶	اس چمن مین جدہر نگاہ کرو	
سرخروئی ہے عاشقون کی یہی	۷	کہ رقیبون کا روسیاہ کرو	

۸	حال دل پر ولی کے اے جانا نظر لطف گاہ گاہ کرو	

ای دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو	۹	اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
اے یار اگر منظور ہے گر آشنائی عشق کی	۱۰	نا آشنائے عشق سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو
میری طرف ساغر بکف آتا ہے وہ مست حیا	۱۱	اے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو
اس آشنا کے گوش سی گر ہونا ہے تجکو آشنا	۱۲	دریائے دل مین اے سجن دُر دانہ ہو دردانہ ہو
چاہے کہ شاہ عشق کو لاوے اپس کے حکم مین	۱۳	تک عشق کے میدان مین مردانہ ہو مردانہ ہو
جاپر رکہیگا کب تلک رسم جفا و جور کو	۱۴	اے جان اب ہر دل مین تو جانانہ ہو جانانہ ہو
مجکو تمہارے ہجر سے پیدا ہوا ہے دردسر	۱۵	اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو
اسوقت دلبر کی نگہ کرتی ہے مشق دلبری	۱۶	یہ آن غفلت کی نہین فرزانہ ہو فرزانہ ہو
اے عقل کب تک وہم سے یکجا کرے گی خار و خس	۱۷	آتی ہے سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو
میرے سخن کو مہر سے سنتا ہے وہ رنگین ادا	۱۸	اے سرگذشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

۱۹	عالم مین تجکو اے ولی ہے فکر جمعیت اگر	

۱	ہر دم خیال یار سے ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

صحبت غیر مین جایا نہ کرو	۲	درد مندون کو کڑھایا نہ کرو	
حق پرستی کا اگر ہے دعوے	۳	بے گناہون کو ستایا نہ کرو	
اپنی خوبی کے اگر ہو طالب	۴	اپنے طالب کو جلایا نہ کرو	
ہے اگر خاطر عشاق عزیز	۵	غیر کو شکل دکہایا نہ کرو	
ہم کو برداشت نہین غصے کی	۶	بے سبب غصے مین آیا نہ کرو	
مجکو ترشی کا ہے پرہیز صنم	۷	چین ابرو کی دکہایا نہ کرو	
دلکو ہوتی ہے صنم بیتابی	۸	زلف کو ہاتہہ لگایا نہ کرو	
نگہ تلخ سے اپنی ظالم	۹	زہر کا جام پلایا نہ کرو	

۱۰	پاکبازون مین ولی ہے مشہور اُس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

شوخی و ناز سے عشاق کو حیران نہ کرو	۱۱	گردش چشم کو غارت گر ایمان نہ کرو
عشق کا داغ ہے مشتاق نمک کا دایم	۱۲	لب دلدار بنا اوس کو نمکدان نہ کرو
تب تلک بوئے محبت کو نہین پاؤگے	۱۳	جب تلک گل کے نمن چاک گریبان نہ کرو

۱۴	لب تمہارے ہین شفا بخش ولی ہے بیمار حیف صد حیف کہ اسوقت مین درمان نہ کرو

عالم کو تیغ ناز سے بیجان مت کرو	۱۵	غمزے سے اپنے غارت ایمان مت کرو
جمعیت آرزو ہے فلاطونکو خلق مین	۱۶	زلفین دکہاکے اسکو پریشان مت کرو
آئینۂ جمال منور کو کر عیان	۱۷	خوبان خود پرست کو حیران مت کرو
زاہد چلا ہے صورت محراب دیکہکر	۱۸	ابرو دکہاکے اوسکو پریشان مت کرو

۱۹	مدت سے اس نگاہ کا مشتاق ہے ولی

۱	کس نے کہا غریب پہ احسان مت کرو	
۲	غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو	کب تک رہیگا خواب مین بیدار ہو بیدار ہو
۳	گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو	ظاہر پرستون سے سدا بیزار ہو بیزار ہو
۴	جون چتر داغ عشق کو رکھہ سر پہ اپنے اولا	تب فوج اہل عشق کا سردار ہو سردار ہو
۵	وہ نوبہار عاشقان ہے سیمبر جگ مین عیان	ایدیدہ وقت خواب نین بیدار ہو بیدار ہو
۶	مطلع کا مصرع اے ولی ورد زبان کر اپنا تو غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار رہو	
۷	ندو آزار دلکو میرے ای آرام جان سمجھو	یہ خوبی کچھہ سدا رہتی نہین اے مہربان سمجھو
۸	کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بیتاب دلکو	ہوا ہون بال سا باریک ای نازک میان سمجھو
۹	تمہاری چشم نے زخمی کیا تیر تغافل سے	رہیگا کب تلک یہ ظلم ای ابرو کمان سمجھو
۱۰	تمہاری خیر خواہی کا بیان میری زبان پر ہے	یقین ہے مہربان منہ سے اگر میرا بیان سمجھو
۱۱	سخن کے آشنا سے لطف رکھتا ہے سخن کہنا ولی سے بات کہنا ہے بجا ایدوستان سمجھو	
۱۲	دیتا نہین ہے بار رقیب شریر کو	شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کو
۱۳	اس نازنین کی طبع گر آوے خیال مین	بوجھون صدائے صور قلم کے صریر کو
۱۴	برجا ہے اوسکے عشق کے گوشے مین بیقرار	جو پیچ و تاب دل سے بچھاوے حصیر کو
۱۵	اوسکی قدم کی خاک مین ہے حشر کی نجات	عشاق کے کفن مین رکھو اوس عبیر کو
۱۶	مجکو ولی کے طبع کی صافی کی ہے قسم دیکھا نہین ہون جگ مین سجن تجھ نظیر کو	
۱۷	خدایا ملا صاحب درد کو	کہ میرا کہے درد بیدرد کو
۱۸	کرے غم سے صد برگ صد پارہ دل	دکھاؤن اگر چہرۂ زرد کو

ہٹا بوالہوس دیکھہ ابروئے یار	۱	کہان تاب شمشیر نامرد کو	
اگر جل مین جلکر کنوں خاک ہو	۲	نہ پہنچے تیرے پاؤں کی گرد کو	

۳	لکہا اوس دہن کی صفت مین ولی ہر اک فرد مین جوہر فرد کو

تشنگی اپنی نہین کہتا کسی بیتاب کو	۴	جون گہر رکہتا ہے دایم جو گرہ مین آب کو
اضطراب دل گیا ہے اسکے منہ کو دیکہکر	۵	بیقراری سے لگا ہے آئینہ سیماب کو
اشک ریزان مثل انجم صبح تک رہتا مدام	۶	جس نے دیکہا اک نظر اس ماہ عالمتاب کو
جب سے دیکہا ہے خم ابرو ترا ای قبلہ رو	۷	منہ کے آگے رکہتا ہے زاہد سدا محراب کو

۸	اے ولی اسکی محبت سر زمین کے فرش پر آنکہہ بہر دیکہا نہین کوئی غیر مخمل خواب کو

میری طرف سے جا کہو اس مہر عالمتاب کو	۹	اک رات فرش خواب کر مجہہ دیدۂ کم خواب کو
اپنے دل پر خون کو مین لایا ہون تیری پیشکش	۱۰	کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجہے سنجاب کو
گر عشق مین قایم ہے تو اپنا گریبان پارہ کر	۱۱	لیتے ہین اس بازار مین بیتابی سیماب کو
میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجہین بے خبر	۱۲	ہے دلبر انکو اعتبار اس گوہر نایاب کو
اس دلکو سر گردان کیا ساغر نمن اس شوخ نے	۱۳	حلقے نے جکی زلف کے چکر دیا گرداب کو
صافی دلونکو بیٹھنا ہے کسب غفلت کا ولے	۱۴	دریا سے ہو کر ہم نشین پہنچا ہے موتی آب کو

۱۵	اشکون سے تیری یاد مین لبریز ہے چشم ولی اکبار دیکہہ اے سبز خط اس چشمۂ پر آب کو

اک بار مری بات اگر گوش کرے تو	۱۶	ملنے کو رقیبون کے فراموش کرے تو
ہے بسکہ تری چشم مین کیفیت مستی	۱۷	اک پل مین ہہ کونین کو بیہوش کرے تو
اے سرو گل اندام تو اب اپنے قدم سے	۱۸	بر جا ہے اگر صحن کو گل پوش کرے تو

غیرت سے کرے چاک گریبان دل پرخون ۱ گر گل کے حمایل کو ہم آغوش کرے تو

۲ اے جان ولی وعدۂ دیدار کو اپنے
ڈرتا ہون مبادا کہ فراموش کرے تو

عاشق کی چشم زار کے پانی کو دیکھہ تو ۳ اس آئینہ مین راز نہانی کو دیکھہ تو

سن بیقراری پہلے میرے دل کی شعلہ رو ۴ تب اس حرف مین دلکی معانی کو دیکھہ تو

خوبی کا شمع مارتی ہے دم ترے حضور ۵ اس بیحیا کی چرب زبانی کو دیکھہ تو

دریا یہ چاک کے موج روان پر نظر نہ کر ۶ اشکو نکی میرے آکے روانی کو دیکھہ تو

۷ جو داغ شوق تیرا ولی کے جگر مین ہے
بیطاقتی مین اوسکی نشانی کو دیکھہ تو

چلنے مین جو لے چنچل گر بہاؤ بتاوے تو ۸ بیتاب کرے جگ کو گر ناز سے آوے تو

یکبارگی ہو ظاہر بیتابی مشتاقان ۹ جسوقت کہ غمزے سی چھاتی کو چھپاوے تو

گویا کہ شفق مین ہے خورشید ہوا ظاہر ۱۰ جب اوٹ مین پردے کے چہرے کو چھپاوے تو

تب مہر فلک منہ مین انگشت تحیر لے ۱۱ جب مرلی نزاکت سی مجلس مین بجاوے تو

عشاق کی شادی کی اسوقت بجے نوبت ۱۲ مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے تو

اک تان سنانے مین دل جان لیا سبکا ۱۳ اب دل سے گذر جاوین گر بہاؤ بتاوے تو

۱۴ تو بہ ہے ریائی سے شاید کہ کرے تو بہ
اسوقت ولی بد کو اک جام پلاوے تو

دیکھیگا ہر اک آن تری جلوہ گری کو ۱۵ پایا ہے تری مہر سے جو دیدہ وری کو

بخشی ہے مجھے چشم نے کیفیت مستی ۱۶ اور رخ نے خبردار کیا بیخبری کو

جاری ہوا اس غم سے میرے اشک کا مطلب ۱۷ ہم دانہ و ہم آب ملا ہے سفری کو

مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ہو تیرا ۱۸ تجھہ حور کے آگے مین کرون فرش پری کو

۱ — ہر گل کا جگر چاک ہوسن درد کو میرے ۔۔۔ گلشن کیطرف بھیجوں گر آہ سحری کو

۲ — کہا پیچ خجالت سے چھپے غرب مین سورج ۔۔۔ گر دیکھے ترے فرق پہ دستار زری کو

۳ — کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن مین
اس چشم سے سیکھا ہے مگر جادوگری کو

۴ — دیکھو لگا شتابی سے اب اس رشک پری کو ۔۔۔ گر کچھ بھی اثر ہو مری آہ سحری کو

۵ — اے شوخ ترے ملنے کو اب آنکھوں پہ رکھکر ۔۔۔ لایا ہوں تیری نذر عقیق جگری کو

۶ — کاجل کو لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر ۔۔۔ دیکھے جو تری چشم کی جادو نظری کو

۷ — اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھ ۔۔۔ سب حیلہ گران ترک کیے حیلہ گری کو

۸ — یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کی طرح زرد
جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کو

۹ — ہرگز تو نہ لا ساتھ رقیب دغلی کو ۔۔۔ مت راہ دے خلوت مین تو اپنے خللی کو

۱۰ — اے زہرہ جبین گلشن ترے منہ کی کلی دیکھ ۔۔۔ گاتا ہے ہر اک صبح مین اٹھ امر کلی کو

۱۱ — تیرے لب یاقوت پہ یہ خط خفی دیکھ ۔۔۔ خطاب جہان نسخ وتے خط جلی کو

۱۲ — دل مین نے دیا تجکو صنم روز ازل سے ۔۔۔ مت بھول تو اب دل سے محبت ازلی کو

۱۳ — اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین پر ۔۔۔ دم کرتا ہوں مین وقت تحریر نادعلی کو

۱۴ — نے منصب و زر چاہیے نے ملک و وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے ولی کو

۱۵ — ہوا ہے رشک چنپے کی کلی کو ۔۔۔ نظر کر اس قبائے صندلی کو

۱۶ — کرے فردوس استقبال اسکا ۔۔۔ تصور جو کیا تیری گلی کو

۱۷ — دل بیتاب لے تجھ غم کی خاطر ۔۔۔ کیا ہے فرش خواب مخملی کو

۱۸ — ترے غم مین ہوا دل سوراخ سوراخ ۔۔۔ کیا پیدا صدائے بانسلی کو

خادم

۱	دل پرخون نے میرے باغ مین جا	دیا تعلیم خونخواری کلی کو
۲	کیا ہون آب خجلت سی سراپا	ہر اک مصرع سے مصری کی ڈلی کو
۳	پڑے سنکر اچھل جون مصرع برق	اگر مصرع لکھون ناصر علی کو
۴	ترے اشعار ایسے ہین فراقی	کہ حیرت رشک آوے گا ولی کو
۵	نہین معلوم ہوتا داغ دیگا کس بچارے کو	چلا ہے آج یہ لالہ ہزاری کے نظارے کو
۶	لیا ہے گھیر زلفون نے تمہارے کان کا موتی	مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے استارے کو
۷	ہر اک احوال مین دلبر نظر مین خوب آتا ہے	لباس خوب کی حاجت نہین حق کے سنوارے کو
۸	یہی ہے آرزو دل مین کہ صاحب درد کوئی جا	ہمارے درد کی باتین کہے اس ماہ پارے کو
۹	کمر سے کیا جدا ہوتی نظر اس شوخ چنچل کی	ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کو
۱۰	جو کوئی سمجھا نہین اس منہ کے اجمل کی معانی کو	وہ کیون جانے کہو اس شوخ چنچل کی معانی کو
۱۱	کرین گر بحث اُن انکھونکی جادوگر سحر سازان	نہ پہنچے کوئی باریکی مین کاجل کی معانی کو
۱۲	وہ یوسف کو کہے ثانی سوا اس بے مثل کا کیونکہ	نہین ہے جو کہ سمجھا چشم احول کی معانی کو
۱۳	نہ نکلے بحر حیرت سے جو ہو اس مہ کا ہمزانو	یہ بوجھے وہ کہ جو بوجھا مجمل کی معانی کو
۱۴	بیان زلف بدیعی کا ہے سعد الدین کا مطلب	ابھی تک تم نہین سمجھے مطول کی معانی کو
۱۵	ولی اس حسن کامل کی حقیقت جو نہین سمجھا	نہین بوجھا وہ عالم مین ہے اکمل کی معانی کو
۱۶	اس رخ پہ جواب خط کا اندازہ ہوا تازہ	اب حسن کے دیوان کا شیرازہ ہوا تازہ
۱۷	پھولون نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھپر	جب رخ پہ ترے گلگونہ غازہ ہوا تازہ
۱۸	سینے سے لگانے کی ہو دل مین ہوس تازی	جب تجھ مین میرے جانی خمیازہ ہوا تازہ

مصرع اول	شمار	مصرع ثانی
اب حسن کے عالم مین یہ شہرۂ عالم ہے	۱	ہر منہ سے ترا جگ مین اندازہ ہوا تازہ

۲
جو شعر لباسی تہے جون پہول ہوئے باسی
جب شعر ولی تیرا یہ تازہ ہوا تازہ

مصرع اول	شمار	مصرع ثانی
صنم تک ناز سے مجہ پاس آ آہستہ آہستہ	۳	چہپی بات اپنے دلکی اب سنا آہستہ آہستہ
نہ لا خاطر مین اپنے خود غرض کی بات کو ہرگز	۴	صنم اس بات کو خاطر مین لا آہستہ آہستہ
ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کر ایظالم	۵	رقیبان اس مین ہو وینگے جدا آہستہ آہستہ
مبادا محتسب بدمست سنکر تان مین آوے	۶	طنبورہ آہ کا لے دل بجا آہستہ آہستہ

۷
ولی ہرگز اپس کے دلکو سینے مین نہ کہہ غمگین
کہ بر لاوے گا مطلب کو خدا آہستہ آہستہ

مصرع اول	شمار	مصرع ثانی
کیا مجہہ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ	۸	کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
وفاداری مین دلبر کی بجہایا آتش غم کو	۹	کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ
مرے دلکو کیا بیخود تری انکہون نے ایظالم	۱۰	کہ جون بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ
ہوا مجہہ عشق سے اے آتشین رو دل مرا پانی	۱۱	کہ جون گلتا ہے آتش مین گلاب آہستہ آہستہ
اداو ناز سے آتا ہے وہ روشن جبین گہر سے	۱۲	کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ
عجب کچہہ لطف رکہتا ہے شب خلوت مین گلرو سے	۱۳	خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

۱۴
ولی مجہہ دل مین آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جون انکہون مین آجاتا ہے خواب آہستہ آہستہ

مصرع اول	شمار	مصرع ثانی
ہوا ظاہر خط روئے نگار آہستہ آہستہ	۱۵	کہ جون گلشن مین آتی ہے بہار آہستہ آہستہ
کیا ہے رفتہ رفتہ رام اوسکی چشم وحشی کو	۱۶	کہ جون آہو کو کرتے ہین شکار آہستہ آہستہ
جو اپنے اشک مثل جوئبار اول کیا پانی	۱۷	ہوا اس سرو قد سے ہمکنار آہستہ آہستہ
برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سے	۱۸	ہوا ہے دل صنم کا بیقرار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے مین صنم بر کے	۱	گیا کعبہ کو یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ
اسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل	۲	جو گلرویون مین پایا اعتبار آہستہ آہستہ

۳
ولی مت حاسدون کے ہات سے دل کو مکدر کر
کہ آخر دل سے جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

ہوئی ہے رام اس بت کی نین آہستہ آہستہ	۴	کہ جون پھاندے مین آتا ہے ہرن آہستہ آہستہ
مرا دل مثل پروانے کے تہا مشتاق جلنے کا	۵	لگی اس شمع سے آخر لگن آہستہ آہستہ
گریبان صبر کا مت چاک کر ای خاطر مسکین	۶	سنے گا بات وہ شیرین سخن آہستہ آہستہ
گل و بلبل کے سودے مین خلل ہووے تو دیکہا کر	۷	چمن مین جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ

۸
ولی سینے مین میرے پنجۂ عشق ستمگر نے
کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

گریان ہے ابر چشم سے میری اشکبار دیکہ	۹	ہے بیقرار بجلی تجہے بیقرار دیکہ
فردوس دیکہنے کی ہے گر تجہ کو آرزو	۱۰	اے دل تو اوسکے رخ کے چمن کی بہار دیکہ
حیرت کا رنگ لیکے ہے شکل بیخودی	۱۱	تیری ادا و ناز کو معنی نگار دیکہ
تیرے خیال دید مین یہ دل کہ چاک تہا	۱۲	لایا ہون تیری نذر مثال انار دیکہ
اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس	۱۳	سینے مین عاشقون کے اٹہا ہے غبار دیکہ
تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے	۱۴	اے بوالہوس نہ میری طرف بار بار دیکہ

۱۵
تجہ عشق مین ہوا ہے جگر خون داغ دار
دل مین ولی کے پہولا ہوا لالہ زار دیکہ

چنچل ہوا ہے جی مرا جان تیری چال دیکہ	۱۶	دل جا پڑا خلل مین ترے منہ کا خال دیکہ
ہر شب ہون پیچ و تاب مین اس زلف کے سبب	۱۷	گل کر ہوا ہون بال کہن میرے بال دیکہ
خوبان اگرچہ رشک کرین تجہ پہ کیا عجب	۱۸	جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکہ

اے نو بہار حسن تو گلشن مین جب چلا ١ گل کر گلاب گل ہوئے سب تیرا گال دیکھہ

مت کہہ اپس کے حال کو رمال سے کبھی ٢ مصحف مین اس جمال کی ای جان فال دیکھہ

دونون جہانکی عید کی ہے آرزو اگر ٣ اس مہ کی ابرؤون کی وہ شکل ہلال دیکھہ

٤
دل پیچ و تاب مین ہے ولی کا مثال موج
اس زلف تابدار کا ہر پیچ و جال دیکھہ

آج ہے اس کا حال کچھہ کا کچھہ ٥ کیون نہ گذرے خیال کچھہ کا کچھہ

دل بیدل کو آج کرتی ہے ٦ شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ

مجکو لگتا ہے اے پری پیکر ٧ آج تیرا جمال کچھہ کا کچھہ

اثر بادۂ جوانی سے ٨ کر گیا ہے سوال کچھہ کا کچھہ

٩
اے ولی جی کو آج کرتی ہے
بوئے باغ وصال کچھہ کا کچھہ

عشاق کی تسخیر کو بالا یہہ بلا ہے ١٠ یا راز مجسم ہے کہ تصویر ادا ہے

یا نقطہ ہے رنگین ہم آغوش معانی ١١ یا بر مین گل اندام کے گلرنگ قبا ہے

از بسکہ دل اس رشک پری سون جو بندھا ہی ١٢ ہر مو سے مرے رنگ ادا جلوہ نما ہے

جاتا نہین گلشن کیطرف صبح وہ گلرو ١٣ سمجھا ہے کہ وان آہ مری باد صبا ہے

بیماری عاشق ہے تری آنکھونسی لیکن ١٤ صد شکر کہ لب مین ترے ہر دکھہ کی دوا ہے

مجھہ حال پہ اے بو علی وقت نظر کر ١٥ تجھہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہے

گر حکم مین میرے ہو سعادت تو عجب کیا ١٦ سایہ ترا مجھہ سر کے اوپر ظل ہما ہے

اک دید کا وعدہ کیا ہے اپنی رضا سے ١٧ راضی ہون مین اسپر کہ تری جبین رضا ہے

١٨
پایا ہون ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر حق مین مرے ارض و سما ہے

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے	۱	بلائے عاشقان ناز و ادا ہے
تغافل شوخ کا عاشق کے حق مین	۲	ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
کہا مژگان نے اوسکی شوخیون کو	۳	کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
نجاوے تجکو چہوڑا ے گلشن ناز	۴	مرا دل بلبل باغ وفا ہے
رہے دولت کہ دایم سایۂ ناز	۵	ہمارے سر اوپر ظل ہما ہے
مرا دل کیون نہ جاوے اس گلی کو	۶	گلی اس دلربا کی دلکشا ہے
ہمیشہ عندلیب عاشقی کو	۷	گل مقصود تیرا نقش پا ہے
۸	ولی آتے ہین راہ عشق مین وہ کہ جنکو استقامت کا عصا ہے	
دیکہا ہے جسے وہ مبتلا ہے	۹	خوبون کی نگہ نہین بلا ہے
گر تجہہ کو ہے عزم سیر گلشن	۱۰	دروازۂ آئینہ کہلا ہے
صیقل تری ہوونکی ای شوخ	۱۱	آئینۂ عشق کی جلا ہے
جون شمع ہوا جو تیرا عاشق	۱۲	وہ سر سے قدم تلک جلا ہے
خوبونکا ہوا ہے سرد بازار	۱۳	تجہہ حسن کا جب سے غلغلہ ہے
اے اہل ہوس نگاہ مت کر	۱۴	بالائے سہی قدان بلا ہے
اک دل نہین آرزو سے خالی	۱۵	ہر جا ہے محال اگر خلا ہے
۱۶	تسخیر کیا ہے گوش گل کو بلبل کا ولی عجب گلا ہے	
نگہ اس خوش ادا کی خوش ادا ہے	۱۷	کمر اس دلربا کی دلربا ہے
صنم کے حسن کو ٹک فکر سے دیکہہ	۱۸	کہ وہ آئینۂ معنی نما ہے
یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز	۱۹	اسے مشک ختن کہنا خطا ہے

ہوا معلوم زلفون سے یہ اے شوخ	۱	کہ شاہِ حسن پر ظلِ ہما ہے
نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت	۲	عزیزو عاشقی کا مقتضا ہے
نہ ہووے کوہ کن کیون آہ عاشق	۳	کہ وہ شیرین ادا گلگون قبا ہے

۴
ولی کو مت ملامت کر اے واعظ
ملامت عاشقون پر کب روا ہے

نظر جو باغ مین وہ سرو نو بہار کرے	۵	نگہ کے پانون مین آنسو کی پر قطا کرے
گذر چمن مین اگر اپنا گل عذار کرے	۶	بہار باغ مین تازہ عیان بہار کرے
ہوا ہے قامت دلدار کا جو دیوانہ	۷	قدم مین سرو کے زنجیر جوئبار کرے
وہ راحت دل و جان نے وہان مقام کیا	۸	ہوائے درد دل و جان کو بیقرار کرے
مین اپنی آنکھون کون واسطہ فرش راہ کرون	۹	گذر جو میری طرف کو وہ شہسوار کرے

۱۰
اگرچہ بندگی وصل ظاہری ہے ولی
خیال ناز کو گر ہوسکے حصار کرے

گلستان کی لطافت مین ترا قد سرو رعنا ہے	۱۱	ہمیشہ نازکی کے آب جو مین جلوہ پیرا ہے
عدم تیرے دہن کا جگ مین ثانی ہی پری پیکر	۱۲	اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دلنشین وہ سرو قامت دل مین اے بلبل	۱۳	صنوبر گر مرے سائے سی پیدا ہو تو بیجا ہے
پریشانی کی مکتب کا معلم اسکو کہتے ہین	۱۴	تری زلف پریشان کا صنم جس سر مین سودا ہے

۱۵
ولی تیری تواضع سے رقیب سنگدل دایم
پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

قد ترا رشک سرو رعنا ہے	۱۶	معنی نازکی سراپا ہے
اُن بھؤن کی مین کیا کرون تعریف	۱۷	مطلع شوخ رمز ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہین ہمرنگ	۱۸	نشۂ بیخودی دو بالا ہے

کیون نہ ہر ذرہ رقص مین آوے ۱ جلوہ گر آفتاب سیما ہے

نہ ٹُٹے اسکے قد کو دیکھہ بجا ۲ سرو ہر چند پائے برجا ہے

چمن حسن مین نظر کر دیکھہ ۳ زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیون نثار نقد نیاز ۴ حسن کو ناز کی تمنا ہے

دل مردہ کو زندگی بخشی ۵ بات تیری دم مسیحا ہے

سنبل اوسکی نظر مین جا نہ کرے ۶ جسکو زلف پری کا سودا ہے

اوسکی پہچان کا شمار نہین ۷ زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی ۸ آہ میری عصائے موسیٰ ہے

۹ آج تجھہ غم سے ہے ولی گریان
دیکھہ چل نوح کا تماشا ہے

آج سر سبز باغ و صحرا ہے ۱۰ ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

چہرۂ یار و قامت زیبا ۱۱ گل رنگین و سرو رعنا ہے

معنیِ حسن و معنیِ خوبی ۱۲ صورت یار سے ہویدا ہے

دم جان بخش نوخطوں مجکو ۱۳ چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دہان صنم ۱۴ فکر نازک ہے یا معما ہے

مو بمو اوسکو ہے پریشانی ۱۵ زلف مشکین کا جسکو سودا ہے

سبب دلربائی عاشق ۱۶ مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

کیا حقیقت ہے تجھہ تواضع کی ۱۷ یہ تلطف ہے یا مدارا ہے

۱۸ جون ولی رات دن ہے اسکا خیال
جسکو تجھہ عشق کی تمنا ہے

عشق بازی مین رضا درکار ہے ۱۹ فکر اسباب وفا درکار ہے

چاک کرتے جامۂ صبر و رضا	۱	دلبر رنگین قبا درکار ہے
ہر صنم تسخیر دل کیون کر سکے	۲	دلربائی کو ادا درکار ہے
زلف کو وا کر کہ شاہ عشق کو	۳	سایۂ بال ہما درکار ہے
رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خونبار پر	۴	گر تجھے رنگ حنا درکار ہے
دیکھہ اسکی چشم شہلا کو اگر	۵	نرگس باغ حیا درکار ہے

۶
عزم اسکے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

آج ہر گل نور کا فانوس ہے	۷	کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے
اے صنم تیرے دہن کے شوق سے	۸	ہر کلی مین نغمۂ ناقوس ہے
گر نہ نکلے سیر کو وہ نوبہار	۹	ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے
نور الفت سے ترے اے شمع رو	۱۰	پردۂ دل پردۂ فانوس ہے
دیکھہ کر اوسکی اداؤ ناز کو	۱۱	ہر پری کو خواہش پابوس ہے
دل نہ دے اور ونکو غافل دیکھہ اسے	۱۲	کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

۱۳
دیکھنے سے سیر کیا ہووے ولی
مدعا اوس کا کنار و بوس ہے

جب سے میرا گلبدن گل پوش ہے	۱۴	بلبلون کا ہر طرف سے جوش ہے
اے صنم اک بات ہے لیکن اسے	۱۵	بوجھتا ہے وہ کہ جسکو ہوش ہے
گول پگڑی کے نہ پھیرو گرد تو	۱۶	گول پگڑی حسن کا سرپوش ہے
دیکھنا تجھہ قد کا اے نازک بدن	۱۷	باعث خمیازۂ آغوش ہے
اب خلاصی عشق سے ممکن نہین	۱۸	دام دل زلفون کا دامی پوش ہے
کیون نہ ہو امید کا روشن چراغ	۱۹	شمع مجلس ساقی مینوش ہے

نمبر	مصرع اول	مصرع دوم
١	ہر سخن تیرے تلطف سے ولی	مثل گوہر زینت ہر گوش ہے
٢	نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خونخوار آتا ہے	جہان کی خوبرویونکا سپہ سالار آتا ہے
٣	ہر اک دیدہ کو حکم آئینہ ہے اسکے جلوہ سے	جدہر وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے
٤	صنوبر کے نہ ہووے دلیہ کیون قایم قیامت سے	ادا سے بوستان مین وہ گل رخسار آتا ہے
٥	مثال شمع کرتا ہے جنے کی ہے انجمن روشن	ولی کہہ اس سے مجہہ دل مین خیال یار آتا ہے
٦	مغز جان باس پاس ہوتا ہے	گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
٧	آشنا بی نہین تو جاتا ہون	کیا کرون جی اداس ہوتا ہے
٨	کیون نہ کپڑے رنگون مین غم مین سرک	عاشقی مین لباس ہوتا ہے
٩	تجہہ جدائی مین نین اکیلا مین	درد و غم آسپاس ہوتا ہے
١٠	اے ولی دلربا سے ملنے کو	دل مین میرے ہراس ہوتا ہے
١١	کمان ابرو پہ جی قربان ہوا ہے	دل اوسکے تیر کا پیکان ہوا ہے
١٢	بہوان تیغ اور نگہ خنجر پلک تیر	یہ کس کے قتل کا سامان ہوا ہے
١٣	مرا دل مجہسے کر کر بے وفائی	پسند خاطر جانان ہوا ہے
١٤	پیا ہے جام دل سے بادۂ خون	جو بزم عشق مین مہمان ہوا ہے
١٥	عزیزو کیا ہے پروانے کے دل مین	کہ جی دینا اسے آسان ہوا ہے
١٦	طبیبو انکا نہین محتاج ہرگز	جسے درد بتان درمان ہوا ہے
١٧	برنگ گل فراق گلرخان مین	گریبان چاک تا دامان ہوا ہے
١٨	سواد خط خوبان دلکشی مین	بہار گلشن ریحان ہوا ہے

۱ ولی تصویر اسکی جس نے دیکھا
مثال آئینہ حیران ہوا ہے

۲ عشق دکہلانے حشر آیا ہے — دشمن ہوش و صبر آیا ہے
۳ مجھسے وحشی ہین گلرخان گویا — فوج آہو مین ببر آیا ہے
۴ دیکھہ اوسکی کلاہ بارانی — چاند پر آج ابر آیا ہے
۵ یہ صنم کا ہے غمزۂ بیدین — یا ولایت مین گبر آیا ہے

۶ اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
برسر جور و جبر آیا ہے

۷ مکتب مین جسکے ہاتھہ ادا کی کتاب ہے — خوبی مین آج ہم سبق آفتاب ہے
۸ ظاہر ہوا ہے مجھہ تیرے ناز سے صنم — رنگین بہار حسن بہار عتاب ہے
۹ مانند مو ضعیف کیا اسکے شوق نے — جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے
۱۰ کیفیت بہار ادا تب سے ہے عیان — وہ مست ناز جب سے کہ مست شراب ہے
۱۱ تیرے نین کے عصر مین ہے ہو قرشراب — میخانہ تجھہ نگاہ سے دایم خراب ہے
۱۲ دیوان مین ازل کے ملے جب سی حسن و عشق — تب سی نیاز و ناز مین باہم حساب ہے

۱۳ پوشیدہ حال عشق رہے کیونکر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

۱۴ عشق مین جسکو مہارت خوب ہے — مشرب مجنون پہ وہ منسوب ہے
۱۵ عاشق بیتاب سے طرز وفا — جون ادا محبوب ہے محسوب ہے
۱۶ عشق کے مفتی نے یون فتوی دیا — دیکھنا خوبون کا یار و خوب ہے
۱۷ لخت دل پر خط لکھا ہے یار کو — داغ دل مہر سر مکتوب ہے
۱۸ غمزہ و ناز و ادائے نازنین — ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھدے یوسف بہی غلامی خط تجھے ۱ اگرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

۲ ہر گھڑی پڑھتا ہون اشعار ولی
دل کو حرف عاشقی مرغوب ہے

جسے اقلیم تنہائی مین انداز اقامت ہے ۳ جبیں حال پر اوسکی سدا رنگ سلامت ہے
گذر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد مین ۴ موذن کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے
مجہے روز قیامت کا رہا کب خوف آواعظ ۵ خیال قیامت رعنا مرے حق مین قیامت ہے
ہوا ہے صورت دیوار زاہد کنج عزلت مین ۶ یہی اس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے
سیاہ بختی ہوئی جگ مین نصیب عاشق بیدل ۷ یہ اس زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے
ہوا ہے جو جبین فرسا تری محراب ابرو مین ۸ صف عشاق مین اسکی امامت ہی امامت ہے
نہ ہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا ۹ سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے
شرف ذاتی ہے تجکو اے گل گلزار معشوق ۱۰ تجلی منہ پہ ترے یہ سیادت کی علامت ہے

۱۱ ولی جو عشق بازونکی حقیقت سی نہین واقف
سخن اوس کا قیامت مین گل باغ ندامت ہے

سرو تیرا مہر سے آزاد ہے ۱۲ شوخ ہے بیداد ہے صیاد ہے
ہاتھ سے اس غمزۂ خونریز کے ۱۳ داد ہے بیداد ہے فریاد ہے
سنگدل کا نرم اب کیونکر ہو دل ۱۴ سخت ہی بیرحم ہے فولاد ہے
عشق مین شیرین سخن کے رات دن ۱۵ آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

۱۶ غم نہین مجنون کو ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

جس دلربا سے دلکو مرے اتحاد ہے ۱۷ دیدار اوس کا آنکھونکی میری مراد ہے
رکھتا ہے دل مین دلبر رنگین خیال کو ۱۸ مانند آئینے کے جو صاف اعتقاد ہے

شاید کہ دام عشق مین تازہ ہوا ہے قید ۔ ١ ۔ وعدے پہ گلرخون کے جسے اعتماد ہے
باقی رہے گا جور و ستم روز حشر تک ۔ ٢ ۔ اس زلف کی جفا مین نپٹ استداد ہے

٣ مقصود دل ہے اوس کا جمال اے ولی مجھے
میری زبان کا ورد محمد مراد ہے

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے ۔ ٤ ۔ غمزۂ خونخوار ظالم سر بسر بیداد ہے
کیون نہ ہو فوارۂ خون جوش زن ہر رگ سے آہ ۔ ٥ ۔ ہر نگاہ تیز خوبان نشتر فصاد ہے
ہر گھڑی تجھ ہجر مین اے دلربا تنہا نہین ۔ ٦ ۔ مونس و دمساز میری آہ ہے فریاد ہے
زلف کھولے دیکھ اوسکو مجھ پہ یون ظاہر ہوا ۔ ٧ ۔ صید کرنے کو ہمارے رغبت صیاد ہے
آسمان پر یہ نہ جانو چادر ابر سفید ۔ ٨ ۔ جانماز زاہد عزلت نشین برباد ہے
حرف شیرین دمبدم ہوتے ہین اس سے جلوہ گر ۔ ٩ ۔ اہل معنی کی زبان کیا تیشۂ فرہاد ہے

١٠ سرو کی وارستگی پر تو نظر کر اے ولی
باوجود خودنمائی کس قدر آزاد ہے

نہ جو جو خود بخود اس گل مین اڑ ہے ۔ ١١ ۔ رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
نہین ہر زلف دیکھے سے اٹکتا ۔ ١٢ ۔ اٹکتا ہون جہان دل کی پکڑ ہے
نہین چیرہ ہے اوسکی سر پہ بل دار ۔ ١٣ ۔ عزیز و نوجوانون کی اکڑ ہے
کرین کیون سنگدل کے دلکو تسخیر ۔ ١٤ ۔ زبردستی مین بیجاپور کا گڑھ ہے
برستا منہ پہ ہے اس ماہ کے نور ۔ ١٥ ۔ یہان عشاق کی آنکھون مین جھڑ ہے

١٦ سخن فہمون کی مجلس مین ولی یہ
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

اسکے نین مین غمزۂ آہو پچھاڑ ہے ۔ ١٧ ۔ لے دل سمجھ کے چل کہ یہان تاد باڑ ہے
کسطرح آسکون تیری آنکھو نکے باغ مین ۔ ١٨ ۔ خار و نکے جھاڑ خنجر مژگان کی باڑ ہے

۱ — جنکو نہین ہے بوجھ ترے حسن پاک کی
نزدیک انکے تنکا مثال پہاڑ ہے

۲ — سنی اگرچہ کیسا ہی سو کہا سا ہاڑ ہے
پر دشمنوں کے سر پہ مثال پہاڑ ہے

۳ — دل مین ولی رکہے ہے خیال جمال یار
در کی طرح سے سینے مین اسکے دراڑ ہے

۴ — گلزار خون مین جس کے سر پر طرۂ زرنار ہے
زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

۵ — چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی مین وہ
آیۂ جنات تجری تحتہا الانہار ہے

۶ — بسکہ بیدرد ان ہوئے ہین مجتمع چارو طرف
بستۂ زلف پریرویان پہ مارا مار ہے

۷ — زخم دل تہا اگرچہ کاری لیکن اسکی غم سون آب
سبزۂ خط دل آرا مرہم زنگار ہے

۸ — کیونکہ جاوے بوالہوس اسکی گلی مین ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اوسکی تیر ہے تلوار ہے

۹ — کیون نہ لین زہاد تجہہ کو دیکہہ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

۱۰ — مت نصیحت کر ولی کو اے صنم نا آشنا
ترک کرنا عشق کو دشوار ہے

۱۱ — بیابان عاشقون کا ملک اسکندر برابر ہے
ہر اک آنسو کا گوہر تخت کے اختر برابر ہے

۱۲ — جنون کے ملک کے سلطانکو کیا حاجت ہی افسر کی
بگولا سر اوپر مجنون کے یہ افسر برابر ہے

۱۳ — جو کوئی حاصل کیا ہے دولت عالم کو سوزش مین
ہیولا اس دل دریا کا سو گوہر برابر ہے

۱۴ — فنا کر جو کوئی سمجہا ولی کی زندگانی کو
اسے گذران کرنے دشت ہو یا گہر برابر ہے

۱۵ — ولی دیوان مین میرے بہلا دفتر کی حاجت کیا
میرے دیوان کا ہر اک شعر سو دفتر برابر ہے

۱۶ — نہ سمجہو خود بخود دل بے خبر ہے
نگاہ مین اس پری رو کے اثر ہے

۱۷ — نہین اب تک دکہایا منہ اپس کا
مرے کیا حال سے وہ بے خبر ہے

۱۸ — مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت مین مروت معتبر ہے

ترے قد کے تماشے کا ہون طالب	۱	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
تری تعریف کرتے ہین ملایک	۲	ثنا تیری کہان حد بشر ہے
بیان اہل معنی ہے مطول	۳	اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

۴ ولی کے رنگ کو دیکھے نظر سے
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

نجانون خط مین تیرے کیا اثر ہے	۵	کہ دیکھے سے یہ دل زیر و زبر ہے
اسے باریک بین کہتے ہین عاشق	۶	نظر مین جس کے وہ نازک کمر ہے
نہ ہووے بے ہجوم راست بازان	۷	جہان اوس سرو قامت کا گذر ہے
ہر اک سے آشنا ہوجا ہنر مین	۸	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
نہ پاوے تجھسے گر سیب زنخدان	۹	نہال عشق بازی بے ثمر ہے
رہینگے خاک ہو تیری گلی مین	۱۰	وفاداری ہماری اس قدر ہے

۱۱ ولی مجھہ دل کی آتش پہ نظر کر
جہنم کی زبانیر الحذر ہے

رخ ترا آفتاب محشر ہے	۱۲	شعلہ اُسکا جہان مین گہر گہر ہے
رگ جان سے ہوا ہے خون جاری	۱۳	دل مین تیری پلک کا نشتر ہے
پہنچتا ہے دلون کو ہر جا پر	۱۴	غم ترا روزی مقدر ہے
بات میٹھی ترے لبون کی صنم	۱۵	بخدا رشک شہد و شکر ہے
رخ ترا بحر حسن ہے جانان	۱۶	زلف پر پیچ موج عنبر ہے
قد سے تیرے کبھو نہ پایا پہل	۱۷	حق مین میرے درخت بے بر ہے
تجھہ بن اے نور بخش محفل دل	۱۸	حال مجلس تمام ابتر ہے
آگ ہووے بقدر نیزہ بلند	۱۹	شمع کیا آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہے سرمۂ چشم	۱	داغ دل و دیدۂ سمندر ہے
صفحۂ دل پہ درد کو لکھیے	۲	رشتۂ آہ تار مسطر ہے
آج جون آرسی ہوئے ہین عزیز	۳	خود نمائی جنون کا جوہر ہے
سادہ رو ہین ہمیشہ با عزت	۴	آب ہر دم محیط گوہر ہے
سیر دریائے معرفت کی کر	۵	کشتی دل اگر قلندر ہے
آئینے سے سنی ہے مین نے یہ بات	۶	صاف دل وقت کا سکندر ہے

۷	اے ولی کیا ہے حاجت قاصد نامہ میرا پر کبوتر ہے

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے	۸	ہادی و مشکل کشا شمشیر ہے
غازی اب سعادت کیون نہون	۹	سایۂ بال ہما شمشیر ہے
کیون نہ دشمن کے کرے سینہ مین جا	۱۰	ناخن شیر خدا شمشیر ہے
کیون نہووے قتل عاشق دم بدم	۱۱	شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے
اوسکے آگے بوالہوس کیون آسکے	۱۲	صورت دست قضا شمشیر ہے
اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ	۱۳	ظاہراً برگ حنا شمشیر ہے
زندۂ جاوید شہدا کیون نہون	۱۴	موجۂ آب بقا شمشیر ہے
سالک راہ فنا کو دم بدم	۱۵	آخرت کی رہنما شمشیر ہے
صاحب ہمت کون ہے دستگیر	۱۶	مرشد حاجت روا شمشیر ہے
دشمنان کیون کر سکین مکر و فریب	۱۷	صیقل زنگ دغا شمشیر ہے
راہ غیرت مین کہ مشکل ہے تمام	۱۸	ناتوانون کا عصا شمشیر ہے
ہے کلید باب فتح مدعا	۱۹	ناخن مشکل کشا شمشیر ہے
کیون نہ ہووے آب سر سے تا قدم	۲۰	جوہر کان حیا شمشیر ہے

جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی	۱	اسکو موج بوریا شمشیر ہے
۲	کعبۂ فتح و ظفر مین اے ولی شکل محراب دعا شمشیر کی	
عاشقونکو قید تیرا حسن عالمگیر ہے	۳	بلبلونکو بند کرنے موج گل زنجیر ہے
تجھہ نین کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا	۴	کج ادائی اُن بھونکی جوہر شمشیر ہے
حسن تیرا عالم علوی سے دیتا ہی خبر	۵	تو دم عیسیٰ ہے تیرا دم دم تاثیر ہے
کیا کرے حیران تری تعریف ای آئینہ رو	۶	سو بسو تیرا سراپا نازکی تصویر ہے
۷	اے ولی کہتے ہین بلبل اسکا سن رنگین سخن غنچۂ لب کے اوپر جون بوئے گل تقریر ہے	
تشنہ لب کو جی کی گرسنگی نہین ناسور ہے	۸	پیشۂ مینا اسے جون مرہم کافور ہے
یاد سے ساقی کے ہر دم ہر رگ یک شاخ تاک	۹	اشک حیرت اوسکے اوپر خوشۂ انگور ہے
نفس سرکش پر جو کوئی پایا یہان فتح و ظفر	۱۰	دار عقبیٰ مین وہ الحق صورت منصور ہے
ہے تجلی کے صحیفے کا یہ سورج اک ورق	۱۱	عکس تیری زلف کا مثل شب دیجور ہے
جو سیاہی اور سفیدی سے ہوا ہے آشنا	۱۲	اہل بینش کی نظر مین وہ سدا منظور ہے
جلد رو ہو عشق کی رہ مین کہ حق نزدیک ہو	۱۳	کاہلی کو چھوڑ دے سالک جو منزل دور ہے
خاکساری جسکو ہے سلطان ہے اس عالم مین وہ	۱۴	کاسۂ خاکی اسے جون چینی فغفور ہے
۱۵	یار کے دیدار کا طالب ہون موسیٰ کی زمان اے ولی دربار اوس کا مجکو کوہ طور ہے	
حسن کا مسند نشین وہ دلبر ممتاز ہی	۱۶	دلبرونکا حسن جس مسند کا پا انداز ہے
اس نزاکت آفرین پر بار کیا ہے ناز کا	۱۷	سر سے لے پاؤن تلک سب نازہی نازہے
غیر حیرت نین خبر ہے اس پہ بیرو کی کسے	۱۸	راز کے پردے مین جسکے خاموشی آواز ہے

خال تیرا دل مین اب آ کر ہوا خلوت نشین	۱	غم ترا سینے مین میرے راز کا ہمراز ہے
وہ اپسکے وقت کا منصور ہے عالم مین بس	۲	صدق سے رہ مین تری جو عاشق سرباز ہے
سو کہہ کر غم مین ترے یہ تن ہوا ہے جون رباب	۳	دل مرا سینے مین میرے مثل تار ساز ہے

۴ یاد سے اس رشک گلزار ارم کے اے ولی
رنگ کو میرے سدا جون بوئے گل پرواز ہے

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے	۵	دلربائی مین برنگ موج گل ممتاز ہے
موسم خط مین نہ کر فکر ای گل رنگین ادا	۶	سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے
روبرو ہونے مین اوسکے راز دل ظاہر ہوا	۷	جلوۂ آئینہ رویان کاشف ہر راز ہے
زندگی مین طائر دل کو خلاصی کیونکہ ہو	۸	پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے
الفت اغیار کرنا ہجر مین در کار کیا	۹	دم بدم آہ دل بیتاب اگر دمساز ہے
دردمندونکی نظر سے اسکا گرنا ہے بجا	۱۰	جو برنگ طفل اشک عاشقان غماز ہے
زندہ کرنا استخوان کو گرچہ تہا کار مسیح	۱۱	زندہ کرنا شوق کو تجہہ ناز کا اعجاز ہے
دردمندونکی نظر مین قول مطرب دلنواز	۱۲	گرمی افسردہ طبعان شعلۂ آواز ہے
بزم کو رونق دیا ہے جب سے وہ عالیمقام	۱۳	رشتۂ آہ دل بیتاب تار ساز ہے
دیکہنا آئینہ رو کا امر مشکل ہے ولے	۱۴	سد راہ سینہ صافان طالع ناساز ہے

۱۵ اے ولی یہ مصرع موزون ہی ہر دل کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

مجہہ حکم مین وہ راست قد دلنواز ہے	۱۶	جسکے ہر ایک قول مین عشرت کا ساز ہے
رکہتے ہین کہول پردہ شناسان مدعا	۱۷	جو اوج مین ہوا کے اڑے شاہباز ہے
جب سے رکہا ہون عشق کی آتش پہ مین قدم	۱۸	تب سی مثال عود مزاجی گداز ہے
اے بوالہوس تو دل مین رکہہ آہنگ عاشقی	۱۹	جانباز عاشقونپہ یہ دروازہ باز ہے

تو اصل دائرہ مین ہے اور دوسرے ہین فرع	۱	اوج و حضیض ہیچ نہین بلکہ تاز ہے
تیرے خیال مین جو ہوا خشک جون رباب	۲	مضراب غم کا ہاتھ اسی پر دراز ہے
محراب ان بہوؤنکی عجب ہے مقام خاص	۳	ہر پنجگانہ جس مین دلون کی نماز ہے
سن حرف راست یار کا مت ہل قریب سے	۴	ہر چند تیری طبع مخالف نواز ہے
خارا دلونکی چشم کی نسبت کے فیض سے	۵	برمے کو اصفہان کے عجب امتیاز ہے
کرنے کو سد راہِ عراق و حجاز عشق	۶	عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

۷ یانگ بلند بات جو کہتا ہے اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکو ناز ہے

زلف دلبر کی جو عنبر بیز ہے	۸	حسن کے دعوے کی دست آویز ہے
ہے گل رعنا بہار حسن کا	۹	ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے
شوق کے مرکب کو راہ عشق مین	۱۰	اے صنم تیری نگہ مہمیز ہے
ہر پلک ہی تیرا تیغ فرنگ	۱۱	عاشقونکے مارنے کو تیز ہے
ہاتھ مین میرے نہ سمجھو تم بیاض	۱۲	شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے
چاہتا ہون دل سے مین اے نازنین	۱۳	جنگ تیرا وہ کہ صلح آمیز ہے
اس صنم کا وصف لکہنے مین قلم	۱۴	ابر نیسان کی طرح دُر ریز ہے
اب تغافل سے ہوا ہے رہنما	۱۵	گریۂ عاشق کہ خون آمیز ہے
دل مرا اے دلبر شیرین سخن	۱۶	اُن لبونکے شوق سے لبریز ہے

۱۷ اے ولی یوسف سا ہے دلکو عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق آمیز ہے

ہر نگاہ شوخ سرکش دشنۂ خونریز ہے	۱۸	تیغ اس ابرو کی ہر دم مارنے کو تیز ہے
عشق کے دعوے مین اسکا کہتی ہی ثابت اساس	۱۹	سنبل زلف پریرو جسکو دست آویز ہے

مصرع اول		مصرع دوم
آج گلگشتِ چمن کا وقت ہے اے نوبہار	١	بادۂ گلرنگ سے اب جام گل لبریز ہے
جب سے گلشن میں تری زلفوں کا ہے سایہ پڑا	٢	تب سے ہے صحن چمن ہر تار سنبل خیز ہے
سادہ رویوں کو کیا مشتاق اپنے حسن کا	٣	شعر تیرا اے ولی ازبسکہ شوق انگیز ہے
عاشق کو تیری رویت آئینہ جمال بس ہے	٤	خاموش ہو کے رہنا اتنی ہی قال بس ہے
گر عید کو جہاں مل تکتا ہے ماہِ نو کو	٥	اور ہم کو ماہ عید اب ابرو ہلال بس ہے
ہر دلربا کو ہرگز دیتا نہیں ہوں دل کو	٦	دل بستگی کو میری وہ بے مثال بس ہے
کیوں دام و دانہ رکھے صیاد حسن اپنا	٧	کرنے کو صید دل کے یہ خط و خال بس ہے
ہر چند اے ولی میں ہوں غرق بحر عصیاں	٨	مجکو شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے
تحصیل خط کو اسکے رخ کی کتاب بس ہے	٩	دانائے منتخب کو یہ انتخاب بس ہے
مجھ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر	١٠	تو لاجواب ہونا مجھ کو جواب بس ہے

ولہ

مصرع اول		مصرع دوم
مجکو شفیع محشر وہ دین پناہ بس ہے	١١	شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے
خاطر سے کی ہے خواہش اسباب دنیوی کی	١٢	ہمت رہِ رضا میں اب زاد راہ بس ہے
جو صاف دل ہیں انکو درکار کب ہے زینت	١٣	جوں آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ہے
اسباب جنگ رکھنا درکار ہم کو کب ہے	١٤	دشمن کے مارنے کو اک تیر آہ بس ہے
نیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی	١٥	تیری گلی پہ آنا یہ دستگاہ بس ہے
درکار کب ہے مسجد سجدے کو عاشقوں نکے	١٦	محراب اُن بھوؤں کی یہ قبلہ گاہ بس ہے
مت تیر اور کمان کی کر فکر اے خوش ابرو	١٧	عاشق کے مارنے کو سیدھی نگاہ بس ہے
تجھ عشق کے جلے کو کیا کام چاندنی سے	١٨	تجھ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

در کار کیا کہ دیکھوں ہر اک ادا کو تیری	١	تجھ چال کا تماشا اے کجکلاہ بس ہے
بیجا ہے بادشاہی ہر خوبرو کو دینا	٢	خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

٣ غم کیا ہے گر رقیبان آئے ہیں چل ولی پر
اے دوست تجھ کرم کی مجکو نگاہ بس ہے

دل طلبگار یار مہوش ہے	٤	لطف اسکا اگرچہ دلکش ہے
مجھ سے کیونکر ملے گا حیران ہوں	٥	شوخ ہے بیوفا ہے سرکش ہے
کیا تری زلف کیا تری ابرو	٦	ہر طرف سے تجھے کشاکش ہے
تجھ بن اے داغ بخش سینہ و دل	٧	چمن لالہ دشت آتش ہے

٨ اے ولی تجھ ذکی سے پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے	٩	مت کسی سے مل اگر اشراف ہے
ہر سحر کو نعمت دیدار کی	١٠	آئینے کو اشتہائے صاف ہے
ہیں شفق ہر شام تیرے خواب کو	١١	پنجۂ خورشید مخمل باف ہے
نقد دل اور ونکو دینا تجھ بغیر	١٢	حق شناسوں کے قریب اسراف ہے
کیا کروں تفسیر غم ہر ایک اشک	١٣	راز کے قرآن کا کشاف ہے
مست جام عشق کو تجھ غم نہیں	١٤	خاطر ناصح اگر ناصاف ہے
وسوسے سے دلکو مت کر قلب زر	١٥	سینہ صافوں کی نظر صراف ہے
جب سے وہ آتا ہے ہمراہ رقیب	١٦	دردمندوں کا مکان اعراف ہے
رحم میرے حال پر کرتا نہیں	١٧	شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے
صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر	١٨	اسقدر چہرہ صنم کا صاف ہے
اے ولی تعریف اسکی کیا کروں	١٩	ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

ہر چند کہ اسکا ہوئے وحشی مین بھڑک ہے	١	بیتاب کا دل لینے کو ہرگز نہ دھڑک ہے
عشاق پہ اس ابروئے خمدار کا پھرنا	٢	تلوار کی اوجھڑ ہے یا گتکی کی سٹرک ہے
گرمی سے تری طبع کی ڈرتے ہین سبھی بخت	٣	غصے سے کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے
آنکھونکو کہان تاب جو دیکھین تری جاب	٤	سورج سے زیادہ ترے جامہ کی بھڑک ہے

٥
کرنے کو وہ کی عاشق بیتاب کو زخمی
وہ ظالم بیرحم نپٹ ہے ندھڑک ہے

اے دوست تیری یاد مین دلکا کمال ہے	٦	نقش مراد آئینہ تیرا جمال ہے
ہے راستی سے قد کو تیرے رتبہ بلند	٧	جنت مین اوسکے عشق سے طوبی نہال ہے
حاجت نہین ہے شمع کی اس انجمن مین کچھ	٨	جس انجمن مین شمع صنم کا جمال ہے
آئی مہ دو ہفتہ مرے پاس ایکروز	٩	ہر ماہ تیرے ہجر مین اب مجکو سال ہے
ہمسایہ بتان نے کیا قد مرد و تا	١٠	اس مدعی پہ غمزۂ خمدار دال ہے
زاہد کو شغل دانۂ تسبیح ایک آن	١١	کوچہ سے اب ریا کے نکلنا محال ہے
لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن	١٢	ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے
جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا	١٣	بیتاب جان میری پہ عجب وجد و حال ہے
ای عاشقونکی عید قاتل سے کر نظر	١٤	تیری بھوونکی یاد مین تن جون ہلال ہے
تیری نین کے عشق مین جس نے سفر کیا	١٥	اوسکو سفر کی راہ نگاہ غزال ہے
بانگ بلند زمزمہ میرا ہے اے حجر	١٦	کعبے مین تجہہ جمال کا تل جون بلال ہے
گل پہ زبان سے کہتا تھا گل باغ مین سخن	١٧	غنچہ کو اوس دہن سے سدا انفعال ہے

١٨
خاموش گر رہا ہے وہ تو عجب نہ جان
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

مہر پر حسن تیرا فاضل ہے	١٩	رخ ترا رشک ماہ کامل ہے

۱	نسخۂ حسن کا لیا جو سبق	بس وہی فاضل و مکمل ہے
۲	رات دن تجھ جمال روشن سے	شغل پروانۂ دل کا شاغل ہے
۳	جسکو کچھ حسن کی نہین ہے خبر	بیگمان وہ جہان مین غافل ہے
۴	زاد رہ دل سے جو بغل مین لیا	عشق کے پنتھ سے وہ غافل ہے
۵	عشق کی راہ کے مسافر کو	ہر قدم اس گلی مین منزل ہے

۶
اے ولی طرز عشق سہل نہین
آزمایا ہون مین کہ مشکل ہے

۷	نشہ بخش عاشقان وہ ساقی گلفام ہے	جسکی خوبی کا تصور بیخودی کا جام ہے
۸	کھولنا زلفونکو کیا درکار ہے اے خوش نین	اک نگاہ ناز تیرا دو جہان کا دام ہے
۹	آفتاب آتا ہے محرم ہوکے کوچہ کی طرف	صبح صادق اسکے بر مین جامۂ احرام ہے
۱۰	دلکو جمعیت ہے جب جاتا ہون دنبال صنم	آہ کی ساتھ مین سیماب کو آرام ہے
۱۱	مت قدم رکھیو اسطرف اے زاہد خلوت نشین	غمزۂ خونخوار ظالم دشمن اسلام ہے
۱۲	جس صنم کی سرکشی کی جگ مین ہے صیت بلند	شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے

۱۳
اے ولی کیون خشک مغزی کا نہین کرتا علاج
یاد اُن انکھونکا تجکو روغن بادام ہے

۱۴	اُس سرو خوش ادا کو ہمارا سلام ہے	اس یار بے وفا کو ہمارا سلام ہے
۱۵	لیتا نہین سلام ہمارا حجاب سے	اس صاحب حیا کو ہمارا سلام ہے
۱۶	جسکے سوائے اور نہین مدعائے دل	اس دل کے مدعا کو ہمارا سلام ہے
۱۷	ناز و ادا سے دلکو مرے مبتلا کیا	اس ناز کو ادا کو ہمارا سلام ہے

۱۸
آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اس جان و دلربا کو ہمارا سلام ہے

اوس شاہ نو خطان کو ہمارا سلام ہے	۱	جسکے نگین لب کا دو عالم مین نام ہے
سرشار انبساط وہ اس انجمن مین ہے	۲	جسکو خیال آنکھونکا تیری مدام ہے
جس سرزمین تیری ہوئی نکا بیان کرون	۳	خوبی ہلال چرخ کی وان ناتمام ہے
جب ہے گلی مین تیرے رقیب سیاہ رو	۴	تب تک ہمارے حق مین ہر اک صبح شام ہے

۵
تنہا نہ بند عشق مین تیرے ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

ترا مجنون ہون صحرا کی قسم ہے	۶	طلب مین ہون تمنا کی قسم ہے
سراپا ناز ہے تو اے پری رو	۷	مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
کیا تجھ زلف نے مجکو دوانہ	۸	تری زلفونکے سودا کی قسم ہے
دو رنگی ترک کر اک رنگ ہو جل	۹	تجھے اس قد رعنا کی قسم ہے
کیا ہے عشق نے عالم کو مجنون	۱۰	مجھے اس رشک لیلی کی قسم ہے

۱۱
ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

صنم میرا عجب روشن بیان ہے	۱۲	برنگ شعلہ سرتا پا زبان ہے
نظر کرنے مین دل اس کا لیا ہے	۱۳	کمند گل نگاہ بلبلان ہے
وفا کر حسن پر مغرور مت ہو	۱۴	وفاداری بہار بیخزان ہے
صنم تجھ دیدہ و دل مین گذر کر	۱۵	ہوا ہے باغ ہے آب روان ہے
بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز	۱۶	ہماری راستی پر مہربان ہے
ہوا تیر ملامت کا نشانہ	۱۷	نظر مین جسکے وہ ابرو کمان ہے

۱۸
ولی اوسکی جفا سے خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

یہ تل زنگی وہ خط مشک ختن ہے	۱	سخن مصری و لب کان یمن ہے
میرے پر کھینچی ہے تیغ ہندی	۲	تری ابرو کہ چین جس کا وطن ہے
تری انکھون مین دیکھا کانورودیس	۳	تری باتون مین بنگالے کا فن ہے
ہین رنگین لب ترے لعل بدخشان	۴	سخن تیرا ہر اک دُر عدن ہے
ترا یہ زلف ہے شام غریبان	۵	جبین تیری مجھے صبح وطن ہے
۶	ولی ایران و توران مین ہے مشہور وطن گو اس کا گجرات و دکن ہے	
شکار انداز دل وہ من ہرن ہے	۷	لقب جس شوخ کا جادو نین ہے
ہوا ہے جو شہید لالہ رویان	۸	برنگ داغ دل خونین کفن ہے
نہین درکار گلگشت چمن کی	۹	بہار عاشقان وہ گلبدن ہے
کریگا سنگدل کے دل مین جا نقش	۱۰	صدائے بیدلان فرہاد فن ہے
بجا ہے اوسکو کہنا خسرو وقت	۱۱	نظر مین جس کے وہ شیرین سخن ہے
ترا قد اے بہار گلشن ناز	۱۲	مثال سرو زیب انجمن ہے
خودی سے اولا خالی ہوا ے دل	۱۳	اگر اس شمع روشن کی لگن ہے
غلام قدوی درگاہ احمد	۱۴	سدا میری زبان پہ یہ سخن ہے
۱۵	ہوا جو خادم شاہ ولایت ولی ہے والی ملک سخن ہے	
عارفون پر ہمیشہ روشن ہے	۱۶	کہ فن عاشقی عجب فن ہے
کیون نہ ہو مظہر تجلی یار	۱۷	کہ دل صاف مثل درپن ہے
عشقباز اس گلی مین رہتے ہین	۱۸	بلبلونکا مقام گلشن ہے
سفر عشق کیون نہ ہو مشکل	۱۹	غمزۂ چشم یار رہزن ہے

۱ بار حسرت سے رقیب کو اے یار — دوستو نکہار شیب دشمن ہے

۲ تنگ چشمی سے راہ بے بصری — گرچہ بقدار چشم سوزن ہے

۳ مجکو روشن دنون نے دی ہے خبر — کہ سجن کا چراغ روشن ہے

۴ عشق مین شمع روکے جلتا ہون — حال میرا سبہونپہ روشن ہے

۵ گہیر رکہتا ہے مجکو جامہ تنگ — دور افلاک دور دامن ہے

۶ اے ولی تیغ غم سے خوف نہین
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

۷ ترے لب پر جو خط عنبرین ہے — خط یاقوت سے نقش نگین ہے

۸ چمن آرائے باغ خوش ادائی — نہال سرو قد ہے گل جبین ہے

۹ کہو زاہد کو جاوے اس گلی مین — اگر مشتاق فردوس برین ہے

۱۰ نہ آوے گی کبہی لکہنے مین ہرگز — مصور پہ ادائے نازنین ہے

۱۱ ہمیشہ دیکہتی ہے اس کمر کو — نگہ میری زبس باریک بین ہے

۱۲ مرے حق مین عنایت نامہ یار — مثال شہپر روح الامین ہے

۱۳ کرے اک آن مین دیوانہ سب کو — نگاہ یار جادو آفرین ہے

۱۴ نہین گلبرگ گلشن مین یہ گلرو — ترے گلگون کا یہ دامان زین ہے

۱۵ سویدا کی طرح جاوے نہ ہرگز — خیال اس خال کا جو دلنشین ہے

۱۶ ولی جس نے سنا میرے سخن کو
زبان پر اوسکے ذکر آفرین ہے

۱۷ ہر اک سے کر عمل متواضع ہو سروری یہ ہے — سنبہال کشتی دلکو قلندری یہ ہے

۱۸ نکال خاطر فاتر سے جام جم کا غم — صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے

۱۹ تو جان بوجہ کے انجان ہو گیا جانا — کہ زندگانی مین مقصود زرگری یہ ہے

شعر	نمبر	شعر
خیال یار کو رکھہ دل مین اپنے محکم کر	۱	کہ عاشقون کے لئے شیشہ وپری یہ ہے
بسا عزیز ہین اوس منہ کے آفتاب پرست	۲	تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے
ذرہ نقاب اٹھاکر تو اپنا منہ دکھلا	۳	کہ دلبرون کے لئے حق دلبری یہ ہے
کرا پنے دل سے تو اب دور یاد خاقانی ولی کو دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ہے	۴	
نکل اے دلربا گھر سے کہ وقت بیحجابی ہے	۵	چمن مین چل بہار نسترن ہے ماہتابی ہے
کسی کی بات سنتا نہین کسی پر رحم کرتا نہین	۶	ہٹیلا ہے عنادی ہے جفائی ہے عتابی ہے
گیا ہے جب سے وہ گلرو چمن مین میکشی کرنے	۷	ہر اک گل صورت ساغر ہے ہر غنچہ گلابی ہے
کسے طاقت کہ آنکھین کہولکر دیکھے تری جانب	۸	جھلک اس حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے
رہے کیون ہوش عاشق کا سلامت دیکھکر انکو	۹	تبسم ہے نمک ہے زلف ہے چہرہ شہابی ہے
مجھے اس بیوفا کی بات پر کیا اعتبار آوے	۱۰	کہ ظالم ہے ستمگر ہے دورنگی ہے شرابی ہے
اٹھا ہے عشق کا شعلہ دکھاوے چہرۂ روشن	۱۱	دکھانا آگ کو مصحف کہ یہ مثل کتابی ہے
تمہارا اے صنم مدت سے یہ فدوی دعاگو ہے	۱۲	سخن کیا ہم سے کرنا بے حجابی بیحجابی ہے
وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گلرو	۱۳	نہو جیو سر سری ہرگز سخن میرا کتابی ہے
ولی پایا رہا شن چار ابرو کے تصور مین تخلص چشم گریان کا بجا ہے گر سحابی ہے	۱۴	
مفلسی سب بہار کھوتی ہے	۱۵	حسن کا اعتبار کھوتی ہے
کیونکہ حاصل ہو مجھکو جمعیت	۱۶	زلف تیری قرار کھوتی ہے
ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب	۱۷	چشم دل کا خمار کھوتی ہے
کیونکہ ملنا صنم کا ترک کرون	۱۸	دلبری اختیار کھوتی ہے
اے ولی آب اس پری روکی	۱۹	میرے دل کا غبار کھوتی ہے

۱	شب فرقت مین مونس و ہمدم	بیقراروں کو آہ و زاری ہے
۲	اے عزیزو مجھے نہین برداشت	سنگدل کا فراق بھاری ہے
۳	فیض ہجران سے تیرے اے یم حسن	چشم گریان کا کام جاری ہے
۴	فوقیت لیگیا ہوں بلبل پر	گرچہ منصب مین دہ ہزاری ہے
۵	عشقبازوں کے حق مین قاتل کی	ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

۶

آتش ہجر لالہ رو سے ولی
داغ سینے مین یادگاری ہے

۷	عشق بیتاب جانگدازی ہے	حسن مشتاق دلنوازی ہے
۸	اشک خونی سے جو کیا ہے وضو	مذہب عشق مین نمازی ہے
۹	جو ہوا راز عشق سے آگاہ	وہ زمانہ کا فخر رازی ہے
۱۰	پاکبازوں سے یوں ہوا معلوم	عشق مضمون پاکبازی ہے
۱۱	جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کو	کیا ہی اس زلف کی درازی ہے
۱۲	تجربے سے ہوا مجھے ظاہر	ناز مفہوم بے نیازی ہے

۱۳

اے ولی عیش ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

۱۴	کوچۂ یار عین کاسی ہے	دل لگا جو وہان کا باسی ہے
۱۵	اوسکے بیراگ کی اداسی سے	دل پہ بیراگ کے اداسی ہے
۱۶	خال پیشانی بت بیدین	ہندوئے ہردوار باسی ہے
۱۷	زلف تیری ہے موج جمنا کی	اسکے نزدیک تل سناسی ہے
۱۸	طاس خورشید غرق ہی جب سے	بر مین تیرے لباس طاسی ہے
۱۹	گھر ترا ہے یہ رشک دیول چین	اس مین مدت سے دل اپاسی ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
پلی سیہ زلف اس زنخدان پر	١	ناگنی کی طرح پیاسی ہے
جسکی گفتار مین نہین ہے مزہ	٢	سخن اوس کا طعام باسی ہے
اے ولی جو لباس تن پہ رکہا	٣	عاشقون کا وہی لباسی ہے
ترا مکھ مشرقی حسن انوری جلوہ جمالی ہے	٤	نین جامی جبین فردوسی اور ابرو ہلالی ہے
ریاضی فہم و گلشن طبع دانا دل علی فطرت	٥	زبان تیری فصیحی اور سخن تیرا زلالی ہے
نگہ مین فیضی و قدسی سرشت طالب شیدا	٦	کمالی بدر و دل آہنی چشم اوسکی غزالی ہے
توہی ہے خسرو روشن ضمیر و صاحب شوکت	٧	تری ابرو سے پر خم مجہہ کو طغرای ہلالی ہے
ولی اس قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مایل	٨	تو ہر اک بیت عالی طور ہر اک مصرع خیالی ہے
نہ پوچھو خود بخود اس شوخ مین حسن کمالی ہے	٩	نگاہ پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہے
نہ جانون کیا بلا لاوےگی اوس کے کان سر لگ کر	١٠	بلائے جان مشتاقان ترے کانون کی بالی ہے
سدا اس سو کمر کے وصف تے ہین زبان اوپر	١١	عزیز و طبع مین میرے عجب نازک خیالی ہے
زبان قمریان پر یہ سخن جاری ہے گلشن مین	١٢	کہ عشق سرو قد رکہتا ہے جسکی فکر عالی ہے
ہمیشہ جون صنوبر راست بازان جلد کرتے ہین	١٣	مگر قد پر پیرو مصرع برجستہ حالی ہے
عیان ہے شاہ بیت ابہری اس چشم جادو سے	١٤	کرشمہ اون ہون کا معنی بیت ہلالی ہے
کہا اس شکرین گفتار نے میرے سخن سنکر	١٥	کہ طوطی کی زبان پر یہ عجب شیرین مقالی ہے
نہ جانون کس پری رو کا گذر ہے آج مجلس مین	١٦	کہ حیرت سے ہر اک کا رو برنگ نقش قالی ہے
ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی	١٧	نہ رہنا اوسکی صحبت مین نپٹ بے اعتدالی ہے
باغ ارم سے بہتر گلرو تری گلی ہے	١٨	ساکن تری گلی کا ہر آن مین ولی ہے

لبریز ہوں صدائے الفت سوں میں سراپا	۱	ہر استخوان میں میرے آواز بانسلی ہے
کہدی ہے اہل دل نے یہ بات مجکو دل سے	۲	عارف کا دل بغل میں قرآں حمائلی ہے
اس رخ پہ گرچہ یہ خط باریک ہے و لیکن	۳	آنکھوں کا نور افزا جوں قطعۂ جلی ہے
امید ہے کہ ہووے اب دردسر کا درمان	۴	جاے کا رنگ تیرے اے شوخ صندلی ہے
آتا نہیں ہے تجھ بن اک آن خواب راحت	۵	تکیہ مرے سرہانے ہر چند مخملی ہے
گر تیرے اس دہن میں طرز نہیں سخن کا	۶	گویا دہن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے

۷
مجکو کہا صنم نے لاؤں نگاہ بستگی میں
زمرے میں شاعروں کے ہر چند تو ولی ہے

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ہے	۸	جان سی ناز کی تمامی ہے
گرچہ سب خوبرو ہیں خوب ولے	۹	سرو میرا سبھوں میں نامی ہے
ہر پلک تیری اے نگاہ مست	۱۰	نشۂ بخششی میں شعر جامی ہے
آتش شوق زلف سوں تیرے	۱۱	دل عاشق کباب شامی ہے
سرو کو باوجود آزادی	۱۲	تجھ سے بس دعوی غلامی ہے
جس نے باندھا نگیں لب سوں دل	۱۳	اوسکو عالم میں نیک نامی ہے
آتش عشق سے نہ گل جانا	۱۴	عشق بازوں کے حق میں خامی ہے

۱۵
اے ولی اوسکی بیت ابرو میں
معنی نسخہ ہائے جامی ہے

نازطراز گرچہ آئی ہے	۱۶	مایۂ عیش جاودانی ہے
یاد کرتے ہیں خط و بید صنم	۱۷	کام ہندو کا بید خوانی ہے
تجھ سے ہرگز جدا نہوئنگا جان	۱۸	جب تلک میری زندگانی ہے
دل میں آیا ہے جب سوں سرو روان	۱۹	تب سے اشعار میں روانی ہے

وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ	۱	کہ محبت میں جی جانی ہے
آشنا تو نہال سے ہو تا	۲	ثمرۂ گلشن جوانی ہے
اے سکندر نہ ڈھونڈ آب حیات	۳	چشمۂ خضر خوش بیانی ہے
گرچہ مانند نقطہ ہوں لیکن	۴	دل مرا عاشق معانی ہے

۵ اے ولی شکر صاف صاحب دل
گوہر بحر نکتہ دانی ہے

مو بمو مجھ کو غم سے ضعف ناتوانی ہے	۶	ٹک کرم کر کہ یہ ستم وقت مہربانی ہے
دیکھنے سے خوبانکے منع مت کر اے زاہد	۷	موسم بزرگی نہیں عالم جوانی ہے
جو یاد کرتا ہے تو بہار کے خط کو	۸	رات دن برہمن کا کام بید خوانی ہے
کچھ تعجب نہیں تنہا ہیں دل عاشق بالا اگر	۹	کہ شب جدائی میں آہ یار جانی ہے
اک سخن تیرے لب کا ہے مرے روح افزا	۱۰	جان نثار شکر حق میں آب زندگانی ہے
تجھ سے ہم نشین ہونا ہے گل بہار دل	۱۱	وجہ شادمانی ہے عیش کامرانی ہے
نام اس دو رنگی کا کیوں نہ ہوئے گل رعنا	۱۲	چہرۂ ارغوانی ہے چہرۂ زعفرانی ہے
جب سے تو خط گلرو جلوہ گر ہے گلشن میں	۱۳	سبزہ کہربائی ہے رنگ گل خزانی ہے

۱۴ سادہ رو جہانکے گوش زیکر سنتے ہیں
اے ولی سخن تیرا گوہر معانی ہے

تجکو خوبان میں بادشاہی ہے	۱۵	سر او پر سایۂ الٰہی ہے
باعث دلربائی عاشق	۱۶	خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے
کم نکلنے میں اس پریرو کے	۱۷	عشقبازوں کی خیرخواہی ہے
جگ میں تیرے بھوؤں کی شہرت سے	۱۸	کشتی عاشقان تباہی ہے
قتل عاشق پہ ہے کمر باندھی	۱۹	غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

۱ کیون نہون عشقباز خسروِ وقت — عشق کا داغ چترِ شاہی ہے

۲ نوخطونکی طرف نہ جا زاہد — زہد و تقوی یہ وان تباہی ہے

۳ شاہِ خوبان کے رخ پہ سبزۂ خط — حسن کی فوج کا سپاہی ہے

۴ عشقبازون مین ہے ولی کامل
طلبِ گلرخان کماہی ہے

۵ سدا ہمکو خیال رنگ روی یار جانی ہے — ہمارے شیشۂ دل مین شراب ارغوانی ہے

۶ زبان حال سے کہتا ہے خضر سبزۂ نوخط — ثنا کرنا صنم کے لب کی آب زندگانی ہے

۷ گیا ہے حسن کی شادی مین از بس بے تکلف ہو — سراپا عشق کے بر مین لباس زعفرانی ہے

۸ تواضع کا توقع نو بہارون سے نہ رکہہ اے دل — کہ بیباکی و شوخی لازمِ وقتِ جوانی ہے

۹ ہوا ہے شوخ زلف موکمر سے جو سخن سرزد
ولی وہ شعر نازک موج دریای معانی ہے

۱۰ مت تصور کرو مجہہ دلکو کہ ہرجائی ہے — چمن حسن پریرو کا تماشائی ہے

۱۱ گلرخان کیون نہ کہین تجکو سکندر طالع — جلوہ گر بر مین ترے جامۂ دارائی ہے

۱۲ یاد کرتا ہے سدا مصرعِ زنجیر جنون — دل بیباک کہ تجہہ زلف کا سودائی ہے

۱۳ چشم خونبار کو رونے سے نہین ہرگز غم — خط شبرنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

۱۴ دیکہکر اوسکو ہوے سرو صنوبر پابند — اسقدر قد مین ترے جلوۂ رعنائی ہے

۱۵ شیخ مت گہر سے نکل آج کہ خوبانکے خط — گول دستار تری باعث رسوائی ہے

۱۶ اے ولی رہنے کو دنیا مین مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا کوچۂ رسوائی ہے

۱۷ جب کیا رات کو اس زلف نے بیتاب مجہے — تب پریشانی مین کالے کا پڑا خواب مجہے

۱۸ تیرہی کشتی کے خیالات مین بیٹہا جب دل — عشق نے بحر مین غم کے کیا گرداب مجہے

١ مضطرب عشق سے ہو مجکو ملامت نہ کرو
طپش دل نے دیا رعشۂ سیماب مجھے

٢ دل نے کی چاہ ترے چاہ زنخدان کی جب
چرخ گردان نے دیا گردش دولاب مجھے

٣ ہم ہوئے قوس قزح اسکا خم ابرو دیکھ
جس نے دیوار مین غم کے کیا گرداب مجھے

٤ گرمی جرم سے جب سوکھ گیا باغ امید
آب رحمت سے کیا فیض نے سیراب مجھے

٥ جم کے رتبے سے ولی مرتبہ بالا ہو اگر
جام دل مین جو میسر ہووے ناب مجھے

٦ سرخوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناگون مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

٧ کشتۂ منت نہین مینائے نرگس کا کبھو
ہے خیال چشم خوبان بادۂ گلگون مجھے

٨ لالہ و گل مجھسے لیجاتے ہین رنگ بوئے درد
گلرخونکے عشق نے جب سے کیا ہے خون مجھے

٩ ہوش کھونا عاشق بیدل کا کچھ مشکل نہین
نام نے اس رشک لیلیٰ کا کرو مجنون مجھے

١٠ کیون نہووے آہ میری ہمسر سرو بلند
یاد آتا ہے عزیزو وہ قد موزون مجھے

١١ کثرت اسباب دل لینے کو کچھ درکار نہین
اک نگاہ لطف سے کرا ہی صنم مجنون مجھے

١٢ آبرو کی کس سے رکھیئے خلق مین چشم طمع
ہر گھڑی کرتا ہے رسوا دیدۂ پرخون مجھے

١٣ کیا ہوا اگر عقل دور اندیش کی سنتا ہون بات
ہوش سے کھو دیگا مجکو وہ لب میگون مجھے

١٤ اے ولی رکھ دل مین آوے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

١٥ کیون نہو حاصل رم آہو مجھے
اوسکی آنکھون نے کیا جادو مجھے

١٦ وعدۂ شب کرکے پھر آیا نہین
پیچ دیتا ہے وہ مشکین مو مجھے

١٧ اے عزیزو کیا کرون اخلاص کی
پہنچتی نین گلبدن کی بو مجھے

١٨ کیونکہ بیٹھون گوشۂ آرام مین
کھینچتا ہے وہ کمان ابرو مجھے

١٩ بلبل نالان ہوا ہون درد سے
جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

شوخی چشم سیہ پر رنگ ہون	۱	حیرت افزا ہے رم آہو مجھے
دیکھ لیں ہیں اپنے ہو وو خورشید رو	۲	گرمی غم سے ہوئی ہے خو مجھے
بسکہ ہون تیری جدائی سے ضعیف	۳	آرسی دیتی نہیں ہے رو مجھے

۴
ہے شکی ہے جگہ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

اس نگاہ مست کا مائل ہے دل بیہوشی ہے مجھے	۵	اس لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے
عالم میں [illegible] سے چشم کی [illegible] کا حساب	۶	عیش سلطانی دیا ہے مل قدح نوشی مجھے
غیر سے خالی کیا ہوں دل کو اپنے جون حباب	۷	اس نگہ نے جب سے بخشی ہے ہمدوشی مجھے
اس کمر کی تاب ہے طاقت ربائی ہے تمام	۸	اس خرابات نے دیا ہے مل کم آغوشی مجھے

۹
اے ولی از بسکہ اوس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سے ہر دم فراموشی ہے مجھے

عاشقی کا حسن دکھلاوے ہے رسوائی مجھے	۱۰	ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے
صبح زن ہر شب ہو دل میں میرے یاد و جاہ	۱۱	جب سو تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے
کیون پیرو ہان عالم حکم میں میرے نہ آئیں	۱۲	اس دہن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے
چشم نے دیکھا نہیں تیرا آئینہ رخسار کا	۱۳	جب سے تیرے حسن نے بخشا ہے حیرانی مجھے

۱۴
اے ولی حق یار رفاقت کی ادا کرنے کی بات
مستحق مغفرت آلودہ دامانی ہے مجھے

مدت ہوئی شوق نے کتابت نہیں لکھی	۱۵	آنے کی ابھی رمز و حکایت نہیں لکھی
ہم نے تو اپنے دل کی حکایت نہیں لکھی	۱۶	تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی
کرتا ہوں اپنے دل کی طرح چاک جیب آسے	۱۷	جو آوے قلم سے کتابت نہیں لکھی
مارے ہے انتظار سے مجکو وہ تا ہنوز	۱۸	اس بیوفا نے دل کی حقیقت نہیں لکھی

#	مصرع	مصرع
۱	تصویر پہ تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے	ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہین لکھی
۲	وہ دلبری ہے نور سے حسن نے کہ جہاں من	مصحف سے تجھ جمال کی آیت نہین لکھی
۳	کیون سنگدل تمام مسخر ہون دوستو	طالع مین میرے کشف و کرامت نہین لکھی
۴	ڈرتا ہون سادگی سے صنم کے مین آولی	اس خوف سے رقیب کی غیبت نہین لکھی
۵	ترا لب دیکھ حیوان یاد آوے	ترا منہ دیکھ کنعان یاد آوے
۶	ترے زلفون کی طولانی کو دیکھے	جسے لیلِ زمستان یاد آوے
۷	ترا خطِ زمرد رنگ دیکھے	بہار سنبلستان یاد آوے
۸	ترے رخ کے چمن کے دیکھنے سے	مجھے فردوس رضوان یاد آوے
۹	یہ زلفون مین یہ رخ جو کوئی دیکھے	اُسے شمع شبستان یاد آوے
۱۰	جو میرے حال کی گردش کو دیکھے	اُسے گرداب گردان یاد آوے
۱۱	جو کوئی دیکھے میری چشم گریان	اُسے ابر بہاران یاد آوے
۱۲	ولی میرا جنون جو کوئی دیکھے	اُسے کوہ و بیابان یاد آوے
۱۳	اُسوقت جو امید ہے دل کی وہ بر آوے	جس دم مری آغوش مین وہ سیمبر آوے
۱۴	مسند کرون انکھیون کو تو تکیہ کرون پتلی	وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
۱۵	اسوقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی	جسوقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
۱۶	غنچہ کی طرح رہ نہ سکون جامے مین ہرگز	اُس گل کی خبر لے جو نسیم سحر آوے
۱۷	گر اس گل خوبی کا گذر میری طرف ہو	دل کے شجر خشک کو پھر برگ و بر آوے
۱۸	اسوقت مجھے دعوی تسخیر بجا ہے	جسوقت مرے حکم مین وہ سیمبر آوے
۱۹	اس لب کی اگر یاد مین تصنیف کرون شعر	ہر شعر مین بس لذت شہد و شکر آوے

۱
جس وقت ولی وصف کرون اسکی نین کے
ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے

۲
سرود عشق گاوین ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاوین طبل شادی کا اگر وہ دلنواز آوے

۳
خمار ہجر نے جسکے دیا ہے درد سر مجھ کو
رکھوں نت شیشۂ انکھین اگر وہ مست ناز آوے

۴
جنون عشق مین مجکو نہین زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کو وہ زلف دراز آوے

۵
ادب کے اہتمام انکے نپاوے بار وان ہرگز
ترے سایہ کی پابوسی کو پھر پھر کر ایاز آوے

۶
عجب کیا ہے جو گل دوڑین پکڑ کر صورت قمری
ادا سے باغ مین جسدم وہ سرو سرفراز آوے

۷
پرستش اسکی ہووے برہمن سر پر کر لازم
صنم میرا رقیبونکے اگر ملنے سے باز آوے

۸
دکی اُس گوہر کان حیا کی کیا کہون خوبی
مرے گہر اسطرح آتا ہے جون سینے مین راز آوے

۹
جس وقت تبسم مین وہ رنگین دہن آوے
گلزار مین غنچے کے دہن پر سخن آوے

۱۰
تا حشر رہے بوئے گلاب اوسکے عرق مین
جس بر مین کہ اکبار وہ گل پیرہن آوے

۱۱
سینہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی
آغوش مین میرے جو وہ شیرین سخن آوے

۱۲
ہر حال مین فرقت کے ترے لب کو کریا یاد
ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

۱۳
اک گل کو بھی ہم خود کے چلن پر نہین پاوین
جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

۱۴
عالم مین تری شیرین زبانی کی ہے تعریف
ایسا تو نہ کر ناصح کہ تجھ پر سخن آوے

۱۵
گر ہند مین اس زلف کی کافر کو خبر ہو
لینے کو سبق کفر کا ہر برہمن آوے

۱۶
دیکھے تو یقین ہالۂ مہتاب کو ہووے رشک
جسدم مری آغوش مین وہ سیم تن آوے

۱۷
ہرگز سخن سخت نہ لاوے وہ زبان پر
جس ذہن مین اکبار وہ نازک بدن آوے

۱۸
اس گل کی صباحت کا جو تحریر کرون وصف
نقطونکے عجب غنچے سے بوئے سمن آوے

۱۹
تا حشر کرے سیر حیاتی کے چمن مین
گر گور پہ عاشق کے وہ عیسی سخن آوے

۱
بر جاہے ولی خلق مین گر پھر کے دگر بار
رکھہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن آوے

۲
کیسکی گر خطا او پر تری ابرو یہ چین آوے
نہ سمجھانے سکے تجکو اگر فغفور چین آوے

۳
بجز تیرے دہن کے مین نہ چاہون دولت عقبیٰ
اگر خورشید کی صورت فلک زیر نگین آوے

۴
نہ جاویگی چراغون سے شب فرقت کی تاریکی
اجالا تب ہو گہر مین میرے جب وہ مہ جبین آوے

۵
کہین دلکو مرے سب خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اس مین گر مثل نگین آوے

۶
ولی مصرع فراقی کا پڑہون جب کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑہاتا آستین آوے

۷
فلاطون ہون زمانیکا صنم جب مجہہ گلی آوے
نپٹ جیون طفل مکتب سا اگر وان بو علی آوے

۸
سرود عشق سے یہ دل لبالب ہی عجب مت کر
اگرچہ آہ کی نے سے صدائے بانسلی آوے

۹
تماشا دیکہنے تیرے دہن کا ای گلستان رو
برنگ گل نکلکر ہر چمن سے ہر کلی آوے

۱۰
کرون کیا ای صنم تجہپر مرا افسون نہین چلتا
وگرنہ اک اشارہ مین مرے گہر وہ چلی آوے

۱۱
عروس حسن نے تجکو کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر مین نہ لاوے گر ترے گہر کو ولی آوے

۱۲
اگر بازار مین خوبی سے وہ رشک پری آوے
عجب کیا ہی فلک سو مہر ہو کر مشتری آوے

۱۳
قلم نرگس کا لیکر جب لکہون اس چشم کی خوبی
ہزارون آفرین کرتا مرے گہر عبہری آوے

۱۴
کہین خاطر مین اب خطرہ نہ آوی حور جنت کا
اگر اکبار خلوت مین مرے رشک پری آوے

۱۵
ترا آئینۂ رخسار دیکہا خواب مین مین نے
عجب کیا گر مرے گہر دولت اسکندری آوے

۱۶
ولی رکہتا ہون سینے مین ہزارون گوہر معنی
دکہاؤن اپنے جوہر کو جو کوئی جوہری آوے

۱۷
اکبار گر چمن مین وہ نوبہار جاوے
بلبل کے دل سے گل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سے مانند آب رحمت	۱	دیکھے سے آب اوسکی دلکا غبار جاوے
جاتی ہے حاسدونکے یون دل مین بیت ہیری	۲	سینے مین دشمنونکے جون ذوالفقار جاوے
مستی نے اس نین کی بیخود کیا ولی کو آوے جو بزم سے مین کیون ہوشیار جاوے	۳	
اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے	۴	عجب کیا باغ مین گل چین گلی پر اپنے پچتاوے
کہان ہے تاب مانی کو کہان بہزاد کو طاقت	۵	کہ تیری ناز کی تصویر تجہہ کو لکہکے دکہلاوے
رکہین جون دانہ تسبیح عنبر طبلۂ دل مین	۶	خیال خال دلبر عاشق بیدل اگر پاوے
کہان ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی	۷	کہ دل سے تاب جی سے صبر دل سے ہوش ٹل جاوے
کیا ہے جسکی زلفون نے ہمارے دلکو سرگردان	۸	کوئی تو اس ہٹیلی کو ہماری بات سمجہاوے
کرے ہر زلف کو زنجیر کر کر شانہ آویزی	۹	اگر انصاف کو وہ نازنین ٹک کام فرماوے
ولی ارباب معنی مین اسے ہے عرش کا رتبہ پریزاد معانی کو جو کوئی کرسی پہ بٹھلاوے	۱۰	
دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے	۱۱	زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے
جب تک نہ ملے شراب دیدار	۱۲	انکھونکا خمار کیونکہ جاوے
ہے حسن ترا ہمیشہ یکسان	۱۳	جنت سے بہار کیونکہ جاوے
اشکونکی اگر مدد نہ ہووے	۱۴	مجہہ دل کا غبار کیونکہ جاوے
ممکن نہیں اب ولی کا جانا ہے عاشق زار کیونکہ جاوے	۱۵	
تری زلفونکے حلقے پر تو جب دریانہ چلی جاوے	۱۶	عجب کیا اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے
کہان طاقت ہر اک کو ہے جو دیکھے اسطرف ظالم	۱۷	تری شمشیر ابرو دیکھکر رستم ہی ٹل جاوے
لگے برسات اشکونکا ہر اک کے دیدۂ تر سے	۱۸	جہان مانند بجلی کے مرا چنچل جو چل جاوے

توجب نہانے کو جاوے روز روشن جانب دریا	۱	ترے زلفوں کے بندوں کی سیاہی تاز جل جاوے
ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز	۲	رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سیں خلل جاوے
تری آنکھوں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری	۳	غزالان صید ہو جاویں جہاں میری غزل جاوے
چمن میں جب خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی	۴	دل بلبل کی صورت ہر گل خوش رنگ جل جاوے
۵	ولی ہے اسقدر صافی صنم کے صاف چہرہ پر کہ اوسکی وصف لکھنے سے قلم کی شاخ پہل جاوے	
اس رخ سے گر کناری صبح نقاب ہووے	۶	عالم تمام روشن جوں آفتاب ہووے
آوے تو کیا عجب ہے شیشہ پہ دلکو آفت	۷	جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے
برجا ہے انجمن میں اس دلربا کے اے دل	۸	گر ناز سے نگہ کے تا ور رکاب ہووے
کیونکر رہے عزیزان تاریکی شب غم	۹	وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے
گرمی سے دیکھتا ہوں تیری طرف اے گلرو	۱۰	تا وہ رقیب بدخو جل کر کباب ہووے
ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ	۱۱	اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے
۱۲	بیشک نگاہ سے اپنے بیخود کرے ولی کو وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے	
اگر گلرو کرم سے مجھ طرف آوے تو کیا ہووے	۱۳	ادا سے اس قد نازک کو دکھلاوے تو کیا ہووے
مجھے اس شوخ کے ملنے کا دایم شوق ہے دل میں	۱۴	اگر اکبار مجھ سے آکے ملجاوے تو کیا ہووے
رقیبوں کے نہ ملنے میں نہایت اسکو خوبی ہے	۱۵	اگر دانش کو اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے
صنم کے قند لب پر اب کیا ہے ہٹ مرے دل نے	۱۶	محبت سے اگر ٹک اسکو سمجھاوے تو کیا ہووے
۱۷	ولی کہتا ہوں ہر اک بات اس گلرو کو پردے میں اگر میرے سخن کے مغز کو پاوے تو کیا ہووے	
اگر مجھ پاس تو رشک چمن ہووے تو کیا ہووے	۱۸	نگہ میری کا تیرا رخ وطن ہووے تو کیا ہووے

مصرع اول	#	مصرع دوم
سبب روز ونکے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کو	۱	اگر اک شب وہ شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے
تری باتوں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل مین	۲	اگر اک دم تو مجھ سے ہم سخن ہووے تو کیا ہووے
ترے دیدار کا ہے شوق جسکو اے ہلال ابرو	۳	اُسے آنکھوں نکے پردیکا کفن ہووے تو کیا ہووے
ولی غنچہ نمط اک رات اس ہستی کے گلشن مین	۴	اگر مجھ بر مین وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے
جو محبت مین تری فانی ہوئے	۵	روز و شب وہ محو حیرانی ہوئے
دیکھکر ابرو کی جوہر دار تیغ	۶	جوہر شمشیر سب پانی ہوئے
خنجر مژگان پہ اوسکے کر نظر	۷	دیدہ بازان چشم قربانی ہوئے
دوست تجھسے مین نے کی جب دوستی	۸	دوست سارے دشمن جانی ہوئے
پان کھایا تونے جب اے آفتاب	۹	لب ترے لعل بدخشانی ہوئے
اس دہان کالعدم کی یاد سے	۱۰	بات مین عاشق کئی فانی ہوئے
دیکھکر گوہر ترے دندان کا آب	۱۱	غرق دریائے پشیمانی ہوئے
تجکو دیکھے آکے یان اے صبح رو	۱۲	مہر سے دل انکے نورانی ہوئے
عشق مین اس رشک لیلی کے ولی	۱۳	مثل مجنون کے بیابانی ہوئے
اندوہ و غم کی بات سوا اسکے بن گئی	۱۴	آواز میرے آہ کی پہرتا گگن گئی
تا حشر اسکو ہوش مین آنا محال ہے	۱۵	جس کی طرف نگہ تری ناوک فگن گئی
سرمے کا روسیہ کیا اوس نے خلق مین	۱۶	جسکی نین مین یار کی خاک چرن گئی
تنہا سواد ہند مین شہرت نہین صنم	۱۷	تجھ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی
اب تک ولی صنم نے دکھایا نہین جمال	۱۸	جون شمع انتظار مین ساری رین گئی

۱ — اس رخ کا رنگ دیکھہ کنول جل میں جل گئے — تیری نگاہ گرم سے گل گل پگھل گئے

۲ — ہر اک کوکب ہے تاب جو دیکھے تری طرف — ضیغم تری نگاہ کی وحشت سے ٹل گئے

۳ — صافی ترے جمال کی میں کیا بیان کروں — جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

۴ — مرنے کے آگے مر گئے جو اس جہان میں — تصویر کی طرح وہ خودی سے نکل گئے

۵ — پائے جو کوئی لذت دین جگ میں اے ولی — وہ ہاتھہ اس جہان میں حسرت سے مل گئے

۶ — جو کوئی ہر رنگ میں آپسکو شامل کر نہیں گنتے — ہمیں سب عاقلوں میں انکو عاقل کر نہیں گنتے

۷ — مدرس مدرسے میں گر نہ ہووے درس الفت کا — تو اسکو عشقباز استاد کامل کر نہیں گنتے

۸ — خیال خام کو جو کوئی دہووے صفحۂ دل سے — تصوف کے مطالب کو وہ مشکل کر نہیں گنتے

۹ — جو بسمل نیں ہوا تیری نگہ کی تیغ سے بسمل — شہیدان جگ کے اس بسمل کو بسمل کر نہیں گنتے

۱۰ — جو راہ عشق میں کرتے سفر ہیں روز و شب یارو — وہ دنیا کو بغیر از چاہ بابل کر نہیں گنتے

۱۱ — نہیں جس دل میں اسکی یاد کی گرمی کی بیتابی — تو ویسے دلکو سارے دلبران دل کر نہیں گنتے

۱۲ — رہے محروم تیری زلف کے مہر سے وہ دایم — جو کوئی تیری نین کو زہر قاتل کر نہیں گنتے

۱۳ — نہ وہ دنیا میں پاوے لذت دیوانگی ہرگز — جو ان زلفوں کے حلقوں کو سلاسل کر نہیں گنتے

۱۴ — بغیر از معرفت سب بات میں گر کوئی ہو کامل — ولی سب اہل عرفان اسکو کامل کر نہیں گنتے

۱۵ — صنم تجھہ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے — بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے

۱۶ — سکندر کیوں نجاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقاں — بغیر از نور حق درپن کو درپن کر نہیں گنتے

۱۷ — نہیں تیرے رقیبوں سے عداوت دل میں کچھہ اپنے — مروت دوستاں دشمن کو دشمن کر نہیں گنتے

۱۸ — اگر اشکوں کے گوہر سے مکلل نیں ہوا دامن — محبت مشرب اس دامن کو دامن کر نہیں گنتے

۱۹ — ولی دل میں ہمارے حاسدوں کا خوف نیں ہرگز

١ بجز دزدی کہین رہزنکو رہزن کر نہین گنتے

٢ بزرگ کوئی جو پاس آپکو نادان کر نہین گنتے
سخن کے آشنا اوسکو سخندان کر نہین گنتے

٣ طریق عشقبازی کا عجب نادر طریقہ ہے
جو کوئی عاشق نہین اسکو مسلمان کر نہین گنتے

٤ گریبان جو ہوا نہین چاک بیتابی کے ہاتہون سے
گلے کا دام ہے اسکو گریبان کر نہین گنتے

٥ عجب کچھ بوجھ رکہتے ہین سرامد اہل معنی کے
تواضع مین ہے جسمین اسکو انسان کر نہین گنتے

٦ ولی راہ محبت مین وفاداری مقدم ہے
وفا مین جسمین اسکو اہل ایمان کر نہین گنتے

٧ ترا قد دیکھ اے سرو معانی
ہوئی اہل سخن کی فکر عالی

٨ ترے پاؤن کی خوبی کو نظر کر
ہوئے ہین گلرخان سب نقش قالی

٩ فلک لوہو مین ڈوبا سرسے پا تک
تو باندہا سرپہ جب چیرا گلالی

١٠ ہوا تیرے خیالون سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

١١ تری انکہین نظر آتی ہین یون مست
پیا گویا شراب پرتگالی

١٢ گیا ہے تجھ دہن سے اڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکہ لالی

١٣ خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
نہین دنیا مین اک دل اس سے خالی

١٤ ترے لب اور تیری ابرو کو دیکھے
پڑے ہے شعر زلالی اور ہلالی

١٥ تری آنکہون مین ڈورے دیکہکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی

١٦ کرے آنکہون مین میری استراحت
دو پلکین کی ہین اب توشک نہالی

١٧ اگر پوچھے وہ بے پروا مرا نام
کہون مشتاق رندلا ابالی

١٨ ہوئے مغرور خوبان جہان اب
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

١٩ ولی تب سے ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سے تری شیرین مقالی

کرتی ہے دلکو بیخود اس دلربا کی گالی	١	گویا ہے جام شربت اس خوش ادا کی گالی
کس نازو کس ادا سے آتی ہے اے عزیزو	٢	ہے مہرزادا مین اس مہرزا کی گالی
مدت کے بعد دلکی گرمی فرو ہوئی ہے	٣	شربت ہے حق مین میرے اس بیوفا کی گالی
گلزار سے وفا کے کیون جاسکون گا باہر	٤	کرتی ہے بند دلکو گلگون قبا کی گالی

٥
جون گل شگفتگی سے جامے مین نہین سمایا
جب سے سنا ولی نے رنگین ادا کی گالی

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی	٦	آتی ہے جسپہ صادق ترکیب بیمثالی
وحشی نگہ کو ہرگز مسند نشین نپاوے	٧	محرم صید سے ہین ہر آن شیر قالی
جز رمزدان نپہنچے معنی کو اوسکی ہرگز	٨	قد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
ابیات صاف رنگین رکہتا ہے مثنوی مین	٩	تیری بہون کا گویا شاگرد ہے ہلالی
جب تک مری حقیقت تفصیل سے نپوچہو	١٠	ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لاابالی
غیرت کو کام فرمانا آشنا سے مت مل	١١	اے نوجوان نہین ہے ہنگام خوردسالی

١٢
آزادگی سے اوسکی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہربان کی گالی

جیونٹی کو نہین دی ہے یہ باریک میانی	١٣	پایا ہے کہان غنچہ نے یہ تنگ دہانی
آغوش مین آنے کی کہان تاب ہے مجکو	١٤	کرتی ہے نگہ اس قد نازک پہ گرانی
دریائے طبیعت کو مرے جوش ہے ہر شب	١٥	اس زلف کی تعریف ہے امواج معانی
مجہہ پاس سے مت دور ہو اک لحظہ وو آنکہ	١٦	اے باعث جمعیت ایام جوانی

١٧
کیا تاب ولی دل کو کہ آئینۂ فولاد
اس حسن کی ہیبت سے ہوا صورت پانی

تیرا رخ ہے چراغ دلربائی	١٨	عیان ہے اس سے نور آشنائی

لکھا ہے قد پہ ترے کاتب صنع ۱ سراپا معنیٔ نازک ادائی
تو سر سے پانون تک از بس ہے نازک ۲ نگہ کرتی ہے پا تیرے حنائی
ہوا تیری نگہ کی بس ہے تجکو ۳ ہوا ہے دل میرا تیر ہوائی
محبت مین تری اے گوہر پاک ۴ ہوا ہے رنگ میرا کہربا ئی
تمنا تیری کیا ہون ورد از بس ۵ بجا ہے گر کہین تجھکو ثنائی
تری آنکھون کی مستی دیکھنے سے ۶ گئی ہے پارسا کی پارسائی

۷
ولی ہنستی ہے ہر شب بزم مین شمع
پتنگ مین دیکھہ کر عشق ریائی

یہ میرا رونا کہ ہے تیری ہنسی ۸ ہر بسی ہے ہربسی ہے ہربسی
کل عالم مین نظر میرے پر اب ۹ جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی
رات دن جگ مین رفیق بیکسان ۱۰ بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی
مست ہونا عشق مین تیرے صنم ۱۱ ناکسی ہے ناکسی ہے ناکسی

۱۲
باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

جسکو لذت ہے سجن کے دید کی ۱۳ اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی
دل مرا صوفی ہوا بالی مین جا ۱۴ کان مین کہتا ہے باتان بہید کی
زلف ہے یہ رخ پہ اے دریائے حسن ۱۵ موج ہے یا چشمۂ خورشید کی
اوسکے خط سے خال کی پوچھو خبر ۱۶ پوچھتا ہندو سے باتان بید کی

۱۷
اس دہن کو دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشن امید کی

جسے عشق کا تیر کاری لگے ۱۸ اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک	۱	جسے یار جانی سے یاری لگے
نہ ہووے اسے جگ مین ہرگز قرار	۲	جسے عشق کی بیقراری لگے
ہر اک وقت مجھ عاشق پاک کو	۳	پیارے تری بات پیاری لگے
ولی کو اگر تو کہے اک سخن رقیبونکے دل مین کٹاری لگے	۴	
تری آنکھونکو دیکھے دل ہوا ہے ہوئے بیابانی	۵	تری زلفونسی جی ہے بستۂ دام پریشانی
ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا نالان مثل بلبل کے	۶	ترے رخ نے کیا ہے جب سی عالم مین گل افشانی
ہوا یاقوت رنگین دیکھ تیرے لعل رنگین کو	۷	ہوا سبز تیرے خط مین دیکھا رنگ ریحانی
صنم تیری غلامی مین کیا ہے سلطنت حاصل	۸	مجھے تیری گلی کی خاک ہے مہر سلیمانی
ولی کون گر ترے نزدیک وہ کوئی تو یون بوجھے لکھے ہے صفحہ ہستی اوپر تصویر حیرانی	۹	
پریشان عاشقونکے دل فدا ہین اس ستمگر کے	۱۰	بلا گردان ہے جی جو کی نمط اس تیغ و خنجر کے
دیا ہے حق نے اس دنیا مین جنت بیقرارونکو	۱۱	بجان و دل جو کوئی مشتاق ہین اس حور پیکر کے
ترے اس حسن عالمگیر کو پہنچا جو ہی برہمن	۱۲	مگر رکھتی ہے یہ کیا آرسی طالع سکندر کے
اگر چاہون لکھون تجھ لعل کے اوصاف رنگین کو	۱۳	رگ یاقوت سون اول بناؤن تار مسطر کے
ولی تیرے سخن یاقوت سے رنگین ہوئی لیکن خریدار اس جہان مین ہین کہان بس آج جوہر کے	۱۴	
آیا وہ شوخ باندہ کے خنجر کمر ستی	۱۵	عالم کو قتل عام کیا اک نظر ستی
طاقت رہے نہ تاب کہ پہر انفعال سے	۱۶	تشبیہ ان لبونکی اگر دون شکر ستی
غم نے لیا ہے تب سے مجھے پیچ و تاب مین	۱۷	باندہا ہون جب سے جی کو مین اس مو کمر ستی
غم کے چمن کو باد خزان کا نہین ہے خوف	۱۸	پہنچا ہے اسکو آب مرے چشم تر ستی

۱	اکبار جاکے دیکھہ وؔلی اوس کے حسن کو لکھتا ہون جس کے وصف کو آب گہر ستی	
چہوڑاے شوخ طرز خود کامی	۲	مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
اس لب و زلف کے تماشے کو	۳	چل کے آئے ہین مصری و شامی
زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان	۴	حفظ کر کر قصیدۂ لامی
باغ مین آنکھون سے تیری پایا	۵	گل نرگس تخلص جامی
نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھہ	۶	اس کی آنکھین ہین مہر بادامی
اے نگین لب کیا ہے حق نے تجہے	۷	تو ہوا ہون سے حسن مین نامی
چشم رکہتا ہون اے صنم کہ تجہے	۸	تجہہ نگاہ سے قصیدۂ جامی
پستہ لب تیری آنکھین کر کر یاد	۹	پہنتا ہون قبائے بادامی
۱۰	اے وؔلی غیر عشق حرف دگر پختہ مغزونکے نزد ہے خامی	
اگر باہر اپنے گہر سے دلبر اک قدم نکلے	۱۱	تماشا دیکھنے اسکا ہر اک سینے سے غم نکلے
ترے رخ کی گلستان کی اگر جو روون مین ہو شہرت	۱۲	تو بیتابانہ ہر اک چہوڑ گلزار ارم نکلے
ترے اس حسن پر مائل ہین جگکے عابد و شاہان	۱۳	پئے دیدار ابراہیم ادہم اے صنم نکلے
اگر ملک عرب مین تو دکہاوے اپنے جلوہ کو	۱۴	تو اسکے دید کو بیخود ہوا آہوئے حرم نکلے
اگر وہ رشک چین جاوے جو کرنے سیر ملک چین	۱۵	تو ہر دیول سے استقبال کو ہر اک صنم نکلے
سحر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب	۱۶	تو جون سورج ہر اک کے وسی ہر اک چشم نم نکلے
۱۷	وؔلی سودا زدہ دل کی حقیقت میری گر سن لین تو ہون دیوانے ہر اک لیکے زنجیر اکدم سے نکلے	
اگر ٹک گہر سے وہ گلگون قبا شیرین سخن نکلے	۱۸	مرے سینے سے بیتابانہ آہ کوہکن نکلے

۱ ہر اک نقش قدم سے دستۂ گل جلوہ پیرا ہوں — اگر سیر گلستان کو مرا رشک چمن نکلے

۲ ختن میں اور خطا میں بوئے آہو کوئی کیا پاوے — نگہ کی تیغ قاتل لیکے گر وہ تیغ زن نکلے

۳ بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل سے — عجب کیا ہے اگر ساتھے سے تیرے برہمن نکلے

۴ چراغوں کی نہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس ہو زیب انجمن نکلے

۵ نرگس قلم ہوئے ہیں صنم کی نین آگے — ڈوبی ہے شکر آب میں تیرے سخن آگے

۶ غنچہ کو گل کی چال میں آنا محال ہے — تیرے دہن کی بات کہوں گر چمن آگے

۷ ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچہ کو پیچ میں — ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن آگے

۸ ہے تجھ نین کے پاس مرا غنچہ بے اثر — زاری بجا ہے پیش کہیں راہزن آگے

۹ کر حال پر ولی کے صنم لطف سے نظر
لایا ہوں سر نیاز سے تیرے چرن آگے

۱۰ تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے — تا حشر اسکے ہوش کو اس میں نہ پاؤگے

۱۱ جو وقت سر کروگے بیان اوسکی زلف کا — سودا زدو نپہ غم کے سیہ روز لاؤگے

۱۲ جو وقت اسکے حسن کو دیکھوگے بیحجاب — حیران ہو کیونکہ جامے میں اپنے سماؤگے

۱۳ طوبی طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ کر — گر قد سے اسکے اپنا اگر دل لگاؤگے

۱۴ دوگے اگر ولی کو خبر اسکے لطف کی
آتش نمط رقیب کا سینہ جلاؤگے

۱۵ کیوں نہ آوے نشۂ غم سے دماغ عاشقی — بادۂ حسرت سے دل ہے پر ایاغ عاشقی

۱۶ اشک خون آلود ہے سامان طغرای نیاز — مہر فرمائے وفاداری ہے داغ عاشقی

۱۷ آب دریا سے نہیں کچھ کام ہے عشاق کو — گریۂ حسرت سے ہے سرسبز باغ عاشقی

۱۸ گر طلب ہے تجکو راز خانۂ دل ہو عیاں — آہ کی آتش سے روشن کر چراغ عاشقی

١	ورد مہتاب باغ مین ہرگز نہ جاوین اے ولی گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی	
٢	اس گوش مین کیا ہے جب سے مکان موتی	اس روز سے ہوا ہے صافی کی کان موتی
٣	بالی نہین عزیز و عاشق کے مارنے کو	یہ گوش کھینچتا ہے زرین کمان موتی
٤	پہنچا نہین ہے لرزہ تجہ گوش مین سرِ تن	مانگے ہے تجھسے دایم امن و امان موتی
٥	اے شوخ گوش کی جب تعریف تیری کی ہے	میرے سخن کو سنکر پکڑا ہے کان موتی
٦	باے مین نالہ زن کے رہتا ہے رات اور دن مدت ستی ولی کا اب ہو کے جان موتی	
٧	زبان یار ہے از بسکہ یار خاموشی	بہار خط مین ہے بر جا بہار خاموشی
٨	سیاہی خط شبرنگ سے مصور نے	لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی
٩	اٹھا ہے لشکر اہل سخن مین حیرت کے	غبار خط سے صنم کے غبار خاموشی
١٠	ظہور خط مین کیا ہے جنہون نے بسکہ ظہور	وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی
١١	ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ	نصیب جسکو ہوا ہے شعار خاموشی
١٢	غرور دل سے بجائے سکوت دے معنی	کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی
١٣	ولی نگاہ کر اس خط سرمہ رنگ کو آج کہ طور نور مین ہے سبزہ زار خاموشی	
١٤	مشتاق ہین عشاق تری ناز و ادا کے	زخمی ہین محبان تری شمشیر جفا کے
١٥	ہر پیچ مین چیرے کے ترے لپٹے ہین عاشق	عالم کے دل اب بند ہین اس بند قبا کے
١٦	لرزان ہے ترے ہاتھ سے اب پنجۂ خورشید	تجہ حسن کی ہے بات ملایک مین سما کے
١٧	تجہ عشق کے حلقے مین ہے دل بیسر و بے پا	ٹک پھیر کر اب حال پہ اس بیسر و پا کے
١٨	تنہا نہ ولی خلق مین کرتا ہے ترا وصف	

۱ دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے

۲ صنم میں ہے شعار آشنائی ۔ نہ ہو دل کیوں شعار آشنائی

۳ صنم تیری مروت پر نظر کر ۔ ہوا ہوں بے قرار آشنائی

۴ ہوا معلوم ملنے سے ترے یار ۔ کہ رنگیں ہے بہار آشنائی

۵ نپٹ دشوار تھا مجھ دل میں ایجان ۔ زمان انتظار آشنائی

۶ چھپا کے آب سے باغ وفا میں ۔ رواں ہے جوئبار آشنائی

۷ وفا دشمن نہ ہوں آشنا رو ۔ وفا پر ہے مدار آشنائی

۸ مروت نے کے ہمیشہ ہاتھ میں ہے ۔ عنان اختیار آشنائی

۹ مدارا ترک مت کر اے جیا رو ۔ مدارا ہے حصار آشنائی

۱۰ ولی اس واسطے گریاں ہوا ہے
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

۱۱ اس سے رکھتا ہوں خیال دوستی ۔ جس کے چہرے پر ہے خال دوستی

۱۲ خشک لب وہ کیوں رہے اس دہر میں ۔ جس کو حاصل ہے زلال دوستی

۱۳ شمع بزم اہل معنی کیوں نہ ہو ۔ جس اوپر روشن ہے حال دوستی

۱۴ اس صنم سے آشنا ہے دردمند ۔ درد دوری ہے وبال دوستی

۱۵ اس صنم کے مصحف رخسار میں ۔ دیکھنا ہر جا ہے فال دوستی

۱۶ فیض قد سے تیرے اے رنگیں بہار ۔ تازہ و تر ہے نہال دوستی

۱۷ اے ولی ہر آن کر مشق وفا
ہے وفاداری کمال دوستی

۱۸ گرمی سے وہ پریرو جب شعلہ تاب ہووے ۔ ہر دل جلے کا سینہ جل کر کباب ہووے

۱۹ گر تجھ سے ہو مقابل تو شرم سے عجب کیا ۔ جوں عکس آرسی میں گل غرق آب ہووے

۱ تصویر اس پری کی دیکھا ہے جس نے اسکا — برجا ہے گر تخلص حسرت تاب ہووے

۲ آلودہ کیون نہ ہووے دامان پاک زاہد — جب دست نازنین مین جام شراب ہووے

۳ شبنم مین غرق ہووے شرمندگی سے ہر گل — وہ گلبدن چمن مین جب بے حجاب ہووے

۴ تیرے لبونکے آگے برجا ہے ای پریرو — گر آب زندگی کا موج شراب ہووے

۵ کیون بے خودی نہ آوے اسوقت پر ولی کو
وہ سرو ناز پیکر جب ہم جواب ہووے

۶ اسکو حاصل کیونکہ ہو جگ مین فراغ زندگی — گردش افلاک ہے جسکو ایاغ زندگی

۷ ای عزیزان سیر گلشن گل کی ہے داغ الم — صحبت احباب ہے معنی مین باغ زندگی

۸ جب سین دیکھا نظر سے کاکل مشکین یار — تب سے جون سنبل پریشان ہے دماغ زندگی

۹ لب مین تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات — خضر خط نے اس سے پایا ہے سراغ زندگی

۱۰ آسمان میری نظر مین کلبۂ تاریک ہے — گر نہ دیکھون تجکو ای چشم و چراغ زندگی

۱۱ لالہ خونی کفن کے حال سے ظاہر ہوا — بستگی ہے خال سے خوبانکے داغ زندگی

۱۲ کیون نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گلرویان چراغ زندگی

۱۳ اگر گلشن طرف وہ نوخط رنگین ادا نکلے — گل ریحان سے رنگ بوستانی پیشوا نکلے

۱۴ کہلے ہر غنچۂ دل جون گل شاداب شادی سے — اگر ٹک گہر سے باہر وہ بہار دلکشا نکلے

۱۵ غنیم غم نے کی ہے فوج بندی عشق بازون پر — بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

۱۶ نثار اوسکے قدم پر مین کرون اشکونکے سب گوہر — اگر موتی کا بالا پہنکر وہ خوش ادا نکلے

۱۷ کرونگا اوسکے آگے نالۂ جانسوز کو ظاہر — مگر اس سنگدل سے مہربانی کی صدا نکلے

۱۸ رہے مانند لعل بے بہا شاہونکے تاج اوپر — محبت مین جو کوئی اسباب ظاہر کو بہا نکلے

۱۹ بخیلی دید کی ہرگز نہ کیجو ای پری پیکر

۱ ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

۲ اس لب کی شیرینی سے ہوئی دلکو شکستگی
اس زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

۳ آنکھوں کے دام میں تیرے پا دام بند ہے
تیرے لبوں سے چھوڑ دی وابستہ دلبستگی

۴ اس قد کی راستی نے کیا بند سرو کو
آزادگی سے آج ہوئی اسکو رستگی

۵ اس زلف سحر ساز کے جلوہ کے فیض سے
بے طاقتی میں ہوش نے پایا ہے خستگی

۶ مجلس سے جون ولی کی وہ شیرین ادا اٹھا
عشرت کے تار ساز نے پایا شکستگی

۷ ہے عزم اسکو لکھوں اپنے دل کی بیتابی
بیاض چشم سے کر پاؤں کاغذ آبی

۸ لکھا پلک کے قلم سے میں اے کمان ابرو
جگر کے خون سے اس تیغ کی سیہ تابی

۹ ہوا ہے جب سے وہ نور نظر نظر سے جدا
نہیں نظر میں مرے تب سے غیر بیخوابی

۱۰ نگہ کے جہاڑ کا پھل ہوئے اے بہار کرم
اگر درخت کو امید کے ہو سیرابی

۱۱ ولی خیال میں اس ماہ کو جو کوئی رکھے
تو خواب میں نظر آوے نہ مہتابی

۱۲ کہاں تک بیان کروں ان بانوں کی شوخی
جس پاس موے کم ہے وار لحرب کی شوخی

۱۳ پریوں کو بہی نہیں ہے پر مارنے کی طاقت
یاقوت سے فزوں ہے اس رنگ لب کی شوخی

۱۴ تجھ لب کے آگے لب میں پستہ کے بند دایم
اور شرم سے لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

۱۵ گستاخ ہو کے مہندی تیرے قدم لگی ہے
گر رنگ سے کہوں میں اس بے ادب کی شوخی

۱۶ دل گرچہ جون کھلونا تیری نظر کیا ہے
منظور ہے جسے تجھ لہو و لعب کی شوخی

۱۷ طفل طلب لئے ہٹ سے اس لب پہ دل بند ہا ہوا
معذور رکھ ولی کو طفلی طلب کی شوخی

۱۸ مجھ دل میں بیدل کے سدا یوں دلبر جانان بسے
جون روح قالب کے بہتر یوں تن منی پنہان بسے

پتلی مین میری چشم کے دکھتا ہے دلبر یون	۱	پردہ مین جون ظلمات کے ہے چشمۂ حیوان بسے
اس دلبر دلدار کا مسکن ہے میرے دل مین آ بسے	۲	یون دل مین رہتا ہے وہ جون دل مین ایمان بسے
ہے دل مرا دریائے غم اور نقش اس لب سرخ کا	۳	یون دل منے رہتا ہے وہ دریا مین جون مرجان بسے

۴
یون دل مین میرے اے ولی بستا ہے وہ اہل شفا
سینے مین جیسا بید کے ہر درد کا درمان بسے

اس رخ کا آب دیکھ گئی آب آب کی	۵	بیتاب دیکھ عقل گئی آفتاب کی
تجھ بحر حسن کا ہے سنا جوش تب سے ہے	۶	پر نم ہین اشتیاق سے آنکھین حباب کی
عالم نے ان بھونکے تبسم کو دیکھ کے	۷	زنجیر پائے عقل ہے موج اس شراب کی
دیکھا ہون جب سے خواب مین وہ چشم نیم خواب	۸	صورت خیال خواب ہوئی مجکو خواب کی

۹
میرے شعر مین فکر سے کرلے ولی نگاہ
جو بیت اس غزل مین ہے ہے انتخاب کی

ترے قد کی نزاکت کے ہی آگے سرو جون لکڑی	۱۰	ترے گلبرگ کے آگے ہوئے ہین پھول جون پنکھڑی
کلاہ آبرو اسکی اتا ہے باغ مین گل چین	۱۱	چمن مین پھول کی ڈالی جو تجکو دیکھکر اکڑی
ستم پیشہ سے دیکھ کہتا کئے پر یون لاتا ہے	۱۲	نگہ بہ سرے جو کوئی سمجھے شیر یا بکری
غریبی سے نہ سمجھو سادہ دل بقال پر فن کو	۱۳	کہ جو کہا اس نے ہر عاشق کو پہلے لیا پگڑی

۱۴
نہ ہوگا حل عقدہ مشکل اسکا اے ولی ہرگز
تماشے سے کہ جس نے دل سٹے اپنے گرہ پکڑی

مستزاد

معلوم نہین کس نے مرے دلکو لیا ہی	۱۵	ان عشوہ گرون مین
اس شوخ نظرباز کی انداز نگہ کا	۱۶	گر کام نہین تو
دیوانہ مرے دلکو کہو کس نے کیا ہے	۱۷	جادو نظرون مین

ظاہر مین ترو تازہ و باطن مین ترا داغ	۱		رکہتا ہے جو دایم
جون لالہ اسے بوجہہ کہ بیرنگ رہا ہے	۲		خونین جگرون مین
عاشق کو یہ بیتابی و بیطاقتیِ دل	۳		سرمایۂ بینش
بے عشق جو عالم مین فراغت سے جیا ہے	۴		ہے بے نظرون مین
تنہا نہین سرشار ولی شوق سے تیرے	۵		اے ساقی بدست
تجہہ عشق کا اس بزم مین جو جام پیا ہے	۶		ہے بیخبرون مین
	ولہ		
کی جس نے نظر جب کہ اس رشک پری پر	۷		گویا ہے بگلشن
باندہا ہے جو دلکو تری نازک کمری پر	۸		پہرتا ہے وہ بن بن
دیکہا جو ترے داغ کے جلوہ کو جگر پر	۹		بولا مجہے یہ دل
کیا خوب تہا یہ نقش عقیق جگری پر	۱۰		خورشید سا روشن
چنچل نے نظر ناز سے آہو پہ کیا ہے	۱۱		نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اس شوخ کی والا نظری پر	۱۲		عشاق کا تن من
ہموار کیا اپنے پہ اب ترک وفا کو	۱۳		ازبسکہ ہے طرار
باندہی کمر ناز سے اب حیلہ گری پر	۱۴		او شاہد پرفن
جانا ہے ولی جب سے ہے خورشید کو اس نے	۱۵		ذرہ سے ہے کمتر
کی اس نے نظر جب سے کہ دستار زری پر	۱۶		لے ہاتہہ مین درپن
	ولہ		
بیتاب کیا شوق نے مجہہ دلکے صحن مین	۱۷		گل پیرہنون کا
مجہہ دل کیطرح عشق سے گردش مین ہمیشہ	۱۸		تنہا نہین خورشید
مشتاق ہو مہ پہرتا ہے بس چرخ کہن مین	۱۹		سیمین بدنونکا

۱ مت پوچھ کہ ہین آپ سے وحشت مین یہ آہو — ہین کشتۂ خوبان

۲ پھیلاؤ سحر کا ہے سب اطراف ختن مین — جادو نینون کا

۳ رکھتا ہے سدا داغ محبت کا جگر پر — ہر لالۂ رنگین

۴ ہے عشق سے کیا حال ترے دیکھ چمن مین — خونی کفنون کا

۵ فرہاد کی آتی ہے سدا روح صباحی — مجھ شعر کو سنے

۶ مذکور ہے از بسکہ ولی تیرے سخن مین — شیرین سخنون کا

مخمس

۷ مشق کر لے دل سدا تجرید کی — عاشقی ہے ابتدا توحید کی

۸ ترک مت کر گفتگو تفرید کی — جسکو لذت ہے سخن کے دید کی

۹ اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی

۱۰ اے صنم تجھ سے نہین اکدم جدا — ہون بدل خدمت مین ہین جا ہر سدا

۱۱ دوست مجکو پوچھ اسکا خوش لقا — دل مرا موتی ہے تجھ بالی مین جا

۱۲ کان مین کہتا ہے باتین بھید کی

۱۳ لب ہے تیرا نشۂ صہبائے حسن — قد ہے تیرا ہمت بالائے حسن

۱۴ آنکھ تیری ہے چمن آرائے حسن — زلف ہے تجھ منہ پہ دریائے حسن

۱۵ موج ہے یہ چشمۂ خورشید کی

۱۶ خورد سالی مین ہے شوخی معتبر — اس سبب ہر عاشقان خونی جگر

۱۷ مہربان ہو خط نمایان ہو اگر — اس کے خط و خال سے پوچھون خبر

۱۸ پوچھنا ہند وسے باتان بید کی

۱۹ بر مین تیرے ہے لباس صندلی — رنگ گل ہے تجھ کو فرش مخملی

۲۰ جنت فردوس ہے تیری گلی — تجھ دہن کو دیکھکر بولا ولی

۱	یہ کلی ہے گلشن امید کی

مخمس

۲	نازہے آپ تجھے ادا کی قسم	۳	مہربان ہو تجھے دیا کی قسم
۳	مین وفادار ہون وفا کی قسم		خیرخواہ ہون مین ہون خدا کی قسم
۴	مان اس صادق آشنا کی قسم		
۵	بوالہوس تجھہ اوپر رکہے ہین نظر		جب سے تجھہ حسن کی سنے ہین خبر
۶	حرف میرا سن لے پری پیکر		کم نمائی کو مدعا کر کر
۷	مت کہین جا تجھے حیا کی قسم		
۸	دلکو تجھہ عشق سے ہی تمنا کی		لیکن اس سے نہین ہون مین شاکی
۹	کم ہے عالم مین عصمت و پاکی		دیکھہ تیری یہ شوخ بیباکی
۱۰	خوف مین ہون سدا رجا کی قسم		
۱۱	گر سخن فہم تجھہ کو پاؤن گا		حال دل کا تجھے سناؤن گا
۱۲	بندۂ بیدرم کہاؤن گا		یہ قدم چہوڑ کر نہ جاؤن گا
۱۳	مجھہ کو ہے تیرے خاک پا کی قسم		
۱۴	سب رقیبان ہین کور دیدو نکے		جان کر حرف ان پلیدو نکے
۱۵	مت ہو فرمان مین یزیدو نکے		لطف سے آ طرف شہیدو نکے
۱۶	تجھہ کو ہے شاہ کربلا کی قسم		
۱۷	عشق کے درس کا ہون مین استاد		طفل کتب مرا ہے اک فرہاد
۱۸	بندہ تیرا ہون بسکہ ہون آزاد		بسکہ رکہتا ہون تجھہ قدم کی یاد
۱۹	دل مرا خون ہوا حنا کی قسم		

شوق تیرا ہوا ہے جسکو امام	١	اسنے پایا ہے مدعا کو تمام
عشق مین ہے حیات تیرے مدام	٢	عاشقونکو نہین ہے کس سے کام

٣ مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشون سے ہے راہ عرفان دور	٤	ان کو آسان نہین ہے بار حضور
خود نمائی کی ترک بان ہے ضرور	٥	خاکساری ہے نزد حق منظور

٦ خاک درگاہ مرتضی کی قسم

دل سے اپنے نکال وہم و خطر	٧	عشق کی راہ مین قدم کو دھر
نقش دنیا کا کہینچ مت دلبر	٨	دشمن جان ہے محبت زر

٩ رہ بہ سیدہی ہے رہنما کی قسم

معرفت حق کی کار مشکل ہے	١٠	اہل پندار اس سے غافل ہے
اے ولی علم سے بہ حاصل ہے	١١	علم انسان کو مکمل ہے

١٢ گل گلزار اہل اتقا کی قسم

ولہ

اس قد نے مجھہ نگاہ کو عالی قدر کیا	١٣	اس رخ نے شوق بدر کو دل سے بدر کیا
اس لب نے بس عقیق کو خونی جگر کیا	١٤	مستی نے اسکی آنکھونکی بس بیخبر کیا

١٥ اسکی بھون نے دلکو مرے جون ہنر کیا

اس چشم ترک نازکی جولانکو دل مین رکھہ	١٦	اسکی بھونکی تیغ کی وحشت کو دل مین رکھہ
پلکونکی خنجرونکی سیاہی کو دل مین رکھہ	١٧	اسکی نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل مین رکھہ

١٨ سورج نے تن اس کا سراسر سپر کیا

ہے تجکو شان و رتبے مین کیون اسکی برتری	١٩	تجہہ رخ کو دیکھہ دنگ ہی کیا حور کیا پری
ناہید مین کہین نہین دیکھی یہ دلبری	٢٠	تجہہ مہر کا ہوا ہے دل و جان سے مشتری

۱ جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا

۲ تیرا فراق سینے مین اول تہا مثل نحل ۔ مدت سے دل رہا تہا ترے غم مین پابگل
۳ دیکہا نہین مین خواب مین آرام ایک پل ۔ تب سے ہوا ہے محمل لیلی کی شکل دل

۴ جب سے ترے جمال پہ مین نے نظر کیا

۵ شہرت کا تیری جگ مین بجا ہر طرف ہلی ۔ تجہہ سرو قد کو دیکہہ ہوئے بند جز و کل
۶ سرشار اس نین کی نشہ سے ہے جام مل ۔ حق تجہہ عذار دیکہہ کے یہ جائے رنگ گل

۷ پیدا ترے لبون سستی شہد و شکر کیا

۸ تیری معاونت مین ہین نت مرتضی علیؑ ۔ تو اس سبب سے ملک سخن کا ہوا ولی
۹ خورشید کی نمن ہے مری طبع منجلی ۔ تیرا یہ شعر جگ مین موثر ہوا ولی

۱۰ فی الفور دل مین جا کے ہر اک کے اثر کیا

ولہ

۱۱ صنم میرا سخن سے آشنا ہے ۔ تجہے فکر سخن کرنا بجا ہے
۱۲ سخندان آشنا فضل خدا ہے ۔ نہ تنہا حسن خوبان دلربا ہے

۱۳ ادا فہمی سخندانی بلا ہے

۱۴ لٹک سے آ اے سرو کبک رفتار ۔ جہلک اپنی دکہا اے لالہ رخسار
۱۵ کیا دل کو میرے یہ صحن گلزار ۔ چمن مین حسن کے ہے جلوۂ یار

۱۶ گل رنگین بہار مدعا ہے

۱۷ لیا ہے گہیر عشق بے ریا اب ۔ پلا دیدار کا شربت پلا اب
۱۸ ہجر آزار بے صبری دیا اب ۔ تغافل نے ترے زخمی کیا اب

۱۹ تری یہ کم نگاہی نیمچہ ہے

۲۰ عجب تجہہ بر مین ہے اے یار جانی ۔ نشاط دل لباس زعفرانی

تیرے جلوے سے پایا ہے جوانی | ۱ | نہ بخشے کیون ترا خط زندگانی

۲ | کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

صف مژگان خوبان اہتو یک سر | ۳ | اُٹھے ہین عاشقو پر کھینچ جمدہر

ادا کا ہر طرف امڈا ہے لشکر | ۴ | نہین وان آب غیر از آب خنجر

۵ | شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہی عاشقی مین | ۶ | تحمل ہے سپاہی عاشقی مین

نہین شوخی نگاہی عاشقی مین | ۷ | وہی آتے ہین راہی عاشقی مین

۸ | کہ جسکو استقامت کا عصا ہے

گدا ہین جو محبت کی گلی کے | ۹ | وہ دایم ہم سفر ہے منچلی کے

نہین بلبل وہ ہر گل کی گلی کے | ۱۰ | غنیمت بوجھ ملنے کو ولی کے

۱۱ | نگاہ پاکبازان کیمیا ہے

ولہ

یاقوت لب تیرے صنم دلکا ہمارے قوت ہے | ۱۲ | ہر خال ایکا دل مین اب اچہن کان مین یاقوت ہے

شہرت سے تیرے حسن کے معمور سب ناسوت ہے | ۱۳ | تجہہ یاد کی تسبیح سے سینہ مرا ملکوت ہے

۱۴ | تجہہ عشق کا دل مین مرے جبروت ہی لاہوت ہے

او شاہ اس دنیا مین اب دل چور ہی تجہہ غم ستی | ۱۵ | زخمی تری شمشیر کے بیزار ہین مرہم ستی

جم جم جو ہے تجہہ سوز مین ڈرتا نہین وہ جم ستی | ۱۶ | جم گرچہ غالب دم پہ ہے قایم ہی وہ خوش دم ستی

۱۷ | ہین دم کی تجہہ پہ وا اے جو عاشق مبہوت ہے

تجہہ شوق سے اے دلربا تجہہ مکھ نمن درپن ہوا | ۱۸ | تجہہ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا

تجہہ روئے عالمتاب سے یہ دل مرا روشن ہوا | ۱۹ | تجہہ رخ کے اب گلزار سے یہ دل مرا گلشن ہوا

۲۰ | میری نین مین اے صنم ہر آن چند رجوت ہے

١ ساکن ہوئی الفت تری تجہہ خاطر رنجور مین — دل ہے پریشان روز و شب تجہہ سنبۂ مہجور مین

٢ ڈالی ہے آتش دل مین یون آتش ہے جیسی طور مین — ثابت صنم کے عشق مین جو حال تہا منصور مین

٣ یہ عشق میرا خلق مین اثبات اور ثبوت ہے

۴ تجہہ عشق کے دریا منے دل ماہی سا پیراک ہے — کر صید اسکو اے صنم تیرا شکار پاک ہے

٥ اے ماہ تجہہ بن خلق مین ہر دم ولی غمناک ہے — تجہہ جان بن دل کا قفس بیشک کنوں جوں چاک ہے

٦ تجہہ غم مین جہک جہک اے سجن یہ تن مرا تابوت ہے

ولہ

٧ گلشن مین میرے سینے کے صاحب جمال چل — تجہہ دل کے باغ مین تو اب اے نونہال چل

٨ مجہہ طبع کے چمن مین اے رنگین خیال چل — میری نگہ کی رہ مین اے فرخندہ فال چل

٩ ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

١٠ تجہہ زلف مشکبو کی چلی باس گہر بہ گہر — اس بو سے آج مست ہے کیا جن و کیا بشر

١١ دل تجہہ نگاہ کے دام مین ہے بند سر بسر — تیری نگہ کی دید کو اے نور ہر نظر

١٢ کیا شک ہے آوے ملک ختن سے غزال چل

١٣ عالم کے خشک تر نے کیا دلکو نہر دشت — کس اہل دل کو جاکے کہون دل کی سرگذشت

١۴ مجہہ زرد رو کے دل کا پڑا بام سے یہ طشت — ممکن نہین ہے تنکی طرف اسکی بازگشت

١٥ جو دل گیا ہے دلبر دلکش کے نال چل

١٦ ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند — خوبون سے ہے بہرا ہوا سارا بلاد ہند

١٧ عشاق باصفا کے ہے سینے مین یاد ہند — دلبر کی زلف مین نظر آیا سواد ہند

١٨ اس راہ مار پیچ مین اے دل سنبہال چل

١٩ یہ حرف راست جاکے کہو حرف نوش کو — اے کج خرام چہوڑ دے ظاہر کے جوش کو

دیتے نہیں ہیں ساغر دل خود فروش کو	١	وحدت کے میکدے میں نہیں بار ہوش کو
	٢	اس بیخودی کے گھر کیطرف سدہ کو ڈال چل
پوچھا ہوں وے کہ فیض سے سارے جگت کی گت	٣	پاوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے گل میں نہیں بوے عافیت	٤	کر عاقبت کے ملک کی خواہش سے سلطنت
	٥	خوش خصلتی کے ملک میں اے خوشخصال چل
دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے	٦	انکی شراب صاف معانی کی رزم ہے
عالی ہین بخت اسکے جسے وانکا عزم ہے	٧	اس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
	٨	سایہ کیطرح پیر کے دنبال حال چل
جز تیرے جان و دلکو نشاط و طرب نہیں	٩	دل بستگی زلف تری بے سبب نہیں
کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں	١٠	آیا وکی جو تیری طرف تو عجب نہیں
	١١	آتے ہیں تیرے کوچہ میں صاحب کمال چل

ولہ

نہ کیجو آشنائی غیر سے اے سیمتن ہرگز	١٢	نہ ہوئے شمع و ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مایل ہو ہر طوطی سے اے شکر دہن ہرگز	١٣	نہ مل ہر بلبل مشتاق سے اے گلبدن ہرگز
	١٤	ہر اک مجلس میں جون نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز
فصیحان زمان سب تجکو میں شیرین سخن کہتے	١٥	جبین کو روز روشن زلف کو کالی رین کہتے
مبصر میں جواہر کے تجھے در عدن کہتے	١٦	جہانکے گلرخان ہین سب تجھے نازک بدن کہتے
	١٧	تو ہر پلکو نکی نینون پر نہ دہر اپنے چرن ہرگز
دو رخسارے ترے روشن مگر یہ دو ستارے ہین	١٨	ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چکارے ہین
عزیزان مصر سینے کے تیری خاطر سنوارے ہین	١٩	زلیخا سے کئی عاشق ترے پر جان وارے ہین

۱	نہ کہلا رشک یوسف اپنا تو چاہ ذقن ہرگز

نشانی حق کے پانے کی فقط کی بے نیازی ہے	۲	کشایش کار اپنے کی جہاں کی کارسازی ہے
تواضع خاکساری ہین ہماری سرفرازی ہے	۳	حقیقت کی کتب کا ترجمہ یہ عشقبازی ہے

۴	نپاوے شرح مین مطلب نبوجھے جو متن ہرگز

ولیس مرشد کو رہبر جان دایم دم بدم اپنا	۵	غنیمت جان اس تن کے قفس مین مرغ دم اپنا
نظر مین رکہہ ہر اک لحہ مین احوال عدم اپنا	۶	ولی اس منزل مشکل مین رکہہ ثابت قدم اپنا

۷	نہ پہنچے گا بغیر از شوق سون حب الوطن ہرگز

ترجیع بند

مرے دل مین وہ سرو گلفام ہے	۸	کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخ روشن و زلف مشکین یار	۹	مجہے یاد ہر صبح اور شام ہے
خلاصی نہین تا دم زندگی	۱۰	نگہ شوخ کی جان کا دام ہے
رہ مین طلب مت کرو صبر کو	۱۱	بڑہ دشمن صبر و آرام ہے
جو دل یار کی مجکو دیوے خبر	۱۲	نہین دل وہ جمشید کا جام ہے
شب و روز مجہہ عاشق پاک کو	۱۳	فراموش کرنا ترا کام ہے
سدا اس پریرو کی خدمت منے	۱۴	یہی دردمند کا پیغام ہے

۱۵	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون ترے ہجر مین بے خور و خواب ہون

کہان ہے عزیز وہ جگ مشتری	۱۶	کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
کہان ہے وہ گلزار باغ وفا	۱۷	کہ ہے شان جسکی سدا دلبری
کرے کیون نہ شرمندہ خورشید کو	۱۸	اگر بر مین پہنے قبائے زری

وہی ہے مرے حرف کا قدردان	١	کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری
عزیزو کسی غیر سے مت کہو	٢	رقیبوں کی دیکھا ہوں میں زرگری
کرے کیوں نہ عشاق کے دلکو بند	٣	کہ رکھتا ہے آنکھوں میں جادوگری
کہو جا کے میری طرف سے اسے	٤	تخلص ہے جس چشم کا عبہری
٥	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہوں ترے ہجر سے بیخور و خواب ہوں	
بروز نزاکت بروز ادا	٦	صف گلرخان کا ہے تو مقتدا
مددگار تھے جب تلک بخت سعد	٧	نہ رہتا تہا اک آن مجہسے جدا
یکایک ترے ہجر نے اے صنم	٨	کیا مجہو سب عشرت ابتدا
کروں تجہسے کیوں آرزوے وصول	٩	سدا کو وہ تکلیں ہے ہجر لے صدا
ترے غم سے پہٹتی ہے چہاتی مری	١٠	ہوئی رشک سے آنکہیں دو نربدا
بجا ہے سنو گر مری التماس	١١	کہ سنتے ہیں شہ عرض حال گدا
تغافل کو مت کام فرما صنم	١٢	مری بات سنکر برائے خدا
١٣	شتابی خبر لے کہ بیتاب ہوں ترے ہجر سے بیخور و خواب ہوں	
ترے دیکھنے کو لے نرگس نین	١٤	چلے چہوڑ آہو دیار ختن
وہ مانند شمشیر پانی ہوا	١٥	جو دیکھا تری ابروے تیغ زن
تری یاد کرنے سے او نونہال	١٦	ہوا دل مرا رشک صحن چمن
کمر بستہ شمع ہوں جوں پتنگ	١٧	لگی جب سے اے شوخ تجہسے لگن
سراپا بدن گل کے پانی ہوا	١٨	ترے غم سے جوں شبنم اے گلبدن
کیا دل نے تیری گلی میں مقام	١٩	کہ بلبل کا دایم ہے گلشن وطن

دیا جس نے جی فتنۂ ناز سے ۔ ۱ ۔ ہوا صبح محشر سے اس کا کفن

۲ ۔ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

تری ابروونکا جو دیکھا کمال ۔ ۳ ۔ گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش مین گوشوارہ نہین ۔ ۴ ۔ ہوا انجم و ماہ کا اتصال

فراموش دل سے کیا حور کو ۔ ۵ ۔ منتظر جب سے آیا ہے تیرا جمال

سہانے کو سر مادہ ہووے گا دل ۔ ۶ ۔ ترے مصحف رخ سے نکلی ہے فال

جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوا تھا مجھے ۔ ۷ ۔ ہوا ہے وہی حال اے نونہال

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا ۔ ۸ ۔ جدائی سے جب تک نہ تھا احتمال

تمنا نہین اور کچھ دل مین ہے ۔ ۹ ۔ سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

۱۰ ۔ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

کہو بات اس شوخ بیباک کی ۔ ۱۱ ۔ حقیقت کہو اس سے غمناک کی

ہوا مجھ کو ظاہر کہ ہر فرق کو ۔ ۱۲ ۔ لیاقت نہین تیرے فتراک کی

زمین پر رکھا اسنے جب سے قدم ۔ ۱۳ ۔ ہوئی شاہی اس روز سے خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کو آ ۔ ۱۴ ۔ ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جوانی سے سرشار ہے ۔ ۱۵ ۔ کہان بات سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقان کھینچتے ہین جفا ۔ ۱۶ ۔ جفاکار ہے گردش افلاک کی

زبس ناز کے مت ہو فرمان مین ۔ ۱۷ ۔ قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

۱۸ ۔ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون

ترے رخ پر اہی نازنین یہ نقاب	۱	چمکتا ہے جون مطلع آفتاب
او افہم کے دل کی تسخیر کو	۲	ترا قد ہے جون مصرع آفتاب
بجا ہے ترے حسن کے تاب سے	۳	تری زلف کہاتی ہے کر پیچ و تاب
نظر کرکے اس رخ کی صافی اوپر	۴	ہوئی شرم سے آرسی غرق آب
ترے عکس پڑنے سے ایگلبدن	۵	عجب نہین اگر آب ہووے گلاب
کرے بخت میری اگر ٹک مدد	۶	ولی اس صنم سے مین ہون بیحجاب
تعلل تغافل کا وقت اب نہین	۷	مرا حال سنکر لے عالی جناب

۸ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے عشق سے بیخور و خواب ہون

مثنوی شہر سورت کی تعریف مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی عشق مین عشاق کر دے	۹	تو اپنے شوق کا مشتاق کر دے
شریعت کا جہان ہے شارع عام	۱۰	کر اس تن کا وہان آغاز و انجام
عیان کر دل پہ اب راز حقیقت	۱۱	صدر پر کہول ابواب طریقت
بره کی معرفت کا جو ہر صاف	۱۲	اپنے فیض سے کر دلکو صراف
چمن مین شوق کے دے کہول جون گل	۱۳	اسی گل کے اوپر کر جی کو بلبل
مجھے دے نقش گل سے دل مین داغ اب	۱۴	مرے مقصد کے کر روشن چراغ اب
بره کی بارگہ مین مجکو جا دے	۱۵	مجھے اس شوق کی عشرت سرا دے
مجھے معمور کر جون شیشۂ گل	۱۶	پریشانی نہ دے مانند سنبل
محبت کی عطا کر مے پرستی	۱۷	اپنی معرفت کی بخش مستی

جہانکے عشق سے آزاد کر دے	۱	اوسکی یاد سے آباد کر دے
ہمیشہ رکہہ جہڑی جہونکی جاری	۲	چمن کو عشق کے دے آبداری
مجالس سے مجازی کی جدا کر	۳	مجہے اس مے سے اب نا آشنا کر
حقیقت کے دکہا اب مجکو انوار	۴	کر اپنے بادۂ عرفان سے سرشار
شتابی سے دے اے ساقی مہربان	۵	بہرہ کے جام سے مہر درخشان
کہ خورشید نبوت کی مدد سے	۶	کنول دل کا مرے شگفتہ ہووے
محمدؐ وہ کہ جسکے حق مین لولاک	۷	کہا ہے مالک افلاک افلاک
عجب گلزار ہے وہ مظہر کل	۸	کہ ہے اوس باغ کا خورشید اک گل
دو عالم جسم ہے وہ جان عالم	۹	وہ نور حق ہے اور سلطان عالم
وہی ہے جبدلونکا دلکشا باغ	۱۰	وہی ہے عاشقونکا مرہم داغ
اسی کا ذکر ہے ایمان مومن	۱۱	ہے اسکی یاد اطمینان مومن
وہی ہے باغ اقدس سرور دین	۱۲	کہ جسکے باغ کا رضوان ہے گلچین
کہلا کونین مین وہ دین کا گل	۱۳	دو عالم کا ہوا دل اسپہ بلبل
دو عالم کا وہی ہے شمع تنویر	۱۴	کہ جسکی شمع کا سورج ہے گلگیر
کیا عارف کو عرفان بیچ آگاہ	۱۵	دکہایا عاشقونکو عشق کی راہ
ہوا جو کوئی اس گل سے معطر	۱۶	رہا وہ مست ہوتا روز محشر
کیا اللہ نے اس شہ کی خاطر	۱۷	مرتب چار دیوار عناصر
ہوا جب چار باغ دین روشن	۱۸	شریعت کا کہلا اس بیچ گلشن
سنواری گرد اسکے چار دیوار	۱۹	حقیقت مین سمجہہ ہین چار وہ یار
جو بخشے وہ مجہے اک جوش مستی	۲۰	فراموشی مین ہوون خود پرستی
عجب شہرون مین ہے پر نور اک شہر	۲۱	بلاشک ہے وہ صورت مقصد دہر

ہے مشہور اسکا ہر جا نام سورت	۱	کہ جاوے اسکے دیکھے سے کدورت
جہان کی چشم کا گویا ہے وہ نور	۲	رہے اس نور سے چشم بد دور
شہر جون منتخب دیوان ہے سب	۳	ملایک کا وہ گویا کہان ہی سب
کنارے اسکے ہے دریائے تپتی	۴	کہ دنیا دیکھنے کو جس کے جیتی
شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ	۵	ہے دریا سے وہ ہم پہلو ہمیشہ
کہ آب خضر سی ہے اوسکی تاثیر	۶	ہوا دیتی ہے اوسکی یاد کشمیر
دیکھہ اسکا آب سورج جگ مین کانپا	۷	سمندر سوج زن رگ رگ مین کانپا
کیا سب دن خجالت نے اسے غرق	۸	ہوا دریا اسکے عرق سے غرق
وہان اقسام جب کرتا ہے عالم	۹	سحر کو شام تب کرتا ہے عالم
عجب قلعہ ہے وہان کا خوش قرینہ	۱۰	انگوٹھی مین ہے دنیا کے نگینہ
قریب قلعہ نادر گھاٹ ہی وان	۱۱	کہ دایم گلرخان کا ٹھاٹ ہی وان
ہے اسکے حاشیہ پر جائے آرام	۱۲	طلسمی باغ وان ہوتا ہے ہر شام
کھلے ہین ہر طرف رخسار کے گل	۱۳	ہر اک پاس وان رخشان ہے سنبل
عجب ہے وہ شخص تصویر آب اخلاص	۱۴	جو عاشق پروری مین اوج ہی خاص
کہان ہے ساقی اخلاص انگیز	۱۵	محبت کی کرے مے مجھہ اوپر ریز
صفائی سے کھلے جون جان کا باغ	۱۶	کرون اس گل کو اپنا مرہم داغ
ہے وہ صورت حقیقت کی نشانی	۱۷	کہ ہین معمور وان اہل معانی
شرافت مین وہ ہے جون باب مکہ	۱۸	تو ہے سب ملک مین اسکا ہی سکہ
ہین کتنے مردمان شام تبریز	۱۹	نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز
اور اس مین ہین کئی ایسے ہی تجار	۲۰	کہ نادان کا نہین مطلق وہان بار
اور اک آتش پرستونکی ہی بستی	۲۱	ہے نمرودی خجل آتش پرستی

بمبئی

١ دگران مین فرنگی بے عدد ہین ۔ کہ قول و فعل مین مکروہ بد ہین
٢ وہان ساکن ہین اتنے اہل مذہب ۔ کہ گننے مین نہ آوین ان کا مذہب
٣ اگرچہ وہ ہین سب ابنائے آدم ۔ وے بینش مین رنگا رنگ عالم
٤ بہر سیرت وہ صورت اور سیرت ۔ ہر اک صورت ہے وہان انمول مورت
٥ ہے ختم ہر امر کی ان پر صفائی ۔ وے ہین بیشتر حسن نسائی
٦ صبا اندر کی ہے ہر اک قدم مین ۔ چھپا اندر سبھا کو لے عدم مین
٧ جوان ہر ایک ہے رنگین و رعنا ۔ ہر اک غنچہ شگفتہ ہے گل آسا
٨ ہے زلف و رخ کے طالب کی یہی بات ۔ کہ دن ہے عید اور رات شب برات
٩ ہزارون اس سبب شیدا ہین بلبل ۔ کہ وان ہے غنچہ گل وا نما گل
١٠ نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل ۔ وہ چھپین باغ رخ دیوار آنچل
١١ نظر بھر دیکھ کر اس گلبدن کو ۔ نہ دیکھے آنکھ اٹھا نرگس چمن کو
١٢ ہے وان عاشقونکو عام آواز ۔ نہین پرواہ بغیر از پردۂ ناز
١٣ انہون کو جز نظر بازی نہین چین ۔ کھلی ہے چشم سب فن طرفۃ العین
١٤ ہے ہر غنچہ دہن یاقوت انمول ۔ کرین او بات جب میٹھی زبان کھول
١٥ وہ باتان مین سراپا ہے میٹھا قند ۔ انہین باتو نپہ ہے بس شکر بند
١٦ پڑا شیرین سخن سن اسپہ بس جون ۔ پھنسا اس شہد مین جا کر مگس جون
١٧ ہوا اسکو نکلنا کار دشوار ۔ رہے تا آخری دم لگ گرفتار
١٨ شہر بمبئی جب آئے نہان کا دن ۔ ہندو کی قوم کے اشنان کا دن
١٩ ہر اک جانب کو دیکھو فوج در فوج ۔ سمندر کی تجلی کی اٹھی موج
٢٠ نین کی بیٹھ کشتی پر نواحی پاک ۔ تو ٹک کر پل نہین یہ دریا خطرناک
٢١ مہربان ہو تو اے ساقی کوثر ۔ کرم سے نشۂ مے مجکو دے بھر

اپنے لطف سے کرے عطا مے	۱	کہ اس نشہ مین دریا کو کرون طے
عجب پایا سوبس کرلے ولی تو	۲	نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو

رباعیات

تجہہ یاد سے ہے سینہ ہمارا روشن باغ سینے مین تو اب غم کا محل باندہا ہے	۱	جس باغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ اور آہ کا روشن کیا ہے اس مین چراغ

وله

تجہہ خال نمط بے سروسامان ہوئے ہین تجہہ رخ کی صفائی کو نظر مین رکہہ کر	۲	اور زلف کے سودے مین پریشان ہوئے ہین مدت ہوئی جون آئینہ حیران ہوئے ہین

وله

دیوان ازل بیچ خدا ہے بیچون افراد دو عالم کا بندہا شیرازہ	۳	یہ حکم کیا خلق کو وہ کن فیکون اسوقت سے کونین مین ظہر ہے نون

وله

دل جام حقیقت سے جو سرمست ہوا یہ باغ نظر آیا برنگ سیلاب	۴	ہر مست مجازی سے زبر دست ہوا اور عرش عظیم اس سے ولے پست ہوا

وله

آنکہون مین تری جام محبت دیکہا تجہہ رخ مین سپیدہ روز ہوا روشن آب	۵	اور لب کو ترے جام مروت دیکہا تجہہ زلف مین جون شام غربت دیکہا

وله

یہان نقد خزینہ مین نہین غیر از داغ اس چشم سے موہوم نظر آیا سراب ایسے سے نہ دل باندہ تو اپنا ہرگز	۶ وله ۷	جس داغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ اس رخ پہ وہ منقوش ہے مانند حباب اپنے کو نکر خراب اے خانہ خراب

قطعۂ تاریخ از حضرت سائل دہلوی مدظلہ العالی

کسی نے حضرت سائل سے پوچھا
بتاؤ دہلی کو کون شیریں سخن ہے

[illegible]

کہا اور تو گن لو انگلیوں پہ
جمیل مہدی - دلی شیریں سخن ہے

۱۲۱ ھ ۱۳

ملنے کا پتہ: حمید ابراہیم سایانی نمبر ۲۱۲۳ سینٹر اسٹریٹ کیمپ پونہ (دکن)